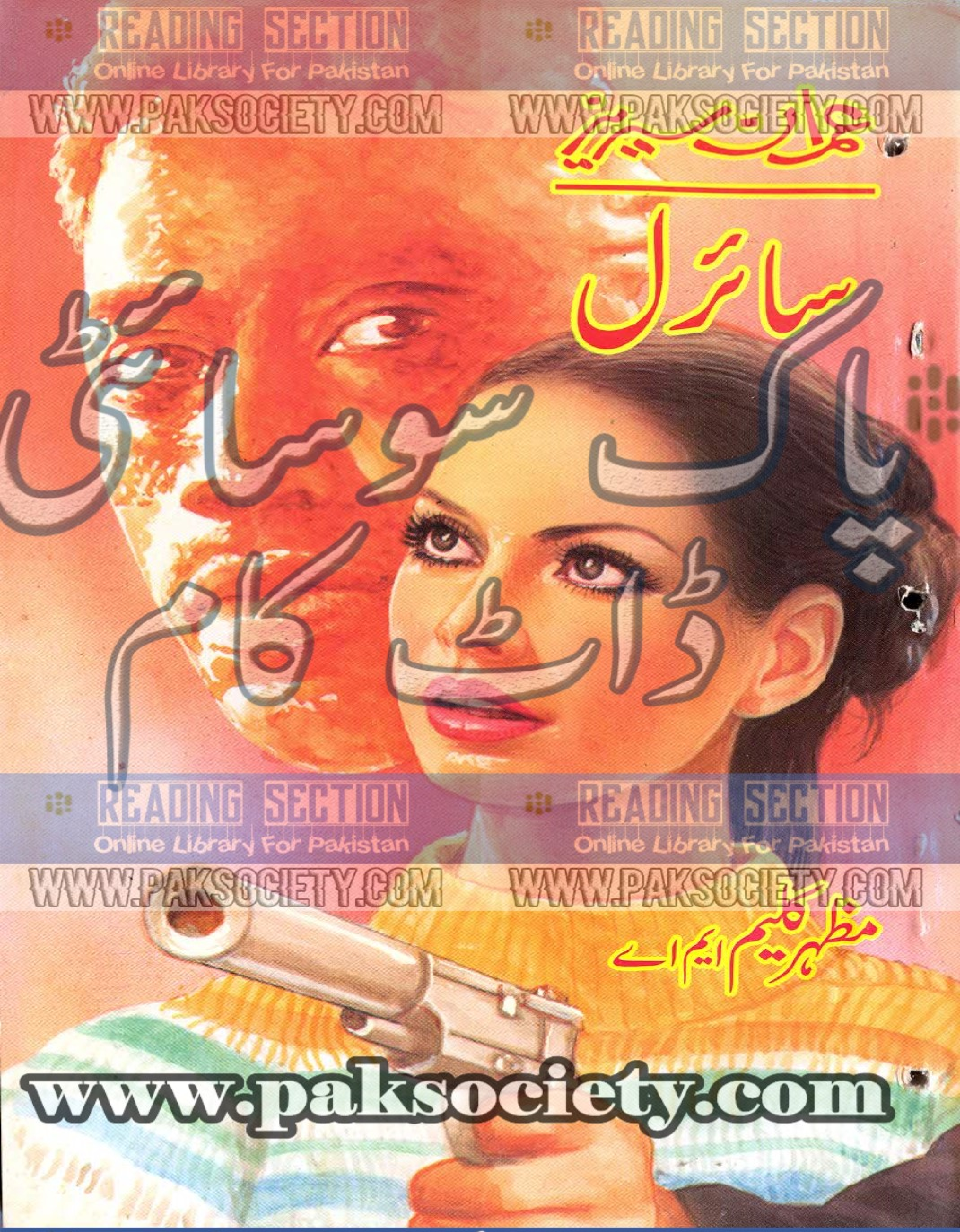

عمران سیریز
سائرل
مظہر کلیم ایم اے

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ----- شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 140/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول "سائرل" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اپنی نوعیت کے اعتبار سے انتہائی دلچسپ اور خوبصورت پیرائے میں لکھا گیا ہے جو یقیناً میرے سابقہ ناولوں کی طرح آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو سائرل کے خلاف کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا یہ سب تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہوگا۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط کا مطالعہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

لاہور سے عطیہ شہزادی لکھتی ہیں۔ میرے پاس آپ کے اب تک لکھے گئے تمام ناول موجود ہیں جن کی میں نے باقاعدہ لائبریری ترتیب دے رکھی ہے۔ اس لائبریری میں چند گنے چنے مصنفین کے ناول موجود ہیں جن میں زیادہ تعداد آپ کے ناولوں کی ہے اور میری کوشش ہوتی ہے کہ میں ان ناولوں کو باقاعدگی سے اور بار بار پڑھتی رہوں۔ آپ کی تحریریں واقعی اس صدی کی بہترین تحریریں ہیں جنہیں پڑھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور ہر بار پرانا ناول بھی پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے جیسے یہ پہلی بار پڑھ رہی ہوں۔ میری طرف سے اس قدر بہترین آئیڈیاز پر ناول لکھنے کے لئے مبارک باد قبول کریں اور میری دعا ہے کہ آپ طویل ترین

عرصہ تک ہمارے لئے ایسے ہی انوکھے، منفرد اور انتہائی خوبصورت ناول تحریر کرتے رہیں۔

محترمہ عطیہ شہزادی صاحبہ۔ سب سے پہلے میری طرف سے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ جیسی قاریہ میرے لئے سرمایہ افتخار ہے۔ میں آپ کا دلی ممنون ہوں کہ آپ نہ صرف میرے ناول بار بار پڑھتی ہیں اور میری کاوشوں کو پسند کرتی ہیں بلکہ آپ نے میرے ناولوں کی مکمل کلیکشن سنبھال رکھی ہے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ میرے سابقہ ناول پڑھنے کے باوجود آپ کو نئی تازگی اور فرحت کا احساس ہوتا ہے۔ آپ کا ایک بار پھر شکریہ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

علی پور سے ناصر چٹھہ صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے بچپن سے ہی آپ کے ناول پڑھنے شروع کر دیئے تھے اور اب میں بال بچے دار ہو گیا ہوں لیکن ابھی تک میرا آپ کے ناول پڑھنے کا شوق ختم ہوا ہے اور نہ ہی آپ کے ناولوں کا وہ انداز، وہ مزاح، سسپنس، ایکشن، خوبصورت واقعات اور تحریری مٹھاس ختم ہوئی ہے۔ آپ کا یہ خوبصورت اور دل موہ لینے والا انداز ہی ہے جو آپ کو آپ کے کسی قاری سے جدا نہیں ہونے دیتا اور میں اور مجھ جیسے سینکڑوں قارئین اب بھی آپ کے ناول اسی ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ پڑھتے رہیں گے کیونکہ نہ تو آج تک آپ جیسا کوئی لکھ سکا ہے اور نہ لکھ سکے گا۔ آپ سے ایک گزارش ہے کہ آپ نے بہت عرصہ سے اسرائیل کے خلاف کوئی ناول نہیں لکھا۔ اگر ممکن ہو سکے تو اسرائیل کے خلاف زیادہ سے زیادہ ناول لکھیں جو مجھے اور مجھ جیسے قارئین کو یقیناً بے حد پسند آتے ہیں۔ امید ہے میری اس خواش کو آپ ضرور پورا کریں گے۔

محترم ناصر چٹھہ صاحب۔ آپ کا خط لکھنے اور ناولوں کی اس قدر پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس انداز میں میرے ناولوں کی تعریف کی ہے یہ واقعی میرے لئے قابل ستائش ہے اور مجھے خوشی ہے کہ میری محنت رائیگاں نہیں گئی اور میرے لکھے ہوئے تمام ناول آپ جیسے قارئین کے دلوں میں مسلسل محفوظ ہو رہے ہیں۔ آپ نے اسرائیل کے خلاف ناول لکھنے کی فرمائش کی ہے تو میں جلد ہی اس پر عمل کروں گا اور اسرائیل کے خلاف ایک بھرپور اور انتہائی دلچسپ ناول لکھوں گا جو آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جہانیاں سے عاشر سلطان اور ان کے دوست لکھتے ہیں۔ میں اور میرے بہت سے دوست آپ کے ناولوں کے شیدائی ہیں اور ہم تسلسل کے ساتھ آپ کے ناول پڑھتے ہیں۔ آپ کے لکھے ہوئے ناول واقعی انتہائی خوبصورت اور قابل تعریف ہوتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ کسی ناول میں اب آپ واقعی عمران اور جولیا کی شادی کر دیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ بوڑھے ہو گئے تو پھر ان کے لئے یقیناً مشکل ہو جائے گی۔

محترم عاشر سلطان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ اور آپ کے دوست میرے ناول مسلسل پڑھتے ہیں یہ میرے لئے انتہائی خوشی کی بات ہے اور مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ میں آپ کے ذوق کے عین مطابق ناول لکھ رہا ہوں۔ آپ نے جولیا اور عمران کی شادی کی بات کی ہے کہ بوڑھے ہو کر ان کے لئے مشکل ہو جائے گی تو اس کے لئے میں یہی کر سکتا ہوں کہ یہ بات عمران تک پہنچا دوں۔ اب یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ شادی اسی عمر میں کرتا ہے یا پھر بوڑھا ہو کر۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ سارا اخبار پڑھ کر اس نے اخبار تہہ کر کے ایک طرف رکھا اور پھر وہ ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ سلیمان اسے ناشتہ سرو کرنے کے بعد بازار سے سودا سلف لینے چلا گیا تھا اس لئے عمران فلیٹ میں اکیلا ہی تھا۔

”ناشتہ بھی کر لیا ہے اور معمول کے مطابق اخبار بھی پڑھ لیا ہے۔ اب کرنے کے لئے کوئی بھی کام باقی نہیں ہے اور بڑے بوڑھے کہتے ہیں کہ کام نہ کرنے والا آدمی ناکارہ ہو جاتا ہے۔ میری ابھی شادی نہیں ہوئی ہے۔ اگر میں ناکارہ ہو گیا تو ہونے والی بیوی اور بچوں کو کھلاؤں گا کہاں سے۔ کم بخت میرے پاس جمع پونجی بھی نہیں ہے جس سے گزارا کیا جا سکے۔ جو بھی جمع کرتا ہوں سلیمان جس کی نظریں بلی سے بھی زیادہ تیز ہیں سب کچھ غائب کر جاتا ہے اور پھر وہ میرا سارا مال ہضم بھی کر لیتا ہے اور ڈکار بھی نہیں مارتا“...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’مجھے اور کچھ نہیں تو اپنے بیوی بچوں کے مستقبل کے لئے کچھ انتظام کر لینا چاہیے۔ بڑھاپے میں اگر بیوی بچے ساتھ چھوڑ گئے تو پھر شادی شدہ اور کنوارے میں کیا فرق رہ جائے گا‘‘...... عمران نے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے سٹنگ روم میں جا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

’’سوپر فیاض بول رہا ہوں‘‘...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے سوپر فیاض کے گھر کے نمبر ملائے تھے اور یہ اتفاق ہی تھا کہ کسی ملازم کی بجائے فون خود سوپر فیاض نے اٹھا لیا تھا۔

’’منکہ مسمی۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیا بات ہے۔ تم نے صبح صبح کیوں فون کیا ہے‘‘...... عمران کی آواز سن کر سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’خدا کا خوف کرو۔ یہ صبح صبح ہے۔ بھلے آدمی شاید تمہاری گھڑی رک گئی ہے۔ وقت دیکھو۔ دن کے دس بج رہے ہیں اور تم ابھی تک گھر میں ہی پڑے ہوئے ہو۔ کیا آج آفس جانے کا ارادہ نہیں ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کون سے آفس۔ آج سنڈے ہے نانسنس۔ ایک ہی دن تو ملتا ہے جب سکون کی نیند سوتا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’سن ڈے۔ تمہارا مطلب ہے آج سورج کا دن ہے۔ لیکن سورج تو روز نکلتا ہے اس لحاظ سے تو ہر دن سورج کا دن مطلب سن ڈے ہونا چاہیے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میں اس وقت تمہاری فضول باتیں سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ یہ بتاؤ فون کیوں کیا ہے‘‘...... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

’’ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیڈی کا فون آیا تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تمہارے ڈیڈی ہیں۔ ان کا تمہیں فون نہیں آئے گا تو اور کسے آئے گا‘‘...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’فون انہوں نے مجھے ہی کیا تھا لیکن وہ بات تمہاری کر رہے تھے بلکہ تمہارے بارے میں پوچھ رہے تھے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کیا۔ کیا مطلب۔ میرے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ کیا پوچھ رہے تھے‘‘...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

’’وہ جاننا چاہتے تھے کہ کیا سوپر فیاض نے رائل بنک میں کوئی نیا اکاؤنٹ کھلوالا ہے کیونکہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ کانگری روڈ کے ڈی بلاک کی برانچ میں ایک اکاؤنٹ جو جمیل وارثی کے نام پر کھلا

ہے وہ اصل میں سوپر فیاض کا ہے۔ وہ مجھ سے اس لئے تصدیق کر رہے تھے کہ انہیں جس نے اس اکاؤنٹ کی اطلاع دی تھی کے مطابق مجھے بھی اس بارے میں معلوم ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرا اکاؤنٹ کسی رائل بنک میں۔ کس نے اطلاع دی ہے انہیں''۔ سوپر فیاض نے بے حد بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''انہوں نے مجھے اس مخبر کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہے لیکن بہرحال ان کے پاس مصدقہ اطلاع ہے کہ رائل بنک میں تم نے نئے نام سے اکاؤنٹ کھلوایا ہے اور اس میں باقاعدہ دس کروڑ روپے جمع کرائے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ غلط ہے۔ جھوٹ ہے۔ میرا کوئی اکاؤنٹ رائل بنک میں نہیں ہے اور نہ ہی میں نے اس اکاؤنٹ میں دس کروڑ جمع کرائے ہیں۔ وہ کون ہے نانسنس جو مجھے خواہ مخواہ پھنسا رہا ہے''...... سوپر فیاض نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''اب وہ نانسنس کون ہے۔ میں اس کے بارے میں کیسے بتا سکتا ہوں''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نانسنس کو چھوڑو۔ تم بتاؤ۔ تم نے اپنے ڈیڈی کو کیا جواب دیا ہے''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''میں بھلا انہیں کیسے جواب دے سکتا تھا۔ وہ میرے ڈیڈی ہیں

اور اچھی اولاد ماں باپ کو جواب نہیں دیتی''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ میرے کہنے کا مطلب ہے تم نے میرے بارے میں اور اس اکاؤنٹ کے بارے میں انہیں کیا بتایا ہے''...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں کیا کہتا۔ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ بنک ہوتا کیا ہے اور وہ بھی رائل زمانے کا رائل بنک۔ میں نے تو شاید ایسے کسی بنک کا آج تک بورڈ بھی نہیں پڑھا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ پوری بات بتاؤ مجھے۔ تم نے کہا کیا ہے ان سے''۔ سوپر فیاض نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے کیا کہنا ہے۔ وہ خود ہی کہہ رہے تھے کہ جو رقم بنک میں جمع کرائی گئی ہے وہ ہوٹل البانیہ کے جنرل مینجر حامد کیانی سے باقاعدہ رشوت کے طور پر لی گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں فوری طور پر انکوائری کروں کہ کیا واقعی تم نے حامد کیانی سے دس کروڑ رشوت لی ہے۔ اگر لی ہے تو کس بات کی اور کیا وہی رقم رائل بنک کے نئے اکاؤنٹ میں جمع کرائی گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو''...... سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں مجھے تم سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ سچ ہے کہ میں نے کسی رائل بنک میں اکاؤنٹ نہیں کھلوالا ہے اور نہ ہی میں نے اتنی رقم کسی بھی بنک میں جمع کرائی ہے''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''اب ڈیڈی کا حکم ہے اس لئے مجھے انکوائری تو کرنی ہی پڑے گی۔ بس یہ یاد رکھنا کہ البانیہ ہوٹل کا جنرل منیجر اور مالک حامد کیانی میرا دوست ہے اور وہ مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ پلیز عمران۔ تم میرے دوست ہو۔ میرے بھائی ہو، پلیز میرے بارے میں کوئی انکوائری نہ کرو اور اپنے ڈیڈی کو میری کلیئرنس کی رپورٹ دے دو۔ ان سے کہو کہ اس اکاؤنٹ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم نہیں جانتے۔ اگر سر عبدالرحمٰن کو شک ہو گیا تو وہ مجھے کھڑے کھڑے گولی مار دیں گے۔ پلیز عمران۔ پلیز''۔ دوسری طرف سے سوپر فیاض نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید حامد کیانی کے عمران کا دوست ہونے کا سن کر ڈر گیا تھا۔ یہ بات تھی بھی درست کہ حامد کیانی نے ہی اسے دس کروڑ دیئے تھے تا کہ وہ ہوٹل میں اپنے شراب فروخت کرنے کے لائسنس کا ناجائز فائدہ اٹھا سکے اور حامد کیانی اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اگر یہ رپورٹ سر عبدالرحمٰن تک پہنچ گئی تو انہوں نے نہ صرف ان کا شراب خانہ بلکہ ہوٹل ہی بند کرا دینا ہے اس لئے اس نے اپنی اور اپنے ہوٹل کے ساتھ شراب خانے کی پروٹیکشن کے لئے سوپر فیاض کو خود بلا کر

اسے دس کروڑ دیئے تھے جو ظاہر ہے سوپر فیاض کے اکاؤنٹ میں ہی منتقل ہوئے تھے۔

''نہیں مائی ڈیئر سوپر فیاض۔ مجھ پر ڈیڈی نے پہلی بار اعتماد کیا ہے اسی لئے انہوں نے ڈائریکٹ مجھے فون کر کے مکمل انکوائری کا حکم دیا ہے۔ انکوائری کے بعد جو بھی بات سامنے آئے گی وہ من و عن میں ان کے سامنے رکھ دوں گا لیکن بہرحال تم میرے دوست ہو اس لئے تمہارا مجھے کچھ تو خیال کرنا ہی پڑے گا۔ اب تم بتاؤ کہ میں ڈیڈی کے فون کی لاج رکھوں یا پھر تمہاری دوستی کی''...... عمران نے کہا۔

''کچھ کرو عمران۔ خدا کے لئے کوئی تو راستہ نکالو۔ تم ہی ہو جو مجھے سر عبدالرحمٰن کے عتاب سے بچا سکتے ہو۔ اگر تم نے میری مدد نہ کی تو میں اس بات کا انتظار نہیں کروں گا کہ سر عبدالرحمٰن مجھے گولی ماریں۔ میں خود اپنے ہاتھوں سے خود کو گولی مار لوں گا''...... سوپر فیاض نے اسی طرح سے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو بتاؤ کیا کروں''...... عمران نے کہا۔

''میں اس اکاؤنٹ کو آج ہی بند کرا دیتا ہوں''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''تو تم مانتے ہو کہ وہ تمہارا ہی اکاؤنٹ ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

”اب جب تمہیں ہر بات کا علم ہو گیا ہے تو پھر میں انکار کیسے کر سکتا ہوں۔ میں ابھی جا کر بنک سے رقم نکلواتا ہوں اور اکاؤنٹ ختم کرا دیتا ہوں۔ بنک کا منیجر میرا واقف کار ہے۔ میں اس سے کہہ کر سارا ریکارڈ ہی تلف کرا دوں گا“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”ایسی غلطی نہ کرنا۔ اگر تم نے بنک اکاؤنٹ کا ریکارڈ تلف کرانے کی کوشش بھی کی تو تمہیں لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں۔ اس کے بعد تمہارے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ بھی نہیں بچے گا“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تو پھر تم بتاؤ کہ میں کیا کروں“...... سوپر فیاض نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”اس کے لئے ہمیں کوئی درمیانی راستہ دیکھنا ہو گا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے“...... عمران نے کہا۔

”تو تم ہی بتاؤ۔ وہ کون سی لاٹھی ہے جو ٹوٹے بغیر سانپ کو مار سکتی ہے“...... سوپر فیاض نے منت کرنے والے انداز میں کہا۔

”تم میرے دوست ہو اور سلمیٰ بھابھی کے تابعدار شوہر بھی ہو اس لئے مجھے سلمیٰ بھابھی کے شوہر نامدار ہونے کے ناطے تمہاری حفاظت بھی کرنی پڑے گی اور پھر مجھے یہ بھی دیکھنا ہے کہ میرا بھرم بھی ڈیڈی کے سامنے بنا رہے۔ انہوں نے مجھ پر پہلی بار جو اعتماد کیا ہے وہ نہ ٹوٹ جائے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہاں۔ سوچو۔ کون سا ہو سکتا ہے درمیانی راستہ۔ جلدی سوچو۔ تمہاری باتیں سن کر میں ہل کر رہ گیا ہوں عمران۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خبر اس ہوٹل کے مالک اور جنرل منیجر حامد کیانی نے ہی سر عبدالرحمٰن کو دی ہو گی۔ ایک بار میں اس مسئلے سے کلیئر ہو جاؤں تو پھر میں جا کر اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا۔ نانسنس“۔ سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس مسئلے سے نکلنے کے لئے تمہیں اس دس کروڑ سے ہاتھ دھونے پڑیں گے پیارے۔ اگر ہمت ہے تو بتاؤ پھر میں کوئی راستہ نکالتا ہوں“۔ عمران نے کہا۔

”دس کروڑ سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو“...... سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”جس رقم سے جان عذاب میں پڑتی ہو اس سے جان چھڑا لینا ہی اچھا ہوتا ہے۔ اگر تم اس رقم کو کسی نیکی کے کام میں لگا دو تو تمہیں اس کا صلہ ضرور ملے گا۔ اس وقت تمہاری گردن میں پھندا پڑ چکا ہے۔ اگر رسی سخت ہو گئی تو تمہاری گردن لمبی ہو جائے گی اور زبان باہر نکل آئے گی۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے تمہارے جسم سے روح نکلنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگے گی۔ ان سب سے بچنا چاہتے ہو تو میری بات مان لو اور یہ ساری رقم کسی فلاحی ادارے کو عطیہ کر دو۔ رقم ٹرانسفر ہوتے ہی اکاؤنٹ ختم ہو جائے گا اور میں بھی ڈیڈی کو رپورٹ دے دوں گا کہ اس نام کا کوئی

اکاؤنٹ موجود ہی نہیں ہے“...... عمران نے کہا۔

”دس کروڑ کی رقم میں فلاحی ادارے کو عطیہ کر دوں۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو عمران۔ میں اتنی بڑی رقم بھلا کسی فلاحی ادارے کو کیسے دے سکتا ہوں“...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے ایک بار پھر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”جس طرح تم نے ہوٹل البانیہ کے مالک اور جنرل منیجر حامد کیانی سے بغیر کوئی محنت کئے رقم حاصل کی تھی اسی طرح بغیر سوچے رقم فلاحی ادارے میں جمع کرا دو اور بس“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں اتنی بڑی رقم سے ہاتھ نہیں دھو سکتا“...... سوپر فیاض نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

”تو پھر ڈیڈی کے ہاتھوں اپنی جان سے ہاتھ دھونے کے لئے تیار رہنا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہ کہو۔ پلیز۔ اچھا تم کہتے ہو تو میں نیکی کے لئے کسی فلاحی ادارے کو دس لاکھ کا چیک دے دیتا ہوں۔ میرا وعدہ کہ باقی کی رقم نکلوا کر میں اکاؤنٹ ختم کر دوں گا۔ میرے خیال میں یہ تجویز معقول ہے“...... سوپر فیاض نے رک رک کر کہا۔

”نہیں۔ یہ تجویز انتہائی نامعقول ہے اور تم جانتے ہو کہ میں نامعقولات کے سراسر خلاف ہوں۔ اب تمہارے مرضی ہے۔ اگر قسمت کو یہی منظور ہے کہ سلمٰی بھابھی بیوہ اور تمہارے پیارے پیارے بچے یتیم ہو جائیں تو میں کیا کر سکتا ہوں“۔ عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

”کک۔ کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ تم ہوش میں تو ہو“...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں باہوش و حواس خمسہ بول رہا ہوں لیکن شاید تمہارے ہوش کوچ کر گئے ہیں۔ تم شاید ڈیڈی کی عادت بھول رہے ہو۔ انہیں ایک اکاؤنٹ کا پتہ چل گیا تو پھر ان کی انکوائری کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ وہ پورے پاکیشیا بلکہ غیر ملکی بنکوں کے اکاؤنٹس بھی کھنگال ڈالیں گے اور پھر جب انہیں تمہارے اکاؤنٹس اور ان میں جمع شدہ رقومات کی تفصیلی رپورٹ ملے گی تو پھر ظاہر ہے سلمٰی بھابھی نے بیوہ اور تمہارے بچوں نے یتیم ہی ہونا ہے۔ انکوائریوں کے چکروں کے بارے میں تو تم مجھ سے بہتر جانتے ہو آخر تم سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ ہو گھسیارے تو نہیں ہو“...... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تم نے تو میرے پیروں تلے سے زمین ہی نکال دی ہے۔ بتاؤ۔ میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں“...... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا۔

”سیدھے سیدھے بنک جاؤ اور ساری کی ساری رقم فلاحی ادارے میں جمع کرا دو۔ بلکہ رکو میں تمہیں ایک ادارے کا نام اور اس کا اکاؤنٹ نمبر بتاتا ہوں۔ تم نے بنک جا کر ساری رقم اس اکاؤنٹ میں منتقل کرانی ہے۔ رقم اس اکاؤنٹ میں پہنچ گئی تو سمجھ لو

کہ تمہاری جان کی خلاصی ہو جائے گی ورنہ دو گھنٹوں بعد میں ہوٹل کے مالک اور جنرل منیجر حامد کیانی اور بنک منیجر ابراہیم خان کو لے کر ڈیڈی کے پاس پہنچ جاؤں گا پھر تم جانو اور ڈیڈی جانیں میرا کام ختم ہو جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”بتاؤ۔ کیا نام ہے فلاحی ادارے کا اور اس کا اکاؤنٹ نمبر کیا ہے“...... سوپر فیاض نے مرے مرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کی اس دھمکی کے بعد اس کے پاس عمران سے مزید کوئی بات کرنے کا جواز ہی نہ رہ جاتا تھا۔

”آل ورلڈ ککس آرگنائزیشن کا نام سنا ہے تم نے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ یہ نام تو میں پہلی بار سن رہا ہوں۔ کون سا ادارہ ہے یہ اور کس کے تحت کام کرتا ہے“...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

”یہ چھوڑو۔ میں اس ادارے کے بارے میں جانتا ہوں۔ بڑا ہی فعال ادارہ ہے اور یہ خاص طور پر آل ورلڈ ککس ایسوسی ایشن کے مفلس مالکان کے لئے بنایا گیا ہے جس کے تحت دنیا کے تمام کک اپنے مفلس مالکان کی ضروریات زندگی کا خیال رکھتے ہیں اور انہیں وقت پر مقوی غذائیں بھی فراہم کرتے ہیں بلکہ کنوارے مالکان کی شادیوں پر بھی کھلے دل سے خرچہ کرتے ہیں اور کک کے مفلس مالکان بھی کنوارگی کی زندگی سے نکل کر شادی شدگان کی زندگیاں اختیار کر لیتے ہیں اور اپنے کک سے زندگی بھر خدمت

کراتے ہیں“۔ عمران نے رکے بغیر بولتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ میں کچھ سمجھا نہیں“...... سوپر فیاض چونکہ بری طرح سے الجھا ہوا تھا اس لئے اسے عمران کی کوئی بھی بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

”کچھ نہیں۔ تم اکاؤنٹ نمبر نوٹ کرو“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ رکو۔ میں خود آ رہا ہوں تمہارے پاس اور پھر مل بیٹھ کر بات کرتے ہیں“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”ارے ارے۔ ایسی غلطی نہ کرنا۔ ڈیڈی یہاں آنے والے ہیں تاکہ انکوائری کے لئے وہ باقاعدہ مجھے آفیشل لیٹر دے سکیں۔ اگر انہوں نے تمہیں دیکھ لیا تو پھر سارا کام خراب ہو جائے گا“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو پھر کیا کروں میں“...... سوپر فیاض نے ہراساں ہوتے ہوئے کہا۔

”ایسا کرو کہ تم بنک میں بھی مت جاؤ۔ میں سلیمان کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں۔ تم اسے چیک بنا کر دے دو۔ وہ خود ہی چیک بنک لے جا کر کیش کرا لے گا اور پھر رقم آل ورلڈ ککس آرگنائزیشن کے دفتر میں جا کر جمع کرا دے گا۔ سلیمان یہ کام نہایت راز داری سے کر لے گا اس طرح ڈیڈی کو کچھ بھی علم نہ ہو سکے گا۔ اب آگے تم خود سوچ لو“...... عمران نے کہا۔

”اب سوچنے کے لئے رہ ہی کیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے میں چیک

بنا دیتا ہوں۔ تم سلیمان کو بھیج دو لیکن اس کے بعد اپنے ڈیڈی کو کیسے رام کرنا ہے یہ تم سوچنا۔ مجھے اس انکوائری کے چکروں میں نہ گھسیٹنا اب۔ دس کروڑ ہاتھ سے نکلنے کا سوچ کر ہی میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے ہیں۔ انکوائری ہوئی تو میرے ساتھ نجانے کیا ہو گا''...... سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''دس کروڑ دے کر تم بے فکری سے سو جانا۔ ڈیڈی اس معاملے پر تم سے بات ہی نہیں کریں گے میں انہیں اس انداز میں قائل کروں گا کہ وہ تمہاری طرف سے مکمل طور پر مطمئن ہو جائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن آج تو سنڈے ہے۔ چیک آج تو کلیئر نہیں ہو گا پھر''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''تم کل کی تاریخ کا چیک بنا کر دے دو اور کل دفتر ذرا لیٹ چلے جانا تاکہ تمہارے دفتر پہنچنے سے پہلے سارا کام مکمل ہو جائے۔ اس کے بعد میں سب کچھ سنبھال لوں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ''...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''اب میں سلیمان کے میک اپ میں سوپر فیاض کے پاس جاتا ہوں اور اس سے چیک لے آتا ہوں۔ اسے آل ورلڈ لکس آرگنائزیشن کے دفتر میں نہیں بلکہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس

سی (آکسن) کے خفیہ اکاؤنٹ میں جمع کراؤں گا تاکہ یہ خطیر رقم مستقبل میں میرے ہونے والے بیوی اور بچوں کے کام آ سکے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایسی صورت میں بڑے صاحب نے مجھے آپ کی انکوائری کرنے پر مامور کر دیا تو''...... اچانک سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران اس کی آواز سن کر بری طرح سے اچھل پڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے چونک کر دیکھا تو سلیمان دروازے پر بڑے اطمینان سے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں چند شاپنگ بیگز تھے۔ وہ کب واپس آیا تھا اور کب دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا تھا اس کے بارے میں عمران کو واقعی پتہ ہی نہ چلا تھا۔

''تت۔ تت۔ تم۔ تم کب آئے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جب آپ بے چارے سوپر فیاض کو بڑے صاحب کی انکوائری کے بارے میں تفصیل بتا رہے تھے''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران دیدے گھما کر رہ گیا۔

''تم نے کچھ سنا تو نہیں تھا''...... عمران نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں نے کچھ نہیں سنا۔ میں تو بہرہ ہوں۔ البتہ آپ کو میرا میک اپ کر کے سوپر فیاض کے گھر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام میں خود کر آؤں گا اور چیک بھی اسی اکاؤنٹ میں جمع

کرا دوں گا جس کے بارے میں آپ نے سوپر فیاض کو بتایا ہے۔ آل ورلڈ کرکس آرگنائزیشن"...... سلیمان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کچن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ارے ارے۔ میری بات تو سنو۔ ارے۔ کہاں جا رہے ہو۔ ارے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن سلیمان بھلا اب اس کی کہاں سننے والا تھا۔ اس کے جاتے ہی عمران دھم سے کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

"سلیمان جیسے باورچی کے ہوتے ہوئے میں اپنے ہونے والے بیوی بچوں کے مستقبل کے لئے رقم کیسے جمع کر پاؤں گا۔ کاش کہ مجھ جیسے غریبوں کے خانساماں سچ مچ بہرے ہی ہوتے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔

"مفلس و قلاش، بے یار و مددگار علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے بڑے مرے مرے سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ طاہر بول رہا ہوں۔ ایک بہت بری خبر ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"اس سے بری خبر بلکہ بات میرے لئے کیا ہو گی کہ میں نے کتنی محنت سے اور مسلسل پینترے بدل بدل کر سوپر فیاض کو اپنے

جال میں پھنسایا تھا اور اپنے لئے بلکہ اپنے ہونے والے بیوی اور نجانے کتنے بچوں کے مستقبل کے لئے رقم اینٹھی تھی لیکن اس کے بارے میں لٹیرے سلیمان کو علم ہو گیا اور اس نے ایک ہی لمحے میں میرے اور میرے بیوی بچوں کے مستقبل کی شمع بجھا دی ہے"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"مجھے ابھی کچھ دیر پہلے اطلاع ملی ہے کہ جولیا کو کسی نے گولی مار دی ہے۔ وہ شدید زخمی ہیں۔ وہ ایک شاپنگ مال سے باہر نکل رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی۔ وہاں فائرنگ ہوئی اور اس لڑکی کو گولیاں مار دی گئیں۔ جولیا چونکہ قریب تھی اس لئے ایک گولی اسے بھی لگ گئی۔ تنویر اتفاق سے اپنی کار میں اسی سڑک سے گزر رہا تھا۔ اس نے جولیا کو گولی لگ کر گرتے دیکھ لیا تھا۔ جولیا بری طرح سے تڑپ رہی تھی چنانچہ اس نے کار روکی اور دوڑ کر جولیا اور اس لڑکی کو اٹھا کر اپنی کار میں ڈالا اور ہسپتال پہنچا دیا۔ جولیا اور اس لڑکی کی حالت انتہائی تشویش ناک ہے۔ تنویر نے مجھے ہسپتال سے کال کیا ہے۔ میں نے خود ڈاکٹر صدیقی سے بات کی ہے۔ ان کے کہنے کے مطابق جولیا کو دل کے قریب گولی لگی ہے اس لئے وہ فوری موت سے بچ گئی ہے البتہ اس کی حالت تشویش ناک ہے۔ دوسری لڑکی کے پیٹ اور کاندھوں پر گولیاں لگی ہیں لیکن اس کی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔ ڈاکٹر آپریشن کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے عمران کی بات ان سنی کر کے تفصیل

بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوہ۔ کیا تنویر نے گولی چلانے والے کو دیکھا تھا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اس وقت اسے جولیا اور اس لڑکی کی فکر تھی اس لئے اس نے گولی چلانے والے پر توجہ نہ دی تھی۔ جولیا کی حالت تشویشناک تھی اس لئے وہ ان دونوں کو لے کر فوراً ہسپتال کے لئے روانہ ہوگیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تنویر کے ساتھ اور کون ہے ہسپتال میں''...... عمران نے پوچھا۔

''ابھی تنویر ہی ہے وہاں البتہ میں نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو جائے مقام پر بھیجا ہے تاکہ وہ پتہ چلا سکیں کہ جولیا پر کس نے اور کیوں گولی چلائی تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ہسپتال جا رہا ہوں۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف سے کوئی رپورٹ آئے تو مجھے بتا دینا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... بلیک زیرو نے کہا اور رابطہ منقطع ہوگیا۔ عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ بلیک زیرو کے کہنے کے مطابق گولیاں اس لڑکی پر چلائی گئی تھیں جو جولیا کے قریب موجود تھی اور اس فائرنگ کی زد میں جولیا بھی آ گئی تھی اور وہ بھی زخمی ہوگئی تھی۔ ان دونوں کو بھرے بازار میں گولیاں مار دی گئی تھیں لیکن یہ

جولیا کی خوش قسمتی تھی کہ گولی دل میں لگنے کی بجائے قدرے ہٹ کر لگی ورنہ اس کی سپاٹ پر ہی ڈیتھ ہو جاتی جبکہ لڑکی پر چلائی جانے والی گولیاں زیادہ تھیں۔ وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھسا اور چند لمحوں بعد جب وہ باہر آیا تو اس کے جسم پر قرینے کا لباس تھا۔ وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ کار میں سوار سپیشل ہسپتال کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ وہ دل ہی دل میں جولیا اور اس لڑکی کی صحت یابی کے لئے دعائیں مانگ رہا تھا جسے جولیا کے ساتھ گولیاں لگی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سپیشل ہسپتال کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ عمران کار اندر لے گیا اور پھر وہ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں پہنچ گیا۔

''السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاۃ''...... عمران نے انہیں دیکھ کر کہا تو ڈاکٹر صدیقی چونک پڑے۔

''اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ یہاں''...... ڈاکٹر صدیقی نے اٹھ کر اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اور عمران سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

''جولیا اور وہ لڑکی کیسی ہے ڈاکٹر صدیقی جسے تنویر یہاں لایا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ اب ٹھیک ہیں۔ میں نے ان کے آپریشن کر دیئے ہیں لیکن دونوں ابھی وہ بے ہوش ہیں''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''کیا ان کے آپریشن کامیاب ہوئے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ان دونوں کی زندگیاں ابھی باقی تھیں اس لئے بچ گئیں ورنہ ان کی حالت واقعی تشویشناک تھی۔ مس جولیا کو دل کے قریب گولی لگی تھی جبکہ ان کے ساتھ آنے والی لڑکی پر گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی تھی۔ اس کا دایاں کاندھا اور ہاتھ بری طرح سے متاثر ہوا ہے اور چند گولیاں اس کے پیٹ میں بھی لگی ہیں۔ اس کی حالت زیادہ تشویشناک تھی لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا ہے اور اب دونوں خطرے سے باہر ہیں''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''انہیں کب تک ہوش آ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''مس جولیا کو تو دو سے تین گھنٹوں تک ہوش آ جائے گا لیکن اس لڑکی کے لئے ابھی کچھ کہنا مشکل ہے۔ اسے ہم کم از کم چوبیس گھنٹوں کے لئے آبزرویشن میں رکھیں گے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ کے کہنے کا مطلب ہے میں اس سے چوبیس گھنٹوں تک نہیں مل سکتا''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ مشکل ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے تین گھنٹے وہیں انتظار کیا اور پھر ڈاکٹر صدیقی نے اسے بتایا کہ جولیا کو ہوش آ گیا ہے تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

''تو کیا اب میں جولیا سے مل سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ لیکن بہتر ہو گا کہ آپ اس سے بات چیت مختصر ہی کریں۔ زیادہ بولنا اس کے لئے مناسب نہ ہو گا''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈاکٹر صدیقی اسے لے کر ایک پرائیویٹ روم میں آ گیا جہاں پر جولیا بیڈ پر آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی۔ آہٹ سن کر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

''آپ ان سے مل لیں میں چلتا ہوں''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ڈاکٹر صدیقی دروازے سے ہی رخصت ہو گیا۔

''مبارک ہو۔ تم نے آخر اپنا دل بچا ہی لیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں اس سے کیا کہ دل بچا ہے یا نہیں۔ تم تو ہو ہی کٹھور انسان۔ تمہارے سینے میں تو دل ہی نہیں ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اچھا ہے نا کہ میرے پاس دل نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو تم نجانے کب کا چھین چکی ہوتی۔ ایک طرف تمہارا دل ہوتا اور دوسری طرف میرا۔ تم نے تو اپنا دل بچا لینا تھا لیکن میرے دل میں یقیناً سوراخ ہو جاتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بھی مسکرا دی۔

''تمہارا دل بچانے کے لئے میں اپنا دل نشانے پر لے آتی۔

نانسنس۔ تم کبھی سمجھو تو سہی'' ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر سمجھ ہوتی تو کیا میں اب تک کنوارا ہوتا'' ...... عمران نے کہا تو جولیا کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''اب میں تم سے کیا کہوں'' ...... جولیا نے کہا۔

''کچھ نہ کہو صرف یہ بتاؤ کہ ہوا کیا تھا۔ آخر تم نے اپنا دل بچایا کیسے اور وہ لڑکی کون تھی جس نے تم سے زیادہ گولیاں کھائی تھیں۔ شاید اسے زیادہ گولیاں کھانا پسند تھا'' ...... عمران نے کہا۔

''میں اس لڑکی کو نہیں جانتی۔ میں شاپنگ کر کے باہر نکلی تو وہ بھی چند شاپنگ بیگ لے کر باہر آئی تھی۔ ہم دونوں ایک ساتھ شاپنگ مال کی سیڑھیاں اتر رہی تھیں کہ اچانک سامنے ایک کار رکی۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھتی اچانک تیز فائرنگ ہوئی اور میں نے اس لڑکی کو گولیوں سے چھلنی ہوتے دیکھا۔ میں نے گولیوں سے بچنے کے لئے چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے مجھے اپنے سینے میں گرم سلاخ گھستی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کے بعد مجھے نہیں پتہ کہ کیا ہوا اور میں یہاں کیسے پہنچی'' ...... جولیا نے کہا۔

''شاید فائرنگ کرنے والے کا نشانہ وہ لڑکی ہی تھی۔ ورنہ وہ تم پر ڈائریکٹ فائرنگ کرتا'' ...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ وہاں چلنے والی گولیاں میرے لئے نہیں اس لڑکی کے لئے تھیں۔ کہاں ہے وہ اور کیا وہ بچ گئی ہے'' ...... جولیا نے کہا۔

''ڈاکٹر صدیقی نے اس کا آپریشن کیا ہے۔ آپریشن تو کامیاب

ہو گیا ہے لیکن ابھی وہ آبزرویشن میں ہے۔ اگلے چوبیس گھنٹے اس کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ چوبیس گھنٹوں تک ہوش میں آ گئی تو بچ جائے گی ورنہ ......'' عمران نے کہا۔

''اوہ'' ...... جولیا کے منہ سے نکلا۔

''کیا تم نے فائرنگ کرنے والے کو نہیں دیکھا تھا'' ...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میرا اس طرف دھیان نہیں تھا۔ جب فائرنگ ہوئی تو اتفاق سے میری نظر اس کار پر پڑی تھی جس کی کھڑکی سے شعلے نکل رہے تھے۔ کار کا رنگ سیاہ تھا اور اس کے فرنٹ پر ایک اسٹیکر لگا ہوا تھا'' ...... جولیا نے کہا۔

''کیا تھا اسٹیکر'' ...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ایک سیاہ نقاب پوش کا اسٹیکر تھا۔ بالکل نیا تھا جیسے اسے حال میں ہی کار کے فرنٹ پر چپکایا گیا ہو'' ...... جولیا نے جواب دیا۔

''اور کوئی خاص نشانی جو تمہیں یاد ہو'' ...... عمران نے پوچھا۔

''اسٹیکر میں اس نقاب پوش کا چہرہ مکمل طور پر سیاہ نقاب میں چھپا ہوا تھا البتہ اس کی آنکھیں سرخ سرخ سی تھیں'' ...... جولیا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اس کے بارے میں پتہ کرا لوں گا۔ اب تم آرام کرو'' ...... عمران نے کہا۔

''کچھ دیر رکو گے نہیں'' ...... جولیا نے اس کی طرف فہمائشی

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے تمہیں زیادہ بولنے سے منع کیا ہے۔ تم جانتی ہو میں یہاں رہوں گا تو بک بک کرتا رہا ہوں اور خواہ مخواہ تمہاری طبیعت بگڑ جائے گی۔ ایسا ہوا تو ڈاکٹر صدیقی نے میری یہاں آمد پر ہی پابندی لگا دینی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ عمران مڑا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں آیا اور پھر ان سے مل کر اس نے اس لڑکی کو ایک نظر دیکھا جسے جولیا کے ساتھ گولیاں لگی تھیں۔ لڑکی نوجوان اور خاصی حسین تھی اور شکل وصورت سے وہ مقامی ہی معلوم ہو رہی تھی۔ چونکہ وہ ہوش میں نہیں تھی اس لئے عمران نے وہاں رکنا مناسب نہ سمجھا اور کار میں سوار ہو کر وہ ہسپتال سے نکلا اور پھر اس نے اپنا رخ دانش منزل کی طرف موڑ لیا لیکن پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے کار سڑک کے کنارے پر روک لی۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور ٹائیگر سے رابطہ کرنے لگا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران نے اس کے سیل فون پر رابطہ کیا تھا اس لئے اس نے ڈسپلے پر عمران کی کال دیکھ لی تھی۔

''ٹائیگر وڈسن روڈ کے شاپنگ مال کے سامنے جولیا اور ایک

لڑکی کو گولیاں ماری گئی ہیں۔ گولیاں شاپنگ مال کے سامنے سڑک پر آنے والی ایک سیاہ کار سے چلائی گئی تھی۔ اصل نشانہ وہ لڑکی تھی لیکن جولیا چونکہ اس کے ساتھ تھی اس لئے ایک گولی اسے بھی لگ گئی تھی۔ لڑکی کو زیادہ گولیاں لگی ہیں اس لئے اس کی حالت تشویش ناک ہے جبکہ جولیا کو چار گھنٹوں بعد ہوش آ گیا ہے۔ میری اس سے بات ہوئی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اس نے اس سیاہ کار کو دیکھا تھا جس سے فائرنگ کی گئی تھی۔ جولیا نے بتایا ہے کہ کار کے فرنٹ پر ایک نقاب پوش چہرے کا بڑا سا اسٹیکر لگا ہوا ہے جس کی آنکھیں سرخ رنگ کی ہیں۔ تم فوری طور پر پتہ لگاؤ کہ یہ کار کس کے استعمال میں ہے''...... عمران نے ٹائیگر کو مکمل تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''نقاب پوش چہرے والا اسٹیکر''...... ٹائیگر نے ساری تفصیل سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس نقاب پوش کی آنکھیں سرخ ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں نے ایسی کار دیکھی ہے باس اور وہ بھی حال میں ہی''۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''تو یاد کرو کہ یہ کس کی کار ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں ابھی تھوڑی دیر تک آپ کو کال کر کے بتاتا ہوں باس''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رابطہ ختم کیا اور صفدر سے رابطہ کرنے لگا۔

''صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

''کچھ پتہ چلا''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ اس کار کا پتہ چل گیا ہے جس سے فائرنگ کی گئی تھی۔ اس کار پر سیاہ رنگ کے نقاب پوش آدمی کا چہرہ بنا ہوا تھا جس کی آنکھیں سرخ رنگ کی ہیں۔ اس کے بارے میں ہم نے معلومات حاصل کیں تو اس علاقے میں موجود ایک آدمی نے ہمیں بتایا ہے کہ یہ کار ایک نامور بدمعاش ماسٹر شوگی کی ہے اور کار میں وہی موجود تھا جس نے لڑکیوں پر فائرنگ کی تھی۔ فائرنگ کر کے لڑکیوں کو نشانہ بناتے ہی وہ فوراً بھاگ گیا تھا''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر شوگی۔ کون ہے یہ۔ کہاں رہتا ہے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس آدمی کے کہنے کے مطابق پہلے وہ بلیک کلب میں کام کرتا تھا اور اس نے اسے وہیں دیکھا تھا''...... صفدر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اس لڑکی کے بارے میں کیا پتہ چلا ہے۔ کون ہے وہ جسے نشانہ بنایا گیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوا ہے۔ ہم

پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ جیسے ہی کچھ علم ہوگا ہم آپ کو بتا دیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اوکے۔ تم اس لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل کرو تب تک میں بلیک کلب میں جا کر اس ماسٹر شوگی کا پتہ کراتا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ اچھا کیا آپ نے بتا دیا ہے ورنہ ہم بھی اسی طرف جا رہے تھے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم لڑکی کا پتہ کراؤ۔ اس کے بارے میں پتہ چلنا ضروری ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لوگوں کے کہنے کے مطابق شاپنگ مال کی پارکنگ میں اس کی کار موجود ہے۔ ہم اس کار کا پتہ کر کے اس لڑکی کے بارے میں معلوم کرتے ہیں کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تنویر سے بھی بات کرو۔ ہوسکتا ہے کہ اس کا ہینڈ بیگ تنویر کے پاس ہو اور اس میں اس لڑکی کا سیل فون بھی ہو۔ سیل فون سے اس کے بارے میں پتہ چل سکتا ہے۔ چیف نے بتایا تھا کہ وہ ہسپتال میں ہے لیکن میں وہاں گیا تو وہ مجھے نہیں ملا۔ ہوسکتا ہے وہ کسی کام سے باہر گیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہماری تنویر سے بات ہوئی تھی۔ وہ مس جولیا اور زخمی لڑکی کے

لئے فکر مند تھا اس لئے فوری طور پر وہ انہیں لے گیا تھا۔ اس نے مس جولیا اور زخمی لڑکی کے سامان کی طرف توجہ نہ دی تھی۔ ہم نے بھی یہاں پتہ کیا ہے لیکن لوگوں کے کہنے کے مطابق سامان متعلقہ تھانے والے لے گئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''تو اس تھانے میں جا کر سامان حاصل کرو اور لڑکی کے سیل فون کو چیک کرو''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ ہم وہیں چلے جاتے ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران نے رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اور ایک بار پھر ٹائیگر کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''لیس باس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''کچھ معلوم ہوا''...... عمران نے کہا۔

''لیس باس۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ یہ کار بلیک کلب کے ایک نامور بدمعاش ماسٹر شوگی کی ہے۔ وہ انتہائی بے رحم اور سفاک درندہ ہے جو انسانوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح ہلاک کر دیتا ہے۔ وہ کلب کے مالک اور جنرل مینجر ڈیوس کا خاص آدمی ہے اور اس کے حکم پر ٹارگٹ کلنگ کرتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ہاں۔ مجھے بھی ماسٹر شوگی کا نام معلوم ہوا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ بلیک کلب کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم کہاں ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں اپنے فلیٹ میں ہوں باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم باہر آ جاؤ۔ میں تمہیں پک کر لیتا ہوں پھر ہم دونوں کلب میں ایک ساتھ جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوکے باس۔ دس منٹ بعد میں آپ کو رہائشی پلازہ کے باہر ملتا ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے کان سے سیل فون ہٹایا اور رابطہ ختم کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اس نے دوبارہ کار آگے بڑھائی اور تیزی سے اس سڑک کی طرف دوڑاتا لے گیا جس طرف آج کل ٹائیگر کی رہائش گاہ والا پلازہ تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز غیر ملکی نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایلس بول رہا ہوں''...... نوجوان نے کہا۔

''ڈیوڈ بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس ڈیوڈ۔ کیوں کال کیا ہے۔ کوئی خاص بات''...... ایلس نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ اگر اجازت ہو تو آپ کے پاس آ جاؤں۔ فون پر بات کرنا مناسب نہ ہوگا''...... دوسری طرف سے ڈیوڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے آ جاؤ''...... ایلس نے کہا اور اس نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈیوڈ آ رہا ہے۔ اسے میرے پاس بھیج دینا''...... ایلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی تو ایلس نے چونک کر سر اٹھایا۔

''یس۔ کم اِن''...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور لمبے قد اور چوڑے جسم والا ایک نوجوان اندر آ گیا۔

''آؤ ڈیوڈ''...... ایلس نے کہا تو نوجوان آگے بڑھ آیا۔

''بیٹھو''...... ایلس نے کہا تو نوجوان میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تھینک یو باس''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''اب بتاؤ۔ کیا مسئلہ ہے''...... ایلس نے کہا۔

''ایک گڑبڑ ہو گئی ہے باس''...... ڈیوڈ نے کہا تو ایلس بے اختیار چونک پڑا۔

''گڑبڑ۔ کیا مطلب۔ کیسی گڑبڑ''...... ایلس نے چونک کر کہا۔

''کیا آپ نے بلیک کلب کے مینجر ڈیوس کو کسی لڑکی کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا تھا باس''...... ڈیوڈ نے پوچھا۔

''ہاں۔ ایک پاکیشیائی لڑکی ہے جس کا نام شہنیلا بتایا جاتا ہے مجھے اس لڑکی کو سائرل نے ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا تھا۔ پاکیشیا میں ڈیوس میرے لئے کام کرتا ہے۔ میں نے اسے لڑکی کی تصویر بھجوا دی تھی اور اسے حکم دیا تھا کہ وہ اسے ڈھونڈ کر ہلاک کر دے۔ کیوں کیا ہوا ہے''...... ایلس نے چونک کر کہا۔

''ڈیوس نے لڑکی کو تلاش کرنے اور اسے ہلاک کرنے کا ٹاسک اپنے خاص آدمی ماسٹر شوگی کو دیا تھا باس جو ٹارگٹ کلر ہے۔ اس کے پاس چونکہ اس لڑکی کا ایڈریس نہ تھا اس لئے وہ شہر بھر میں لڑکی کو ڈھونڈ رہا تھا۔ پھر اسے لڑکی ایک شاپنگ مال سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دی تو وہ چونک پڑا اور اس نے اس لڑکی کو وہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کے پاس مشین پسٹل تھا اس نے کار سڑک کے کنارے پر ہی روک کر اس لڑکی پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں لڑکی بری طرح سے زخمی ہو گئی۔ اس لڑکی کے ساتھ ایک اور لڑکی شاپنگ مال سے نکلی تھی۔ وہ بھی ماسٹر شوگی کی ایک گولی کا نشانہ بن گئی۔ ماسٹر شوگی انہیں گولیاں مارتے ہی وہاں سے فرار ہو گیا۔ دونوں لڑکیاں وہاں زخمی حالت میں تڑپ رہی تھیں کہ وہاں ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا اور اس نے ان دونوں لڑکیوں کو اٹھا کر اپنی کار میں ڈالا اور انہیں لے کر ہسپتال چلا گیا''...... ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا وہ دونوں لڑکیاں ہلاک ہو گئی ہیں''...... ایلس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ان کے بارے میں ابھی تک میرے پاس کوئی تفصیل نہیں ہے باس لیکن میں آپ کو جو بات بتانے کے لئے آیا ہوں وہ انتہائی پریشان کن ہے''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''اوہ۔ کون سی بات''...... ایلس نے چونک کر کہا۔

''ماسٹر شوگی کی گولی کا جو دوسری لڑکی شکار ہوئی تھی اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے چیف اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیانا فٹز واٹر ہے''...... ڈیوڈ نے کہا تو اس کی بات سن کر ایلس بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... ایلس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف وہاں کیا کر رہی تھی''...... ایلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ اتفاق کی بات ہے باس کہ وہ بھی اسی شاپنگ مال میں شاپنگ کرنے گئی ہوئی تھی اور واپسی پر دونوں ایک ساتھ ہی شاپنگ مال سے باہر نکل رہی تھیں اور ماسٹر شوگی نے دوسری لڑکی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مطلوبہ لڑکی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی تھی''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''تمہیں یہ ساری باتیں کیسے معلوم ہوئی ہیں اور تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ دوسری ٹارگٹ ہونے والی لڑکی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے''...... ایلس نے حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جس شاپنگ پلازہ کے سامنے یہ سارا واقعہ ہوا تھا وہاں قریب

ہی میرے ایک دوست کا ریسٹورنٹ ہے۔ اس کا نام ساڈنی ہے اور وہ پاکیشیا میں اس ریسٹورنٹ کی آڑ میں مخبری کا دھندہ کرتا ہے۔ اس نے اس ساری واردات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور اس کے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی کچھ معلومات موجود ہیں۔ وہ سوئس نژاد لڑکی کے بارے میں جانتا ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہے اور اس کے کہنے کے مطابق جولیانا فٹز واٹر نے ہلکا پھلکا میک اپ کر رکھا تھا اس لئے اس نے اسے پہچان لیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنے خفیہ ذرائع سے معلومات حاصل کیں تو اسے پوری بات کا علم ہو گیا اور پھر اس نے مجھے فوراً کال کر کے اس صورتحال سے آگاہ کیا تھا''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''تو کیا اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اس لڑکی کو ہلاک کرنے کا ٹاسک میں نے پاکیشیا کے ڈیوس کو دیا تھا''...... ایلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ ساڈنی انتہائی باوسائل تنظیم کا چیف ہے اس تنظیم کا نام ٹاپ ہینڈ ہے اور اس کا نیٹ ورک پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ پاکیشیا میں اس کا چھوٹا سا نیٹ ورک ہے لیکن بہرحال وہ ہر قسم کی معلومات کا ذخیرہ رکھتا ہے اور معاوضے کے بدلے یہ معلومات مختلف ایجنسیوں اور ایجنٹوں کو فروخت کرتا ہے۔ اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے لیکن وہ پوری دنیا میں گھومتا پھرتا رہتا

ہے۔ اتفاق سے ان دنوں پاکیشیا گیا ہوا ہے اور یہ بھی ایک اتفاق ہی ہے کہ وہ وہاں موجود تھا جہاں یہ ساری کارروائی ہوئی تھی''۔ ڈیوڈ نے جواب دیا۔

''اگر وہ معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے تو اس نے از خود تمہیں کال کر کے یہ ساری معلومات کیوں دے دیں''۔ ایلس نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''اس نے مجھے اصل میں ایک اور بات بتانے کے لئے کال کیا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق اس کے پاس آپ کے لئے ایک اہم خبر ہے اور اس کے لئے اس نے مجھ سے بھاری معاوضہ طلب کیا ہے اور میں یہاں اس سلسلے میں آپ سے بات کرنے آیا ہوں''...... ڈیوڈ نے کہا تو ایلس چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کون سی بڑی خبر ہے اس کے پاس جس کے لئے وہ تم سے بھاری معاوضہ مانگ رہا ہے''...... ایلس نے کہا۔

''اس کے کہنے کے مطابق اس اہم خبر کا تعلق آپ سے ہے باس اور اس کا خیال ہے کہ اگر میں آپ کی اس سے بات کرا دوں تو وہ معاوضے کے عیوض آپ کو ایک اہم خبر دے سکتا ہے''۔ ڈیوڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے دینے کے لئے اس کے پاس کون سی اہم خبر ہو سکتی ہے''...... ایلس نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ ایک بار اس سے بات کر لیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس واقعی آپ کے لئے کوئی اہم خبر ہو۔ اگر وہ خبر واقعی اہم ہوئی تو آپ اسے معاوضہ دیں ورنہ اسے اگنور کر دینا''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''کیا نمبر ہے اس کا''...... ایلس نے چند لمحے سوچنے کے بعد اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے اسے پاکیشیا اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے کوڈ بتاتے ہوئے ایک نمبر بتانا شروع کر دیا۔

''یہ تو سیٹلائٹ نمبر معلوم ہو رہا ہے''...... ایلس نے کہا۔

''یس باس۔ یہ محفوظ نمبر ہے اور اسے خود ساڈنی ہی رسیو کرتا ہے''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''تو تم خود کرو اس سے بات اور پھر مجھ سے بھی کرا دینا''۔ ایلس نے سامنے پڑا ہوا فون سیٹ اس کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کرتے ہی اس نے فون کے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تا کہ ایلس بھی ان کی باتیں سن سکے۔

''ساڈنی بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''گریٹ لینڈ سے ڈیوڈ بول رہا ہوں''...... ڈیوڈ نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ تم۔ میں تمہاری ہی کال کا منتظر تھا۔ میری بات فوراً اپنے باس سے کراؤ''...... دوسری طرف سے ساڈنی نے کہا تو نہ صرف

ڈیوڈ بلکہ ایلس بھی چونک پڑا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ میں باس کے پاس بیٹھا ہوں''۔ ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا سیٹلائٹ نمبر دیکھ کر اور میں جانتا ہوں یہ نمبر تمہاری تنظیم بلیو سرکل کے چیف ایلس کے استعمال میں ہے''...... دوسری طرف سے ساڈنی نے ہنستے ہوئے کہا تو ایلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے ڈیوڈ کو اشارہ کیا کہ رسیور اسے دے دے۔

''یہ لو باس سے بات کرو''...... ڈیوڈ نے کہا اور رسیور ایلس کی طرف بڑھا دیا۔

''ایلس بول رہا ہوں''...... ایلس نے سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

''جانتا ہوں''...... دوسری طرف سے ساڈنی نے جواب دیا۔

''مجھ سے کیا بات کرنا چاہتے ہو اور کیوں''...... ایلس نے اسی انداز میں کہا۔

''تمہاری جان خطرے میں ہے ایلس۔ میں تمہیں ایک بڑے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں''...... دوسری طرف سے ساڈنی نے کہا تو ایلس چونک پڑا۔

''میری جان خطرے میں ہے۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس''...... ایلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے اپنے دوست ڈیوس کو جس لڑکی کو ہلاک کرانے کا

ٹاسک دیا تھا اس ڈیوس نے اپنے ایک آدمی ماسٹر شوگی کی مدد سے اس لڑکی کو تو ٹارگٹ کر دیا ہے لیکن اس کے ساتھ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیانا فٹز واٹر کو بھی گولی مار دی ہے۔ وہ دونوں شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچ گئی ہیں اور......" دوسری طرف سے ساڈنی نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"اور کیا"...... ایلس نے اسی انداز میں پوچھا۔

"آگے کی بات میں معاوضہ طے کئے بغیر نہیں بتاؤں گا مسٹر ایلس۔ مجھ سے معاوضہ طے کرو تو میں تمہیں پوری بات بتاؤں گا اور یہ سن لو کہ اگر تم نے میری پوری بات نہ سنی تو گریٹ لینڈ کے ماسٹر گروپ کا ایک آدمی تمہارے شکار کے لئے نکل پڑا ہے۔ وہ کسی بھی وقت تم تک پہنچ سکتا ہے۔ ممکن ہے وہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے تمہارے پرائیویٹ کلب کو ہی اُڑا دے۔ اگر تم اس ماسٹر گروپ اور مخصوص آدمی کا نام جاننا چاہتے ہو تو پھر تمہیں اس کے لئے مجھے معاوضہ دینا پڑے گا"...... دوسری طرف سے ساڈنی نے کہا تو ایلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں تمہاری اس بات پر کیوں یقین کروں اور پھر میں جس جگہ موجود ہوں اس کے بارے میں کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ مجھ تک کوئی انسان تو کیا موت کا فرشتہ بھی نہیں پہنچ سکتا ہے"...... ایلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری خام خیالی ہے ایلس کہ تم تک موت کا فرشتہ بھی نہیں

پہنچ سکتا ہے۔ وہ آدمی جسے تمہیں اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے اس کا نام سنو گے تو تمہارے پسینے چھوٹ جائیں گے اور تمہیں نہ صرف اپنا یہ ٹھکانہ بلکہ ہر محفوظ ٹھکانہ بھی غیر محفوظ لگنا شروع ہو جائے گا۔ اس سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کہ اس آدمی کے آنے سے پہلے اسے ٹھکانے لگا دو۔ اگر وہ تم تک پہنچ گیا تو پھر تم خود بھی اپنی زندگی کی ضمانت کوئی نہیں دے سکو گے"...... ساڈنی نے کہا۔

"کون ہے وہ آدمی جس سے تم مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو"...... ایلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"معاوضہ لئے بغیر میں تمہیں نہ اس آدمی کے بارے میں بتاؤں گا اور نہ ہی یہ بتاؤں گا کہ اسے کس نے تم تک پہنچنے کا ٹاسک دیا ہے۔ یہ سب جاننا چاہتے ہو تو میں تمہیں اپنا ایک اکاؤنٹ نمبر دیتا ہوں۔ آن لائن سروس کے ذریعے تم میرے اکاؤنٹ میں معاوضہ ٹرانسفر کرو تو میں تمہیں خود کال کروں گا اور پھر تمہیں ساری تفصیل بتا دوں گا اور یقین کرو میں ایک کاروباری آدمی ہوں اس لئے تمہیں کوئی من گھڑت بات نہیں بتاؤں گا"...... ساڈنی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"معاوضے کے لئے منہ کھولو اپنا۔ کتنا چاہتے ہو"...... ایلس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اپنی جان کی کتنی قیمت دے سکتے ہو"...... ساڈنی نے پوچھا۔

"فضول بکواس مت کرو اور بتاؤ۔ کتنا معاوضہ چاہئے تمہیں"۔ ایلس نے غرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے ہی طے کرنا ہے تو میرے خیال میں اگر تم واقعی اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو تمہیں میرے اکاؤنٹ میں دس لاکھ ڈالرز ٹرانسفر کرنے ہوں گے وہ بھی ابھی۔ جیسے ہی تم معاوضہ ٹرانسفر کرو گے میں تمہیں کال کر لوں گا ورنہ تمہاری کوئی کال رسیو نہیں کروں گا۔ گڈ بائی"...... ساڈنی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ایلس مزید کچھ کہتا دوسری طرف سے رابطہ منقطع کر دیا گیا۔

"یہ ساڈنی کیا چاہتا ہے۔ نانسنس۔ کیا اس کا آخری وقت آ گیا ہے جو یہ مجھ سے، گریٹ لینڈ کی سب سے طاقتور اور باوسائل تنظیم بلیو سرکل کے چیف ایلس سے اس انداز میں بات کر رہا تھا"...... ایلس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"سوری باس۔ اس کی اطلاع کے مطابق دوسری زخمی ہونے والی لڑکی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے۔ اسے کس نے گولی ماری ہے اس کے بارے میں پتہ لگانے کے لئے یقیناً اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ چکی ہوگی۔ ہوسکتا ہے کہ انہیں جلد ہی ماسٹر شوگی کا پتہ چل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے آپ کے دوست ڈیوس تک پہنچنا مشکل ثابت نہ ہوگا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے ڈیوس کی زبان فوراً

کھل جائے گی اور اس کی زبان کھلی تو انہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ اس لڑکی کو ہلاک کرنے کا ٹاسک آپ نے دیا تھا۔ اور باس اس لڑکی کو ہلاک کرنے کے لئے گریٹ لینڈ کی سب سے بڑی اور خوفناک تنظیم سائرل نے آپ کو کہا تھا جس کے سامنے ہماری تو کیا گریٹ لینڈ اور پوری دنیا کی ایجنسیاں بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ سائرل نے جس لڑکی کو ہلاک کرنے کا آپ کو کہا تھا وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہوسکتی۔ اسے یقیناً سائرل نے آپ سے کسی خاص مقصد کے لئے ہلاک کرایا ہے۔ اب اگر ہم اس رخ سے سوچیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنی ڈپٹی چیف پر گولی چلانے والوں تک پہنچ جاتی ہے تو وہ یقیناً اس لڑکی میں بھی دلچسپی لیں گے کہ وہ کون تھی اور اس پر فائرنگ کیوں کرائی گئی تھی۔ ڈیوس آپ کے بارے میں بتائے گا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس یقیناً یہاں کا رخ کر سکتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے یہاں موجود کسی گروپ کو یہی حکم دیا ہو کہ آپ کو اٹھایا جائے اور آپ سے معلومات حاصل کی جائیں۔ جس خطرناک آدمی کا ساڈنی نے ذکر کیا ہے ہوسکتا ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا کے کسی فارن ایجنٹ سے ہو اور وہ واقعی آپ کے لئے خطرہ بن سکتا ہو"...... ڈیوڈ نے بھرپور انداز میں اپنا تجزیہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ساڈنی نے کہا تھا کہ میں اس آدمی کا نام جانتا ہوں۔ اس کا نام سن کر مجھے پسینہ آ جائے گا اور اس ٹھکانے سمیت میرا

کوئی بھی ٹھکانہ اس آدمی سے محفوظ ثابت نہیں ہوسکتا۔ یہ کام کوئی فارن ایجنٹ نہیں کرسکتا''...... ایلس نے منہ بنا کر کہا۔

''ممکن ہے کہ اس خطرناک آدمی کا تعلق کسی بڑی ایجنسی یا خوفناک تنظیم سے ہو اور درپردہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہو''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''تم تو ایسے کہہ رہے وہ جیسے تمہیں ساڈنی نے اس آدمی کا نام بتا دیا ہو''...... ایلس نے منہ بنا کر کہا۔

''نو باس۔ اگر اس نے نام بتا دیا ہوتا تو میں آپ سے کیوں چھپاتا۔ میں تو محض اپنا خیال بتا رہا ہوں''...... ڈیوڈ نے فوراً کہا۔

''میرے لئے دوسری تمام باتوں سے زیادہ اس خطرناک آدمی کا نام معلوم کرنا اہم ہے۔ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر مجھ سے رابطہ کریں کہ اس لڑکی کو ہلاک کرنے کا ٹاسک مجھے کس نے دیا تھا تو میں سائرل کا نام بتا سکتا ہوں۔ سائرل ایک دہشت کا نام ہے جس کا خوف پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ سائرل کون ہے اور اس کے پنجے کہاں کہاں اور کس کس ملک میں گڑے ہوئے ہیں اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ سائرل ایک آواز ہے جو فون یا ٹرانسمیٹر پر سنائی دیتی ہے اور احکامات دینا جانتی ہے اور بس۔ سائرل دنیا کی کسی بھی مجرم تنظیم کو ہائر کرسکتی ہے اور چونکہ یہ تنظیم کو کام کرنے کا بھرپور معاوضہ دیتی ہے اس لئے کوئی بھی تنظیم اس کا کام کرنے سے انکار نہیں کرتی۔ مجھے بھی اس لڑکی کو ہلاک کرنے کا

ٹاسک دیا گیا تھا۔ اب جیسے ہی سائرل کو اس بات کا علم ہوگا کہ وہ لڑکی ہلاک ہو چکی ہے تو تنظیم کی طرف سے میرے اکاؤنٹ میں خودبخود معاوضہ منتقل ہو جائے گا۔ اس لئے مجھے خواہ مخواہ دس لاکھ ڈالرز ضائع کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ آنے والے کا تعلق اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس کے کسی فارن ایجنٹ سے ہے تو میں بغیر کسی خوف کے اسے سائرل کا بتا دوں گا پھر وہ ڈھونڈتا رہے سائرل اور اس تنظیم کو۔ جب میں خود ہی اسے سائرل کے بارے میں بتا دوں گا تو پھر مجھے کسی سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے''۔ ایلس نے کہا۔

''یس باس۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ لیکن ہماری یہ ساری باتیں مفروضوں پر مشتمل ہیں۔ اصل بات کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ معاملہ کچھ اور ہو۔ ایسا نہ ہو کہ معاوضہ بچانے کے لئے آپ کسی ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہو جائیں''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہماری باتیں واقعی مفروضوں پر مشتمل ہیں۔ ہم اصل حقائق سے لاعلم ہیں اور اصل حقائق جاننے کے لئے مجھے ساڈنی کی مدد لینی ہی پڑے گی۔ ایسا نہ ہو کہ میں ان مفروضوں کی بنا پر یہاں مطمئن ہوکر بیٹھا رہوں اور وہ خطرناک انسان جس کا ذکر ساڈنی کر رہا ہے اچانک میرے سر پر پہنچ جائے۔ ویسے بھی مجھے سائرل کی طرف سے لڑکی کو ہلاک کرنے پر ایک

کروڑ ڈالر ملنے والے ہیں اگر ان میں سے دس لاکھ ڈالر خرچ کر دیئے جائیں تو اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا''۔ ایلس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ایک کروڑ ڈالر۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لڑکی واقعی بے حد اہمیت کی حامل تھی جسے ہلاک کرنے کے لئے سائرل جیسی تنظیم نے آپ کو ایک کروڑ ڈالر دینے کا وعدہ کیا تھا''...... ڈیوڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... ایلس نے کہا۔

''تو کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ لڑکی کون تھی اور سائرل نے اسے آپ کے ذریعے کیوں ہلاک کرایا ہے۔ اس تنظیم کے پنجے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک لڑکی کو ہلاک کرنا بھلا ان کے لئے کیا مسئلہ ہوسکتا تھا''...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے بس سائرل کی کال آئی تھی۔ اس لڑکی کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ یہ پاکیشیا میں موجود ہے مجھے اسے تلاش کرا کر ہلاک کرانا ہے اور بس۔ مجھے کوریئر کے ذریعے لڑکی کا فوٹو بھیج دیا گیا تھا جسے میں نے ڈیوس سے بات کر کے اسے کوریئر کر دیا تھا۔ اس کے بعد اس کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس لڑکی کو کیسے تلاش کرتا ہے اور ہلاک کراتا ہے۔ اس نے کام کر دیا ہے میرے لئے یہی کافی ہے۔ اب سائرل کے ذریعے مجھے معاوضہ مل جائے گا۔ سائرل ایک طاقتور مگر خفیہ تنظیم

ہے جس کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا ہے۔ سائرل کا چیف کون ہے وہ کہاں رہتا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور وہ کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو اس بات کا علم ہے کہ سائرل کا تعلق کس ملک سے ہے۔ چونکہ وہ چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بھی بڑے بڑے معاوضے ادا کرنے والی تنظیم ہے اس لئے پوری دنیا میں کوئی بھی تنظیم اس کا کام کرنے سے انکار نہیں کرتی۔ مجھے بھی ایسے ہی ایک کال موصول ہوئی تھی۔ سائرل کے چیف نے مجھے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے یہ بات چھپانی ہے کہ اس لڑکی کو کس کے کہنے پر قتل کرایا گیا ہے۔ اب اگر کوئی اس بارے میں معلوم کرنے میرے پاس آئے گا تو میں اسے سائرل کے بارے میں بتا دوں گا پھر وہ ڈھونڈتا پھرے سائرل اور اس کے چیف کو۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی میں سائرل اور اس کے چیف کے بارے میں کچھ جانتا ہوں''...... ایلس نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ آپ مطمئن ہیں تو پھر آپ کو ساڈنی سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ واقعی جب ساری حقیقت واضح ہے تو پھر آپ کو اسے دس لاکھ ڈالر دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''لیکن یہ بات جاننا بے حد اہم ہے کہ وہ کون آدمی ہے جو میرے بارے میں جانتا ہے اور میرا کوئی بھی ٹھکانہ اس سے محفوظ

نہیں ہے ورنہ کسی اور موقع پر وہ میرے ہر ٹھکانے کے بارے میں متعلقہ حکام کو بتا دے تو میرا سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ ایسے خطرناک انسان کا زندہ رہنا میرے مفاد کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے“...... ایلس نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا اب آپ اس آدمی کا نام معلوم کرنے کے لئے ساڈنی کو دس لاکھ ڈالر دیں گے“...... ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ ایک کروڑ ڈالر کے مقابلے میں دس لاکھ ڈالروں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور جہاں مفادات کے معاملات ہوں وہاں اس سے زیادہ دولت بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ میں اس کے اکاؤنٹ میں معاوضہ منتقل کر دیتا ہوں پھر اس سے بات کرتا ہوں“...... ایلس نے کہا اور پھر اس نے اپنے سامنے پڑا ہوا کمپیوٹر آن کیا اور پھر وہ آن لائن سروس کے ذریعے ساڈنی کے بتائے ہوئے اکاؤنٹ میں معاوضہ منتقل کرنے میں مصروف ہو گیا۔ جب معاوضہ ٹرانسفر ہو گیا تو اس نے کمپیوٹر آف کر دیا۔

”اب ملاؤ اس کا نمبر“...... ایلس نے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر ساڈنی کے نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

”ساڈنی بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ساڈنی کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

”ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ باس سے بات کرو“...... ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

”کراؤ بات“...... ساڈنی نے کہا تو ڈیوڈ نے رسیور کان سے ہٹا کر ایلس کی طرف بڑھا دیا۔

”مل گیا معاوضہ“...... ایلس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ مل گیا ہے اسی لئے تو تمہاری کال رسیو کی ہے“۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

”اب اگر تم نے مجھے غیر مصدقہ معلومات دینے کی کوشش کی یا ایسی معلومات دیں جو میرے مطلب کی نہ ہوئیں تو یاد رکھنا تم دنیا کے کسی بھی حصے میں جا کر چھپ جاؤ تو میں تمہیں وہاں سے بھی کھوج نکالوں گا اور پھر تمہارا حشر انتہائی عبرتناک ہو گا“۔ ایلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”بے فکر رہو۔ ایسی نوبت نہیں آئے گی۔ بہرحال سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا ہے کہ ان کی ڈپٹی چیف جولیانا فٹز واٹر پر کس نے گولی چلائی تھی۔ علی عمران نے اپنے شاگرد ٹائیگر کے ساتھ مل کر ماسٹر شوگی کو اٹھا لیا تھا اور پھر اس کے ذریعے وہ ڈیوس تک پہنچ گئے۔ ڈیوس نے عمران کے سامنے آسانی سے زبان کھول دی ہے کہ اس نے اس لڑکی کو تمہارے کہنے پر ہلاک کرایا ہے۔ عمران کو تمہارے بارے میں اس نے سب کچھ بتا دیا ہے جس پر عمران نے دنیا کے ایک خطرناک انسان ٹرومین کو جو دنیا کی خطرناک تنظیم بلیک تھنڈر کے لئے کام کر چکا ہے اور اب اس نے ایکریمیا میں اپنی الگ تنظیم بنا لی ہے اور ہر طرف اپنی طاقت کی

دھاک جمالی ہے تم سے حقیقت معلوم کرنے کا ٹاسک دیا ہے۔ اگر تم نے اس کا نام سنا ہے تو تم خود ہی سوچ سکتے ہو کہ وہ کس طرح تمہارے ہر ٹھکانے تک پہنچ کر تمہاری گردن دبوچ سکتا ہے اور تمہاری اطلاع کے لئے میں بتا دوں کہ ان دنوں ٹرومین ایک ذاتی کام کے سلسلے میں گریٹ لینڈ میں ہی موجود ہے۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے اسے اپنے کلنگ گروپ کے ذریعے ہلاک کرا دو۔ اگر وہ زندہ رہا تو یہ طے ہے کہ تم زندہ نہیں رہو گے''...... دوسری طرف سے ساڈنی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ اور ایلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ان ساری باتوں کا وہ پہلے ہی تجزیہ کر چکے تھے البتہ یہ اطلاع ان کے لئے نئی تھی کہ عمران نے لڑکی کے قتل کی وجوہات معلوم کرانے کے لئے بلیک تھنڈر کے سابقہ ایجنٹ ٹرومین کو ٹاسک دیا تھا جو گریٹ لینڈ میں ہی موجود تھا اور ایکریمیا میں کام کرنے والے ٹرومین کو دنیا کی تمام ایجنسیاں اور تنظیمیں بلیک تھنڈر کے سابقہ ایجنٹ کی حیثیت سے ہی جانتی تھیں۔

''اگر تمہیں یہ سب کچھ معلوم ہے تو پھر تم یقیناً یہ بھی جانتے ہو گے کہ ٹرومین گریٹ لینڈ میں کہاں پر موجود ہے''...... ایلس نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''وہ ہوٹل کراؤن کے تھرڈ فلور کے سات نمبر کمرے میں موجود ہے۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے ساڈنی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ تو واقعی خطرناک بات ہے باس کہ پاکیشیا کے عمران نے آپ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے بلیک تھنڈر کے سابقہ ایجنٹ ٹرومین کی خدمات حاصل کی ہیں۔ ٹرومین ایک انتہائی خطرناک اور طاقتور آدمی سمجھا جاتا ہے جسے ماسٹر فائٹر ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ذہین ہونے کا بھی شرف حاصل ہے اور واقعی وہ ایسا انسان ہے جو زمین میں چھپے ہوئے کیڑوں کو بھی کھوج نکالنے کا فن جانتا ہے۔ اس کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے سامنے پتھر بھی بولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں''...... ڈیوڈ نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''وہ یہاں نہیں آئے گا''...... ایلس نے مطمئن لہجے میں کہا تو ڈیوڈ چونک پڑا۔

''اگر عمران نے اسے کہا ہے تو وہ یہاں کیوں نہیں آئے گا باس۔ یہ بات تو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ایک طاقتور اور باوسائل تنظیم کا سربراہ ہونے کے باوجود وہ عمران کی بے حد قدر کرتا ہے اور اس کی ہر بات کو حکم کا درجہ دیتے ہوئے مانتا ہے اور اس کے لئے ہر وقت کٹ مرنے کے لئے بھی تیار رہتا ہے''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''وہ اس لئے یہاں نہیں آئے گا کیونکہ میں اسے ابھی یہاں سے فون کر کے ساری حقیقت سے آگاہ کر دوں گا۔ حقیقت معلوم ہونے کے بعد اسے یہاں آنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی اور

وہ عمران کو بتا دے گا کہ یہ کام میں نے معاوضہ لے کر سائرل کے لئے کیا ہے۔ اس طرح ساری بات ختم ہو جائے گی''...... ایلس نے کہا۔

''اوہ۔ یہ ٹھیک رہے گا''...... ڈیوڈ نے کہا تو ایلس نے فون اپنی طرف کھینچا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''دارالحکومت کے کراؤن ہوٹل کا نمبر دیں پلیز''...... ایلس نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ایلس نے سامنے پڑی ہوئی نوٹ بک اپنی جانب کھینچی اور قلمدان سے ایک قلم نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

''نمبر نوٹ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر اسے ایک نمبر نوٹ کرا دیا گیا۔ ایلس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''کراؤن ہوٹل''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میرا نام ایلس ہے۔ میرے ایک دوست تھرڈ فلور کے کمرہ نمبر سات میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میری ان سے بات کرائیں''۔ ایلس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''لیں''...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی کرخت اور سرد آواز سنائی دی۔

''کیا میں جناب ٹرومین سے بات کر سکتا ہوں''...... ایلس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم کون ہو''...... دوسری طرف سے چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میرا نام ایلس ہے اور میں گریٹ لینڈ کی تنظیم بلیو سرکل کا چیف ہوں''...... ایلس نے کہا۔

''اوہ۔ تمہیں میرے بارے میں کیسے معلوم ہوا اور کیوں کال کیا ہے مجھے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''مجھے معلوم ہوا ہے جناب کہ آپ مجھ سے پاکیشیا میں ہونے والی ایک واردات کے بارے میں معلومات لینے کے لئے آنے والے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو یہاں آنے کی تکلیف نہیں دینی چاہئے اور مجھے آپ کو خود ہی ساری بات بتا دینی چاہئے''...... ایلس نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... دوسری طرف سے ٹرومین نے چونکتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے جناب کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے جناب علی عمران صاحب کے حکم پر مجھ تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ مجھ سے یہ معلوم کر سکیں کہ پاکیشیا میں جس لڑکی کو قتل کیا

گیا تھا وہ کون ہے اور اسے کیوں قتل کیا گیا ہے۔ میں آپ کو ساری حقیقت بتا دیتا ہوں۔ آپ عمران صاحب کو کال کر کے بتا دیں۔ اس لڑکی کے بارے میں مجھے کچھ بھی علم نہیں ہے اور نہ ہی میں یہ جانتا ہوں کہ اسے کیوں قتل کرایا گیا ہے''...... ایلس نے کہا اور پھر اس نے ٹرومین کو سائرل کے حوالے سے ساری بات تفصیل سے بتانی شروع کر دی۔

''سائرل۔ یہ نام تو سنا ہوا ہے۔ کیا سائرل کے چیف سے تمہارا براہ راست رابطہ ہے''...... دوسری طرف سے ٹرومین نے ساری بات سن کر کہا۔

''ان سے کوئی رابطہ کرے یہ ممکن ہی نہیں ہے جناب۔ وہ ہر بار نئے نمبر سے کال کرتے ہیں اور ان کا ہر نمبر سیٹلائٹ ہوتا ہے۔ وہ کام کی مناسبت سے تنظیم منتخب کرتے ہیں اور پھر اسے بھاری معاوضہ دے کر اپنا کام کراتے ہیں''...... ایلس نے کہا۔

''میں کیوں تم پر یقین کر لوں کہ تم جو کہہ رہے ہو وہ صحیح ہے''۔ ٹرومین نے کہا۔

''میں آپ کے بارے میں جانتا ہوں جناب۔ آپ پتھروں کو بھی بولنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ میں ابھی زندہ رہنا چاہتا ہوں اس لئے میں نے آپ کو خود کال کر کے ہر بات سچ سچ بتا دی ہے۔ اس کی آپ اپنے ذرائع سے تصدیق بھی کر سکتے ہیں۔ اگر میری ایک بھی بات غلط ثابت ہو تو آپ بے شک یہاں آ کر مجھے گولی

مار دینا''...... ایلس نے کہا۔

''جس نمبر سے تمہیں سائرل کے چیف نے کال کیا تھا۔ وہ نمبر بتاؤ مجھے''...... ٹرومین نے کہا۔

''مجھے ایک ہفتہ قبل کال کیا گیا تھا جناب۔ وہ فون نمبر میرے فون کی میموری میں موجود ہو گا جسے ٹریس کرنا پڑے گا''...... ایلس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ نمبر ٹریس کرو اور پھر مجھے بتاؤ۔ تب تک میں عمران صاحب کو کال کر کے تمہاری بتائی ہوئی باتیں بتا دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے تمہاری باتوں پر یقین کر لیا تو ٹھیک ہے ورنہ تم دنیا کے کسی کونے میں بھی جا کر چھپ جاؤ میں تم تک پہنچ جاؤں گا اور پھر تمہارا کیا انجام ہو گا اس کا شاید تم تصور بھی نہ کر سکو۔ گڈ بائی''۔ دوسری طرف سے ٹرومین نے انتہائی سخت اور کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ایلس نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر سکون سے آنکھیں موند کر بیٹھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بیٹھ گیا۔

''آپ شاید ہسپتال سے آ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا۔ کیا تم نے علم نجوم سیکھنا شروع کر دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے آپ کے جوتے دیکھ کر اندازہ لگایا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لوگ جوتے کھا کر سیدھے ہوتے ہیں یہ تو سنا تھا۔ تم جوتے دیکھ کر اندازے لگاتے ہو یہ آج ہی دیکھ رہا ہوں''...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''جو لطف ماں کے ہاتھوں سے جوتے کھانے کا ہے وہ کسی اور کے جوتے کھانے کا نہیں اور ماں بھی ایسی ہو جو سر پر تابڑ توڑ جوتے برسائے''...... بلیک زیرو نے کہا تو اس بار عمران ہنس پڑا اور اس کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

''سر پر پڑنے والی ماں کی جوتیاں سافٹ ہوتی ہیں لیکن اگر باپ جوتا اٹھا لے تو وہ ہارڈ ہو گا اور پھر سر کا کیا حشر ہو گا یہ شاید تم مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''نہیں۔ میرے باپ نے مجھے کبھی جوتے نہیں مارے۔ انہیں صرف ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی عادت تھی''...... بلیک زیرو نے فوراً کہا۔

''اسی لئے ابھی تک تمہارے سر کے بال سلامت ہیں''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''اچھا اس معاملے کا کیا ہوا جس کی آپ تحقیقات کر رہے تھے''...... بلیک زیرو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

''صرف اتنا پتہ چل سکا ہے کہ سائرل نام کی کوئی تنظیم ہے جس نے اس لڑکی کو قتل کرنے کے لئے گریٹ لینڈ کی بلیو سرکل تنظیم کو ہائر کیا تھا۔ بلیو سرکل کا سربراہ ایلس ہے اس نے یہ کام گریٹ لینڈ میں بیٹھے بیٹھے پاکیشیا کے انڈر ورلڈ کے ایک آدمی

ڈیوس کو سونپ دیا تھا جو ٹارگٹ کلنگ کراتا ہے۔ جب ڈیوس کو کام ملا تو اس نے اپنے ایک خاص آدمی کو اس لڑکی کی تصویر دے کر اس کی تلاش اور اسے ہلاک کرنے پر لگا دیا۔ اس آدمی کا نام ماسٹر شوگی تھا۔ ماسٹر شوگی کے پاس لڑکی کا نام و پتہ نہ تھا۔ وہ ایک تصویر لے کر لڑکی کو پورے شہر میں تلاش کرتا پھر رہا تھا پھر اسے لڑکی ایک شاپنگ مال کے سامنے نظر آ گئی۔ اس نے تصویر کے ذریعے ہی لڑکی پہچانی تھی اور پھر اس نے اس لڑکی کو دیکھتے ہی اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ جولیا بھی اسی شاپنگ مال میں تھی اور وہ بھی اتفاق سے اپنی شاپنگ مکمل کر کے اس لڑکی کے ساتھ باہر آ گئی اور جب ماسٹر شوگی نے فائرنگ کی تو اس کی زد میں جولیا بھی آ گئی۔ اس طرح دونوں ہسپتال پہنچ گئیں۔ جولیا کو چونکہ ایک گولی لگی تھی اس لئے وہ بچ بھی گئی اور جلد ہوش میں بھی آ گئی تھی لیکن لڑکی کو لگنے والی گولیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ اس کی جان تو بچ گئی ہے اور اسے کچھ دیر کے لئے ہوش بھی آیا تھا لیکن ہوش میں آنے کے بعد وہ کومے میں چلی گئی ہے اور اب وہ ہسپتال کے بستر پر پڑی نہ زندوں میں شمار ہو رہی ہے اور نہ ہی مردوں میں۔ ہماری ساری بھاگ دوڑ تو بے کار گئی ہے۔ اب وہ کومے سے باہر آئے گی تو تب ہی معلوم ہو گا کہ وہ کون ہے اور اسے ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی گئی ہے اور اس کا سائرل سے کیا تعلق ہے تب تک ہم سوائے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کے اور کیا کر سکتے ہیں"...... عمران

نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے گریٹ لینڈ میں موجود بلیو سرکل کے سربراہ ایلس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے ٹرومین سے کہا تھا۔ لیکن وہ تو ایکریمیا میں ہوتا ہے۔ اس کا گریٹ لینڈ میں کیا کام"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کی اتفاق سے مجھے کال آئی تھی کہ ایک نجی کام کے سلسلے میں وہ گریٹ لینڈ میں موجود تھا۔ جب اس نے مجھے بتایا کہ وہ گریٹ لینڈ میں موجود ہے تو میں نے ایلس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے خود جانے یا ٹائیگر کو بھیجنے کی بجائے اسی سے کام لینے کا فیصلہ کر لیا اور اسے ساری بات بتا دی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ایلس سے ملنے اس کے مخصوص ٹھکانے پر جاتا ایلس کو شاید اپنے ذرائع سے معلوم ہو گیا کہ اس معاملے کی تحقیق کرنے کے لئے بلیک تھنڈر کا سابقہ ایجنٹ اس کے پاس پہنچ رہا ہے اس لئے اس نے فوراً ٹرومین کا پتہ کرایا اور پھر وہ جس ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا اس نے وہاں کال کر کے خود ہی ٹرومین کو ساری تفصیل بتا دی تھی۔ وہ شاید اس بات سے ڈر گیا تھا کہ ٹرومین اس تک پہنچ گیا تو وہ اس پر شدید تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کرے گا۔ اس نے تشدد سے بچنے کے لئے خود ہی ساری حقیقت بتا دی۔ چونکہ اس نے یہ کام سائرل کے لئے کیا تھا۔ سائرل یورپی ممالک کے ساتھ ساتھ پوری دنیا پر اثر انداز ہونے والی اور انتہائی طاقتور تنظیم سمجھی جاتی

ہے جس کے بارے میں خبر رساں ایجنسیوں کے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں اور نہ ہی اس سائرل کے بارے میں کوئی جانتا ہے اس لئے ایلس نے ساری ذمہ داری سائرل پر ڈال کر اپنی جان چھڑا لی تھی“۔ عمران نے جواب دیا۔

”کیا یہ ضروری ہے کہ اس نے ٹرومین کو جو بتایا ہے وہ سب سچ ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ٹرومین کے کہنے کے مطابق وہ سچ بول رہا تھا۔ اس نے ایلس سے سائرل کا وہ نمبر بھی حاصل کیا ہے جس نمبر سے سائرل کے چیف نے ایلس کو کال کر کے لڑکی کے قتل کا کام سونپا تھا۔ اس کے علاوہ ٹرومین میری طرح بولنے والے کے لہجے سے بھی یہ اندازہ لگانے کا ایکسپرٹ ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے یا کہ سچ“۔ عمران نے کہا۔

”تو کیا اس نمبر سے سائرل کا پتہ چل سکتا ہے کہ وہ کون ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ میں نے سائرل کے بارے میں سنا ہے کہ یہ تنظیم نئی ضرور ہے لیکن یہ تیزی سے پوری دنیا میں پھیلتی جا رہی ہے۔ اس تنظیم کا بنیادی ڈھانچہ کہاں رکھا گیا۔ اس کا کس ملک سے تعلق ہے اور اس تنظیم کو چلانے والا کون ہے اس کے بارے میں یورپی تنظیمیں اور سرکاری ایجنسیاں بھی کوئی معلومات حاصل نہیں کر سکی ہیں۔ اس تنظیم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس تنظیم کا گٹھ جوڑ صرف مجرم تنظیموں سے ہے۔ سائرل کا چیف جو خود کو بھی

سائرل ہی کہتا ہے کسی بھی تنظیم کے سربراہ کو ایک کال کرتا ہے اور اسے اپنا کام سونپ دیتا ہے۔ جو اس کا کام کر دیتا ہے سائرل کی طرف سے اس کے بنک اکاؤنٹ میں بھاری معاوضہ ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے اور جو سائرل کی بات ماننے سے انکار کرتا ہے یا اس کا کام پورا نہیں کرتا دوسرے روز اس تنظیم کا نام ونشان تک باقی نہیں بچتا۔ سائرل کی سپر فورس آندھی اور طوفان کی طرح آتی ہے اور سربراہ سمیت اس سے متعلق تمام افراد کو قتل کر کے اور اس کی املاک بموں اور میزائلوں سے اُڑا کر گدھے کے سر سے سینگوں کی طرح غائب ہو جاتی ہے۔ بے شمار ایجنسیاں اس سائرل اور اس کی سپر فورس کی تلاش میں لگی ہوئی ہیں لیکن ابھی تک وہ اس تنظیم کا ایک نمائندہ بھی تلاش نہیں کر سکی ہیں۔ پوری دنیا میں سائرل اور اس کی سپر فورس کی دہشت پھیلی ہوئی ہے اور سائرل کا حکم نہ ماننے والوں کے سپر فورس کے ہاتھوں نام و نشان بھی مٹ چکے ہیں اور اس کی اسی شہرت اور طاقت نے ہر طرف دہشت اور خوف پھیلایا ہوا ہے اور یہ سارا خوف و دہشت مجرم تنظیموں تک ہی محدود ہے۔ اس تنظیم نے آج تک کسی سرکاری ایجنسی کے خلاف کام نہیں کیا ہے اور نہ ہی کسی ملک کے خلاف کام کر کے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اس لئے اس تنظیم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سرکاری ایجنسیاں کام ضرور کر رہی ہیں لیکن اسے مٹانے اور جڑ سے اکھاڑنے کے لئے ایک بھی کوشش نہیں کی

گئی ہے جس کی وجہ سے اس تنظیم کو یورپ سے نکل کر پوری دنیا میں پھیلنے کا موقع مل رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کافی تفصیل جانتے ہو تم اس تنظیم کے بارے میں۔ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس چھوڑ کر اس تنظیم میں شامل ہونے کا پروگرام تو نہیں بن گیا تمہارا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ جب سے سائرل کا نام میرے سامنے آیا ہے میں نے یہاں بیٹھ کر کراس ورلڈ آرگنائزیشن سمیت دنیا بھر کی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیوں سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی جس کے نتیجے میں یہ ساری باتیں معلوم ہوئی ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اور کیا پتہ چلا ہے اس تنظیم کے بارے میں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''مزید کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ یورپ میں سائرل سے زیادہ اس کی سپر فورس کی دہشت ہے۔ سائرل تو محض احکامات دینے تک محدود ہے اور وہ ہر بار نئے سیٹلائٹ نمبر سے کسی بھی مجرم تنظیم کے سربراہ کو کال کرتا ہے اور اسے اپنا کام کرنے کا حکم دے دیتا ہے۔ وہ ان ممالک میں اپنا کام دوسری تنظیموں کے ذریعے کرتا ہے جہاں اس کا نیٹ ورک نہیں ہے جیسے پاکیشیا۔ شاید پاکیشیا میں ابھی تک سائرل نے اپنا نیٹ ورک قائم نہیں کیا اس لئے اس نے گریٹ لینڈ کی تنظیم بلیو سرکل کی خدمات حاصل کیں اور اسے پاکیشیا میں

اس لڑکی کے قتل کا ٹاسک دیا تھا''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''اگر سائرل ہر بار نمبر بدلتا ہے تو پھر ٹرومین کو ملنے والے اس کے نمبر کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ایکریمیا واپس جا کر اپنے جدید پاور سسٹم سے اس سیٹلائٹ نمبر کا سراغ لگائے گا اور پتہ کرنے کی کوشش کرے گا کہ سائرل کون ہے اور اس نے ایلس کو کہاں سے کال کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ نمبرز کے ذریعے کئی سرکاری ایجنسیوں نے پہلے بھی سائرل کا نام، پتہ ٹھکانہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ان نمبرز کا بھی انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''بہرحال جو بھی ہے اس تنظیم کا چونکہ پاکیشیا سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ دوسرے ممالک کے ساتھ ساتھ اس تنظیم نے پاکیشیا کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہیں کی ہے اس لئے ہمیں خواہ مخواہ اس کا سر درد نہیں لینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے سائرل نے جس لڑکی کو نشانہ بنایا ہے اس کا تعلق سائرل سے ہو اور اسے تنظیم کے رولز کے مطابق کسی جرم کی سزا دی گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ممکن ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تو پھر ہمیں خواہ مخواہ اس جھمیلے میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ لڑکی زندہ بچ گئی تو اس کی قسمت اور اگر نہیں تو بھی اس کی قسمت۔ ہمارے لئے جولیا کی اہمیت ہے۔ وہ زندہ بچ گئی ہے اور

بس‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو کیا آپ اس معاملے میں مزید کام نہیں کریں گے‘‘۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

’’مجھے تو اس تنظیم کے خلاف کام کرنے کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ اس تنظیم کا دائرہ کار یورپ تک محدود ہے۔ جن کا سر درد ہے پین کلر وہی کھائیں تو بہتر ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’لیکن انہوں نے اس لڑکی کو پاکیشیا میں ہلاک کرانے کی کوشش کی ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’جس نے اس لڑکی اور جولیا پر گولی چلائی تھی وہ اور اس کا سربراہ ٹائیگر کے ہاتھوں اپنے انجام تک پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس سلسلے میں وسیع پیمانے تک تحقیقات کا دائرہ پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی ہم اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے کہ وہ کون ہے، کہاں کی رہنے والی ہے اور اس کا نام کیا ہے۔ جب اسے ہوش آئے گا تب ہی پتہ چلے گا کہ وہ کون ہے اور اسے سائرل جیسی خطرناک تنظیم نے کسی کو اسے ہلاک کرنے کا ٹاسک کیوں دیا تھا۔ مجھے صرف اس بات پر حیرت ہے کہ اس لڑکی کو ہلاک کرنے کے لئے سائرل نے بلیو سرکل کے سربراہ کو ایک کروڑ ڈالر دینے کا کہا تھا‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

’’ایک عام سی لڑکی کو قتل کرانے کے لئے ایک کروڑ ڈالر‘‘۔

بلیک زیرو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ اس ایک کروڑ ڈالر نے ہی مجھے الجھا رکھا ہے کہ اس لڑکی میں ایسی کون سی خاص بات ہے جسے ہلاک کرنے کے لئے سائرل نے ایلس کو ایک کروڑ ڈالر دینے کا کہا تھا‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’واقعی یہ عجیب سی بات ہے۔ ابھی تک اس لڑکی کے بارے میں ایسی کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی ہے کہ اسے ہلاک کرنے کے لئے ایک کروڑ ڈالر دیئے جائیں‘‘...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اس سے اچھا ہوتا سائرل مجھ سے رابطہ کر لیتا۔ میں اس کے لئے لڑکی کو ایک لاکھ ڈالر میں قتل کر دیتا۔ پاکیشیا میں ایک لاکھ ڈالر کی ویلیو ایک کروڑ سے کم نہیں ہے‘‘۔ عمران نے منہ بنا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

’’تو کیا اس معاملے کو میں یہیں ختم کر دوں‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’مجھے تو ایک لڑکی کے قتل کی واردات کے علاوہ اس معاملے میں کوئی خاص بات دکھائی نہیں دی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اگر وہ لڑکی خاص ہوئی تو‘‘...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

’’کیا مطلب۔ کیا تمہیں اس لڑکی کے بارے میں کچھ معلوم ہوا

ہے''......عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں ویسے ہی ایک بات کر رہا ہوں''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''صفدر نے متعلقہ تھانے سے اس لڑکی کا سامان، اس کا سیل فون، کار لائسنس اور دوسری چیزیں حاصل کی تھیں۔ کہاں ہیں وہ اور کیا تم نے ان کی فرانسک جانچ کرائی ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ لڑکی کے سامان سے بہت سے دستاویزی ثبوت ملے ہیں۔ جن میں اس کا نام اور پتہ ٹھکانہ بھی موجود ہے لیکن آپ کو یہ سب سن کر حیرت ہو گی کہ اس کے پاس موجود ساری دستاویزات جعلی ہیں''...... بلیک زیرو نے انکشاف کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''جعلی دستاویزات''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس کا آئیڈنٹٹی کارڈ، اس کا لائسنس اور چند تعلیمی اسناد بھی اس کے ہینڈ بیگ میں موجود تھیں لیکن سب کی سب جعلی ہیں۔ انہی جعلی دستاویزات کے ساتھ اس نے ایک کمپنی کا سم کارڈ بھی لیا تھا جسے وہ سیل فون میں استعمال کر رہی تھی اور آپ کو یہ سب سن کر اور بھی زیادہ حیرت ہو گی کہ اس کے سیل فون کا ڈیٹا مکمل طور پر واش ہو گیا ہے۔ فرانسک لیبارٹری کو کسی طرح بھی نہ تو اس کے سیل فون سے اس کا کوئی ڈیٹا ملا ہے اور نہ ہی متعلقہ کمپنی میں اس کا کوئی ڈیٹا موجود ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی خاص

کمپیوٹرائزڈ مشینری کے ذریعے نہ صرف اس لڑکی کے سیل فون بلکہ کمپنی میں موجود اس کے نمبر کا ڈیٹا بھی صاف کر دیا گیا ہو جس پر کمپنی بھی حیرت اظہار کر رہی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے ڈیٹا واش کرنے کے لئے جدید کمپیوٹرائزڈ مشینری کا استعمال کیا گیا ہے وہ بھی سیٹلائٹ کے تھرو''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''تب تو یہ لڑکی واقعی اہمیت کی حامل ہے لیکن اس کی ہلاکت کا مقصد ابھی تک سمجھ نہیں آیا ہے۔ یہ سائرل تنظیم بھی خاصی باوسائل معلوم ہو رہی ہے کہ اس نے سیٹلائٹ کے ذریعے اس لڑکی کے سیل فون اور اس کے نمبر کا کمپنی میں موجود سارا ڈیٹا ہی ختم کر دیا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لڑکی شکل وصورت سے اچھے خاندان کی دکھائی دیتی ہے اور اس کے چہرے پر معصومیت بھی ہے۔ پھر نجانے کیوں وہ سائرل جیسی مجرم تنظیم کے لئے اس قدر اہمیت کی حامل بنی ہوئی ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''تم نے دیکھا ہے اس لڑکی کو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے ممبران سے کہہ کر اس کی چند تصویریں حاصل کی تھیں اپنے سیل فون میں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب تو معاملہ واقعی قدرے اہم ہوتا جا رہا ہے۔ اس لڑکی کے

پاس ایسا ضرور کچھ تھا جس کے لئے سائرل اسے ہلاک کرانا چاہتی تھی اور اس نے اس کے سیل فون سمیت کمپنی کے ریکارڈ میں سے بھی نمبر کا سارا ڈیٹا صاف کر دیا''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اس لڑکی کے پاس جو کچھ تھا وہ اس کے سیل فون میں تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہو سکتا ہے ورنہ انہیں اس طرح اس کا ڈیٹا واش کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... عمران نے کہا۔

''ممکن ہے کہ اس ڈیٹا کے ذریعے سائرل کا کوئی راز معلوم ہو سکتا ہو اور اس سیل فون مین ایسا کچھ موجود ہو جو سائرل کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتا ہو اس لئے اس نے ڈیٹا واش کیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ اگر انہیں لڑکی میں دلچسپی ہوتی تو وہ اسے کسی دوسری تنظیم کے ذریعے ہلاک نہ کراتے۔ تمہاری اس بات سے میرے دماغ کی ایک بند گرہ کھل گئی ہے۔ اب مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ لڑکی ضرور سائرل کے کسی خاص راز سے واقف ہے یا پھر وہ کسی ایسے آدمی کے بارے میں جانتی ہے جس کے ذریعے سائرل تک پہنچا جا سکتا ہے اس لئے وہ اس لڑکی کو ہر صورت ہلاک کرنے کے درپے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''شکل و صورت سے لڑکی مقامی معلوم ہو رہی ہے۔ اس کے

پاس اصل دستاویزات بھی نہیں ہیں۔ ہم اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے وہ کون ہے کہاں سے آئی ہے۔ اس کا اصل نام کیا ہے اور وہ کس قومیت سے تعلق رکھتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جعلی دستاویزات میں اس کا کیا نام لکھا ہے''...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''شہنیلا رضا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تو کیا رضا اس کے باپ کا نام ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اس کے باپ کا نام آصف ہارون لکھا ہے۔ اس کا اپنا پورا نام شہنیلا رضا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اور اس کا پتہ کس جگہ کا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اورئینٹ کالونی، ڈی بلاک، کوٹھی نمبر سات سو چالیس۔ تمام دستاویزات پر یہی نام و پتہ لکھا ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اور اس پتے پر رہتا کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کوئی ڈاکٹر آفتاب عالم ہے جس کا ایک نجی ہسپتال ہے۔ وہ اپنی فیملی کے ہمراہ وہاں رہائش پذیر ہے اور کوٹھی اسی کے نام پر ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کے بارے میں انکوائری کرائی ہے تم نے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ اس کا کوئی کرمنل ریکارڈ نہیں ہے۔ وہ ایک شریف آدمی ہے اور شریف فیملی سے تعلق رکھتا ہے'' بلیک زیرو نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اس لڑکی نے مقامی ایجنٹوں کو بھاری معاوضہ دے کر یہ ساری دستاویزات بنوائی ہوں گی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب موجود ہیں یہاں''...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ موجود ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''اب تو تم بے حد خوش ہو گے۔ سوپر فیاض کے دس کروڑ اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کرا کر۔ اب تو یقیناً تم نے مجھے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہو گا اور وہ بھی ساری سابقہ تنخواہیں معاف کر کے''۔ عمران نے رسیور کان سے لگا کر کہا۔

''سوپر فیاض کے دس کروڑ میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ وہ حرام کی کمائی تھی۔ میں نے اس میں سے ایک روپیہ بھی اپنے اکاؤنٹ میں نہیں رکھا ہے۔ ساری کی ساری رقم میں نے فلاحی اداروں کے اکاؤنٹس میں منتقل کرا دی ہے۔ میری حلال کی کمائی تو وہی ہے جو آپ نے دینی ہے اور جب تک مجھے ساری سابقہ

تنخواہیں اور الاؤنس نہیں مل جاتے میں آپ کی جان چھوڑنے والا نہیں ہوں اس لئے استعفے کا سوچیں بھی نہ''...... دوسری طرف سے سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''ساری کی ساری رقم فلاحی اداروں میں جمع کرا دی ہے تم نے۔ ارے اللہ کے بندے ایک کروڑ یا بیس پچیس لاکھ میرے کسی اکاؤنٹ میں جمع کرا دیتے۔ کم از کم میں تمہاری سابقہ تنخواہیں اور الاؤنس ہی دینے کے قابل ہو جاتا۔ حرام کی کمائی پر میری مہر لگ جاتی اور تمہیں دینے کے بعد وہ ساری کمائی حلال کی ہو جاتی۔ کم از کم میری جان تو چھوٹ جاتی۔ یہ سن سن کر تو سچ میں میرے کان پک گئے ہیں کہ مجھے تمہاری سابقہ تنخواہیں اور الاؤنس دینے ہیں''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''جان چھڑانی ہے تو محنت کر کے رقم جمع کریں اور پھر وہ مجھے دے دیں''...... سلیمان نے کہا۔

''محنت مزدوری کر کے میں بس تمہاری سابقہ تنخواہیں اور الاؤنس ہی دیتا رہ جاؤں گا جب تک سابقہ تنخواہوں اور الاؤنسز کا حساب ختم ہو گا تب تک مجھ پر تمہارا اگلا قرض چڑھ چکا ہو گا۔ اس کا کیا کروں گا میں۔ وہ کیسے ادا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ایک ساتھ سارا حساب چکانا ہے تو اس کا بھی حل ہے میرے پاس''...... سلیمان نے کہا۔

”کون ساحل“...... عمران نے کہا۔

”کسی مالدار بیوہ کو تلاش کریں اور اس سے شادی کر لیں۔ بیوہ ستر اسی سالہ ہونی چاہئے جس کے پیر قبر میں لٹک رہے ہوں تاکہ وہ جلد سے جلد اپنی ساری دولت آپ کے نام کر دے اور پھر اس کے لڑھکتے ہی وہ ساری دولت آپ مجھے دے دیں اس طرح آپ کا کام بھی بن جائے گا اور میرا بھی۔ مجھے میری سابقہ تنخواہیں اور سارے الاؤنسز مل جائیں گے اور آپ پر جو کنوارگی کی مہر لگی ہوئی ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی“...... سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اگر اس بڑھیا کے لڑھکنے سے پہلے اس نے مجھے ہی لڑھکا دیا تو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو آپ کی جگہ میں اس کا سہارا بن جاؤں گا اور اسے چائے میں اپنے ہاتھوں سے زہر دے کر ہلاک کر دوں گا“...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ بلیک زیرو بھی اپنی ہنسی نہ روک سکا تھا۔

”تو کیا کسی مالدار بیوہ کا پتہ بتانے کے لئے فون کیا ہے تم نے مجھے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ٹرومین کی کال آئی تھی۔ اس کے پاس آپ لئے اہم اطلاع ہے۔ آپ اس کے سیل فون پر کال کر لیں“...... دوسری طرف سے سلیمان نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے“...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔

”شاید ٹرومین کو سائرل کے بارے میں کوئی خبر ملی ہو“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔ اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”ٹرومین بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ٹرومین کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ سچا آدمی بول رہا ہے لیکن سچ تو بے حد کڑوا ہوتا ہے اور سچ بولنے والے کو ہمیشہ جوتے ہی کھانے پڑتے ہیں لیکن بہرحال جیت ہمیشہ جوتے کھانے والوں میرا مطلب ہے سچے انسانوں کی ہی ہوتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ پاکیشیا کے کسی سائنس دان ڈاکٹر عبدالحسن کو جانتے ہیں“...... ٹرومین نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”ڈاکٹر عبدالحسن۔ نہیں۔ کیوں“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”تو پھر پہلے اس سائنس دان کے بارے میں معلوم کریں کہ وہ کون ہے اور پاکیشیا کے لئے کس قدر اہمیت رکھتا ہے اس کے بعد ہی میں آپ کو ساری بات بتاؤں گا“...... ٹرومین نے جواب دیا۔

”تم بتاؤ۔ کیا معاملہ ہے۔ تمہاری بات سننے کے بعد ہی میں معلوم کر سکوں گا کہ ڈاکٹر عبدالحسن کون ہے اور اس کی پاکیشیا کے

لئے کیا اہمیت ہے''...... عمران نے کہا۔

''جس لڑکی کو سائرل نے پاکیشیا میں قتل کرایا ہے اس کا اصل نام نسرین حسن ہے۔ نسرین حسن پاکیشیا کی کسی اہم لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنس دان ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی ہے۔ ڈاکٹر عبدالحسن کو چند ماہ قبل پاکیشیا سے اس کے کسی اہم فارمولے سمیت اغوا کر لیا گیا تھا۔ ڈاکٹر عبدالحسن کے ساتھ اس کی بیٹی کو بھی اغوا کیا گیا تھا۔ ان دونوں کو ساریانا کے مقام پر ایک شپ میں کسی نامعلوم مقام کی طرف لے جایا جا رہا تھا کہ لڑکی نسرین حسن کو وہاں سے فرار ہونے کا موقع مل گیا اور اس نے شپ سے چھلانگ لگا دی۔ اس وقت چونکہ رات کا وقت تھا اور جس مقام سے شپ گزر رہا تھا وہاں سمندر کی لہریں تیز اور طوفانی تھیں اس لئے شپ کے محافظ کوشش کے باوجود نسرین حسن کو سمندر میں تلاش نہ کر سکے تھے۔ نسرین حسن سمندری لہروں میں گر کر بے ہوش ہو گئی تھی اور بے ہوشی کی ہی حالت میں سالام کے ساحل پر پہنچ گئی تھی۔ وہاں ماہی گیروں کی بے شمار کشتیاں تھیں۔ نسرین حسن ایک ماہی گیر کے مچھلیوں کے شکار کے لئے لگائے گئے جال میں پھنس گئی۔ پہلے اسے لاش سمجھا گیا لیکن جب اس کی سانس اور نبض چیک کی گئی تو وہ زندہ تھی۔ ماہی گیروں نے اسے فوری طور پر کنارے پر لا کر کوسٹ گارڈز کے حوالے کر دیا۔ جنہوں نے اس لڑکی کو سالام کے ایک سرکاری ہسپتال میں پہنچا دیا۔ وہاں اس کا علاج ہوا۔ اس سے

پہلے کہ سالام کے حکام اس سے کچھ پوچھ گچھ کرتے کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آئی ہے نسرین حسن وہاں سے فرار ہو گئی اور پورے سالام میں اس کی تلاش کے بعد بھی اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔ نسرین حسن سالام سے فوری طور پر فرار ہو کر امانیہ پہنچ گئی۔ وہاں سے وہ رکے بغیر مختلف ممالک کا سفر کرتی ہوئی پاکیشیا پہنچ گئی۔ وہ میک اپ ایکسپرٹ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسے نقلی دستاویز بنانے میں بھی دسترس حاصل ہے اس لئے ایک ملک سے دوسرے ملک جانا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر عبدالحسن ایسے انسان تھے جو فارمولا تیار کرنے کے بعد اسے تحریر نہ کرتے تھے بلکہ اپنے ذہن میں رکھتے تھے۔ ان کی طرح ان کی بیٹی نسرین حسن بھی انتہائی ذہین اور بہترین میموری رکھنے والی لڑکی ہے۔ ڈاکٹر عبدالحسن جو بھی فارمولا بناتے تھے وہ اسے نہ صرف اپنی مائنڈ میموری میں محفوظ کر لیتے تھے بلکہ اپنی بیٹی نسرین حسن کو بھی زبانی یاد کرا کر اس کے ذہن میں محفوظ کر دیتے تھے۔ چونکہ سائرل نے ڈاکٹر عبدالحسن کو اغوا کر لیا تھا اور اس سے فارمولا حاصل کر سکتے تھے اس لئے انہیں ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی سے خطرہ تھا کہ اگر ان کا مطلوبہ فارمولا نسرین حسن کے ذہن میں رہا تو وہ اسے پاکیشیا کے حوالے کر سکتی ہے اس لئے سائرل کی طرف سے اس لڑکی کی تلاش اور اس کے ڈیتھ آرڈر جاری کئے گئے تھے لیکن چونکہ نسرین حسن میک اپ ایکسپرٹ تھی اور اس کا تعلق پاکیشیا سے تھا اور پاکیشیا میں سائرل کا کوئی

سیٹ اپ موجود نہ تھا اس لئے سائرل نے اس کی ہلاکت کی ذمہ داری متعلقہ تنظیموں کے سپرد کر دی تھی۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ نسرین حسن پر جس روز حملہ کیا گیا اس روز وہ میک اپ میں نہ تھی اور ضروری سامان کی خریداری کے لئے بنا میک اپ کے ہی نکل گئی تھی اور یہی غلطی اس پر بھاری پڑ گئی اور اسے گولیوں کا نشانہ بنا دیا گیا“...... دوسری طرف سے ٹرومین نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس کی باتیں سن کر عمران اور بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

”حیرت ہے۔ پاکیشیا میں ایسا کون سا سائنس دان ہے جو فارمولے اپنی مائنڈ میموری میں محفوظ رکھتا ہے اور اس کی بیٹی بھی اسی خوبی کی حامل ہے کہ وہ سارا فارمولا اپنی مائنڈ میموری میں ہی محفوظ کر سکتی ہو“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ میں نہیں جانتا“...... ٹرومین نے کہا۔

”لیکن تمہیں یہ ساری معلومات کہاں سے ملی ہیں۔ اگر اس لڑکی کا نام نسرین حسن ہے تو وہ تو پاکیشیا میں زیر علاج ہے اور اس وقت کوما کی حالت میں ہے۔ اگر تم یہاں ہوتے اور وہ یہاں کے ہسپتال سے غائب ہو گئی ہوتی تو میں یہی سمجھتا کہ وہ تمہیں ملی ہے اور اس نے ہی تمہیں یہ ساری باتیں بتائی ہیں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس ساری کہانی کے پیچھے گریٹ لینڈ کی ایک اور مجرم تنظیم

موجود ہے عمران صاحب جس نے ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو پاکیشیا سے اغوا کیا تھا اور اسے خفیہ طور پر پاکیشیا سے نکال کر لائی تھی اور پھر یہی تنظیم ایک مال بردار شپ کے ذریعے انہیں کوشوالا کے جزیرے پر منتقل کر رہی تھی لیکن اسی دوران نسرین حسن کو اس شپ سے نکلنے کا موقع مل گیا اور وہ شپ سے فرار ہو گئی“۔ ٹرومین نے جواب دیا۔

”کون سی تنظیم“...... عمران نے پوچھا۔

”اس تنظیم کا نام سوگان ہے اور وہ ایسے ہی دھندوں میں ملوث رہتی ہے۔ اس تنظیم کا کام اہم شخصیات کو اغوا کرنا یا انہیں ٹارگٹ کلنگ کرنا ہے۔ سوگان نے چند ماہ قبل اپنے دو اہم افراد کو پاکیشیا بھیجا تھا جن کے نام مارسن اور جیمز ہیں۔ ان دونوں نے ہی ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اور پھر سوگان کے چیف کے حکم پر انہیں اغوا کر لیا تھا اور پھر انہیں تابوتوں میں بند کر کے بندرگاہ پہنچا دیا گیا جہاں سے انہیں مختلف شپس میں پہنچانے کا کام کیا گیا اور گریٹ لینڈ کے ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا اور پھر سائرل کے اگلے حکم پر ان دونوں کو تابوتوں سے نکال کر ایک مال بردار شپ میں پہنچا دیا گیا جس کی منزل کوشوالا جزیرہ تھا۔ ان دونوں کو اس جزیرہ پر ایک مقام پر چھوڑا جانے والا تھا جہاں سے سائرل کے آدمی انہیں لے جاتے اور نامعلوم مقام پر منتقل کر دیتے۔ چونکہ نسرین حسن شپ سے ہی

فرار ہو گئی تھی اس لئے سوگان نے ڈاکٹر عبدالحسن کو بے ہوشی کی حالت میں مخصوص جگہ پہنچایا اور پھر ان کا کام ختم ہو گیا۔ یہاں میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ سوگان کو بھی یہ کام کرنے کے لئے سائرل نے فون پر ہائر کیا تھا اور اس کام کے لئے سوگان کے اکاؤنٹ میں پچاس کروڑ ڈالر ٹرانسفر کئے گئے تھے۔ کام مکمل ہونے کے بعد انہیں مزید اتنا ہی معاوضہ ملنے والا تھا لیکن چونکہ سوگان ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی دونوں کو مخصوص مقام پر نہ پہنچا سکا تھا اس لئے اس کے اکاؤنٹ میں مزید معاوضہ ٹرانسفر نہ کیا گیا تھا“...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا یہ سب تمہیں سوگان کے چیف نے بتایا ہے“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ آپ کا اندازہ صحیح ہے۔ سوگان کا چیف جس کا نام ایلن ہے اس نے ہی مجھے یہ سب بتایا ہے۔ میں گریٹ لینڈ میں اسی سے ملنے آیا تھا۔ باتوں باتوں میں اس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور پھر میں نے اسے پاکیشیا میں لڑکی پر ہونے والے حملے کے بارے میں بتایا تو اس نے مجھ سے اس لڑکی کی تصویر دیکھنے کی خواہش کی جس کی تصویر میں نے ایلس سے حاصل کر لی تھی۔ اس لڑکی کی تصویر دیکھتے ہی اس نے مجھے یہ ساری باتیں بتا دی تھیں“۔ ٹرومین نے جواب دیا۔

”اور کیا بتایا ہے تمہارے کرمنل دوست نے تمہیں اس لڑکی کے

بارے میں۔ کیا اس نے یہ بتایا ہے کہ اسے اس بات کا کیسے علم ہوا کہ لڑکی شپ سے فرار ہونے کے بعد ماہی گیروں کے ہاتھ کیسے لگی کس ہسپتال میں ایڈمٹ ہوئی اور پھر وہاں سے فرار ہو کر مختلف ممالک کا سفر کرتے ہوئے پاکیشیا کیسے پہنچ گئی“...... عمران نے کہا۔

”لڑکی کو تلاش کرنے کے سائرل نے اسے بھی احکامات دیئے تھے۔ اس نے ہر طرف لڑکی کی تلاش شروع کر دی تھی۔ سالام سے اسے بے ہوشی کی حالت میں ملنے والی ایک لڑکی کی خبر ملی تو اس نے اپنی ساری توجہ اس کی طرف مبذول کر لی اور پھر جب اس نے لڑکی کے بارے میں تفصیلات حاصل کیں تو اسے پتہ چل گیا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو شپ سے فرار ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس نے مسلسل اس لڑکی کو ٹریس کرنا شروع کر دیا۔ لڑکی کے بارے میں اسے مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں۔ وہ کس ملک میں گئی کہاں ٹھہری اور پھر کس طرح سے پاکیشیا پہنچی۔ جب لڑکی پاکیشیا پہنچ گئی تو وہ غائب ہو گئی۔ لاکھ کوشش کے باوجود بھی ساگان کے آدمی اسے ٹریس نہ کر سکے۔ ان کا خیال تھا کہ لڑکی پاکیشیا سے بھی فرار ہو چکی ہے اور کسی اور ملک میں منتقل ہو چکی ہے۔ لیکن انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ پاکیشیا سے نکلنے کے لئے نسرین حسن نے کون سا میک اپ کیا ہے اور کس نام کی دستاویزات ہیں۔ اس لئے سوگان نے سائرل کے فون کرنے پر اپنی ناکامی کی اطلاع دے دی۔ اس کے بعد سائرل نے اس لڑکی کو نجانے کیسے ٹریس کیا

اور پھر اس کے پیچھے بلیو سرکل کو لگا دیا جس نے اس لڑکی کے لئے اپنے آدمی پھیلا دیئے اور پھر نسرین حسن اپنی غلطی کی وجہ سے ماسٹر شوگی کی نظروں میں آ کر گولیوں کا شکار بن گئی''...... ٹرومین نے کہا۔

''تو کیا سائرل نے تمہارے دوست ایلن کو بھی فون پر ہی ہائر کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ سائرل نے ایلن کو بھاری معاوضہ دینے کے ساتھ ساتھ اسے مکمل طور پر تباہ کرنے اور اسے ہلاک کرنے کی دھمکی بھی دی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر اس نے کام کر دیا تو اسے بھرپور معاوضہ دیا جائے گا اور اگر وہ کام نہ کر سکا تو پھر اسے اپنی تنظیم کی تباہی اور اپنی ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چونکہ گریٹ لینڈ میں سائرل کی دہشت کے بادل چھائے ہوئے ہیں اس لئے ایلن کے پاس اس کی بات مان لینے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا''...... ٹرومین نے کہا۔

''کیا تم اس وقت ایلن کے پاس موجود ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں ہوٹل میں ہوں۔ اس سے ملنے کے بعد ابھی لوٹا ہوں اور میں نے پہلی فرصت میں آپ کا کال کر کے یہ سب بتانا ضروری سمجھا تھا''...... ٹرومین نے کہا۔

''تمہارا شکریہ کہ تم نے میرے لئے اتنا سب کچھ کیا۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ تم مجھے اس ایلن کا فون نمبر دو اور اسے فون کر کے بتاؤ

کہ وہ مجھے اس معاملے میں مکمل تفصیلات فراہم کرے''...... عمران نے کہا۔

''اس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ آپ اگر خود اس سے بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ میں اسے کال کر دیتا ہوں۔ آپ اس کا فون نمبر نوٹ کر لیں''...... ٹرومین نے کہا۔

''تمہیں اس نے جو بتایا ہے ہو سکتا ہے ان میں کچھ باتیں ایسی ہوں جو وہ تمہیں نہ بتا سکا ہو۔ میں اسے مکمل طور پر کریدنا چاہتا ہوں۔ یہ معاملہ ایک پاکیشیائی سائنس دان کا ہے۔ اس لئے میرا اس سے رابطہ ضروری ہے اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس سلسلے میں اگر آپ کو میرے تعاون کی کسی وقت بھی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں''...... ٹرومین نے صاف گوئی سے کہا اور پھر اس نے عمران کو ایلن کا فون نمبر بتا دیا۔

''آپ اسے دس منٹ بعد کال کریں تب تک میں اسے کال کر کے آپ کے بارے میں بتا دیتا ہوں اور اسے ہدایات دے دیتا ہوں کہ وہ آپ سے کچھ نہ چھپائے ورنہ آپ اس کے لئے سائرل سے بھی زیادہ تباہ کن ثابت ہو سکتے ہیں''...... ٹرومین نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''بے فکر رہو۔ میں بم ضرور ہوں۔ ایٹم بم نہیں جو کسی کے لئے

انتہائی حد تک تباہ کن ثابت ہو سکتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹرومین بھی ہنس پڑا۔

''میرے لئے تو آپ ہائیڈروجن بم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایٹم بم سے ہونے والی تباہی تو مخصوص اور محدود حد تک ہوتی ہے لیکن ہائیڈروجن کی تباہی لامحدود حد تک ہوتی ہے جس کی زد سے مجھ جیسا انسان بھی نہیں بچ سکتا''...... ٹرومین نے کہا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تم مجھے عمران کی بجائے ہائیڈروجن بم کہہ لیا کرو اور کچھ نہیں تو تم پر میرا رعب ہی پڑا رہے گا''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو ٹرومین ہنسنا شروع ہو گیا۔

''سوچ لیں۔ اگر میں نے آپ کو ہائیڈروجن بم کا نام دیا تو پوری دنیا کے ایجنٹ آپ کو حاصل کرنے کے لئے دوڑ پڑیں گے تاکہ ان کے ملک کا نام سپر پاور ممالک کی فہرست میں سرفہرست آ جائے''...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے باپ رے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر مجھے کسی ایسی جگہ قید کر دیا جائے گا جہاں مجھے آکسیجن بھی نہ ملے گی اور میں کنوارا ہی اس دنیا سے سدھار جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو ٹرومین کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اچھا۔ اب آپ فون بند کریں تاکہ میں ایلن کو کال کر سکوں''...... دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا۔

''اسے میرے پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دینا۔ گڈ بائی''۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو عمران سے کچھ پوچھتا عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں۔ سر داور سے بات کرائیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور سائیڈ پر رکھنے کی آواز سنائی دی۔

''داور بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سر داور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''شکر ہے آپ خیریت سے ہیں۔ مجھے تو ہر دم آپ کی ہی فکر رہتی ہے''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے کہا۔

''ارے۔ کیا ہوا ہے مجھے جو تمہیں میری فکر ہو رہی ہے''۔ سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ بزرگوار ہیں۔ مجھے ڈر رہتا ہے کہ اس عمر میں اگر آپ پھسل گئے تو میں آپ کو کہاں ڈھونڈتا پھروں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم۔ واقعی شیطان ہو۔ اچھے بھلے سنجیدہ انداز میں بات کرتے

کرتے یکلخت پٹڑی بدل جاتے ہو۔ یہ میری عمر ہے پھسل جانے کی۔ نانسنس''...... دوسری طرف سے سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''نوجوانی میں تو پیر سنبھالے جا سکتے ہیں لیکن بڑھاپے میں جب کمزوری غالب آ جائے تو پھر پھسل جانے کا زیادہ ڈر ہوتا ہے چاہے باتھ روم میں پھسلا جائے یا کہیں اور''...... عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''اچھا بتاؤ کس لئے فون کیا ہے۔ میں ایک ضروری کام میں مصروف تھا۔ اگر تم نے ہنسی مذاق ہی کرنا ہے تو میں پہلے کام کر لوں پھر تم سے دوبارہ بات کر لوں گا''...... سرداور نے کہا۔

''یہ بتائیں کہ آپ کسی ڈاکٹر عبدالحسن کو جانتے ہیں جن کی ایک صاحبزادی بھی ہیں جس کا نام نسرین حسن ہے''...... عمران نے کہا۔

''ڈاکٹر عبدالحسن، نسرین حسن۔ کیا مطلب۔ یہ نام تمہیں کیسے معلوم ہوئے''...... دوسری طرف سے سرداور نے چونکتے ہوئے کہا تو عمران بھی چونک پڑا۔ سرداور کے بات کرنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ان دونوں ناموں سے بخوبی واقف ہوں۔

''ظاہر ہے جس ڈاکٹر کی جوان اور حسین بیٹی ہو اس کے بارے میں مجھ جیسے کنوارے کو علم نہیں ہو گا تو اور کسے ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم شریر آدمی ہو۔ لیکن مجھے بتاؤ کہ تم ان دونوں کو کیسے جانتے ہو۔ ان دونوں کو تو حکومت نے انتہائی خفیہ رکھا ہوا ہے۔ اس قدر

خفیہ کہ ان کے بارے میں صدر مملکت، پرائم منسٹر، میرے اور چند اعلیٰ حکام کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ یہ پاکیشیا میں ہیں بھی یا نہیں''...... سرداور نے کہا تو عمران کے چہرے پر سچ مچ حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''کیا مطلب۔ کیا یہ اتنے ہی اہم لوگ ہیں کہ انہیں اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم ان کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ڈاکٹر عبدالحسن وقت حاضر کے سب سے بڑے موجد ہیں۔ جنہوں نے ایک ایسا فارمولا بنایا ہے جس کے مکمل ہوتے ہی پوری دنیا میں تہلکہ مچ جائے گا اور پاکیشیا حقیقتاً ناقابل تسخیر بن جائے گا پھر پاکیشیا پر حملہ کرنا یا اسے تسخیر کرنا ناممکن ہو جائے گا اور پاکیشیا کا نام سپر پاور ملکوں کی ٹاپ لسٹ میں سرفہرست ہو گا''...... سرداور نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ایسا کون سا فارمولا تیار کیا ہے ڈاکٹر عبدالحسن نے جو پاکیشیا اس حد تک ناقابل تسخیر ملک بن جائے گا کہ اس کا نام سپر پاور ممالک کی لسٹ کے ٹاپ پر آ جائے اور یہ ڈاکٹر عبدالحسن صاحب ہیں کون۔ میں نے تو آج تک ان کا نام بھی نہیں سنا ہے کیا یہ واقعی پاکیشیائی سائنس دان ہیں یا کسی اور ملک سے شفٹ ہو کر یہاں آئے ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا دوسرا اندازہ درست ہے۔ یہ پاکیشیائی نژاد گریٹ لینڈ

کے سائنس دان ہیں جو دو سال پہلے گریٹ لینڈ سے پاکیشیا شفٹ ہوئے تھے لیکن انتہائی خفیہ طور پر۔ بہرحال میں تمہیں یہ سب کچھ فون پر نہیں بتا سکتا ہوں۔ میں دو گھنٹوں بعد لیبارٹری سے اپنی رہائش گاہ جا رہا ہوں۔ اگر تمہیں ڈاکٹر عبدالحسن اور ان کی بیٹی نسرین حسن کے بارے میں جاننا ہے تو میری رہائش گاہ میں آ جاؤ۔ میں تمہیں ان کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گا اور تم بھی مجھے بتا دینا کہ تمہیں ان کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے اور تم ان کے بارے میں اور کیا جانتے ہو۔ اللہ حافظ“...... دوسری طرف سے سر داور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا انہوں نے رابطہ ختم کر دیا۔

”حیرت ہے۔ سر داور کی باتوں نے تو مجھے حیران کر دیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحسن پاکیشیائی نژاد گریٹ لینڈ کے سائنس دان ہیں جو دو سال پہلے یہاں آئے تھے اور کوئی فارمولا ایجاد کر رہے تھے جس کے لئے حکومت نے انہیں انتہائی خفیہ طور پر یہاں منتقل کیا اور انہیں مسلسل خفیہ طور پر چھپا کر رکھا ہوا ہے اور اس کے بارے میں ہمیں کچھ علم ہی نہیں ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شاید اس فارمولے کو حکومت ٹاپ سیکرٹ رکھنا چاہتی ہو اسی لئے ہمیں بھی اس بات سے لاعلم رکھا گیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”معاملہ جو بھی ہو اس کے بارے میں بہرحال ہمیں بتانا چاہئے تھا کیونکہ ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کی سیکورٹی کا معاملہ تھا۔ یہ سیکورٹی کا غیر ذمہ دارانہ فعل ہے کہ گریٹ لینڈ کی مجرم تنظیم کے دو آدمی نہ صرف وہاں پہنچ گئے بلکہ انہوں نے ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو اغوا کیا اور تابوتوں میں ڈال کر یہاں سے نکال کر لے جانے میں بھی کامیاب ہو گئے اور مجھے سر داور کی معلومات پر حیرت ہو رہی ہے۔ وہ تو اس انداز میں بات کر رہے تھے جیسے انہیں اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ وہ خفیہ مقام پر موجود بھی ہیں یا نہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی یہ حیران کن بات ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”مجھے سر داور سے ملنا بھی پڑے گا اور اس خفیہ مقام کو جا کر چیک بھی کرنا پڑے گا کہ آخر وہاں ہوا کیا تھا اور ان کی گمشدگی کا سر داور اور اعلیٰ حکام کو علم کیوں نہیں ہے جبکہ ڈاکٹر عبدالحسن کو اغوا ہوئے کئی روز ہو چکے ہیں“...... عمران نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”سر سلطان سے بات کر لیں ہو سکتا ہے کہ وہ اس معاملے سے آگاہ ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ اگر سر سلطان کو اس واقعے کے بارے میں معلوم ہوتا تو وہ کم از کم مجھے ضرور بتا دیتے۔ ڈاکٹر عبدالحسن کی حیرت انگیز ایجاد کے بارے میں جس انداز میں سر داور نے بات کی ہے وہ

معمولی نہیں ہے۔ اگر واقعی ان کی ایجاد ملک کو ناقابل تسخیر بنا سکتی تھی تو ڈاکٹر عبدالحسن کی اس طرح سے گمشدگی سے پاکیشیا میں طوفان مچ جاتا لیکن یہاں تو مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی ہے اب اس پراسرار خاموشی کا راز تب ہی کھلے گا جب میں سرداور سے ملوں گا اور اس مقام کا جائزہ لوں گا جہاں ڈاکٹر عبدالحسن کو رکھا گیا تھا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا تھا۔ دس پندرہ منٹ گزرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتائیں"...... عمران نے کہا تو اسے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے دوسری بار کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی کے پھر گریٹ لینڈ اور دارالحکومت کے رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو اسے ٹرومین نے بتائے تھے۔

"ساگان کلب"...... رابطہ ملتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ایلن سے بات کراؤ"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں پلیز"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم

لہجے میں کہا گیا۔ شاید اس پر عمران کے سخت لہجے اور پرنس ہونے کا رعب پڑ گیا تھا۔

"ایلن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک کرخت اور سرد آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ حوالے کے لئے ٹرومین"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے ابھی کچھ دیر پہلے ٹرومین کا فون آیا تھا۔ بتائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"اگر میں گریٹ لینڈ میں ہوتا تو تم سے اپنے سر پر تیل کی مالش کرا لیتا لیکن افسوس کہ ابھی ایسا کوئی سائنسی آلہ ایجاد نہیں ہوا ہے کہ تم گریٹ لینڈ سے بیٹھے بیٹھے میرے سر پر تیل کی مالش کر سکو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"کچھ نہیں۔ ٹرومین نے تمہیں بتا دیا ہو گا کہ میں تم سے کس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے کہا ہے کہ تم ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کے بارے میں مجھ سے تفصیلی بات کرنا چاہتے ہو"...... ایلن نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیل مجھے ٹرومین نے بتا دی ہے۔ میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم نے اپنے آدمیوں کے ذریعے پاکیشیا میں ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی نسرین حسن کو کیسے ٹریس کیا تھا۔ میری معلومات کے مطابق ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی ایک خفیہ مقام پر اور سخت سیکورٹی کے حصار میں موجود تھے۔ تمہارے آدمی وہاں کیسے پہنچے اور پھر وہ انہیں سیکورٹی حصار میں موجودگی کے باوجود کیسے نکال کر لے گئے۔ میں پوری تفصیل جاننا چاہتا ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"میرے آدمیوں کو ان دونوں کی رہائش گاہ کا پتہ اتفاق سے معلوم ہوا تھا"...... دوسری طرف سے ایلن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اس اتفاق کی پوری تفصیل جاننا چاہتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میرے دو ساتھی جن کے نام مارسن اور جیمز ہیں انہوں نے ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی نسرین حسن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے مقامی اور غیر ملکی معلومات فراہم کرنے والی ایجنسیوں سے رابطہ کیا تھا۔ غیر ملکی معلومات فراہم کرنے والی ایجنسیوں سے تو انہیں کچھ معلوم نہیں ہوا تھا لیکن پاکیشیا میں ایک کلب ہے جس کا نام رین بو کلب ہے۔ وہ دونوں اس کلب میں

بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ ان کے قریب دوسری میز پر ایک اور آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ میرے آدمی ڈچ میں بات کر رہے تھے۔ اس کلب میں موجود چونکہ تمام افراد مقامی تھے اس لئے میرے آدمیوں کو یقین تھا کہ وہاں ڈچ زبان جاننے والا کوئی نہیں ہے اس لئے وہ کھل کر باتیں کر رہے تھے۔ ان کی باتوں کے دوران جو آدمی ان کی میز کے قریب بیٹھا ہوا تھا وہ اچانک اٹھ کر ان کے قریب آ گیا اور اس نے ان سے ڈچ میں کہا کہ وہ اس سلسلے میں ان کی مدد کر سکتا ہے تو میرے ساتھی چونک پڑے۔ انہیں اس بات کی پریشانی لاحق ہوگئی تھی کہ ان کے پاس جو آدمی آیا تھا شکل وصورت سے وہ ان پڑھ اور عام سا مقامی آدمی لگتا تھا ڈچ کیسے جانتا تھا۔ اس کے ڈچ جاننے کا مطلب واضح تھا کہ اس نے ان کی ساری باتیں سن لی ہیں جو ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو تلاش کرنے اور انہیں اغوا کر کے لے جانے کے متعلق ہی تھیں۔ میرے ساتھیوں نے اسے اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ وہ آدمی بلا نوش معلوم ہوتا تھا۔ میرے ساتھیوں نے اس کے لئے شراب کی دو بوتلیں منگوا لیں۔ وہ آدمی چند منٹوں میں دونوں بوتلیں خالی کر لیا۔ اس نے میرے ساتھیوں سے کہا کہ اگر وہ اسے ایک لاکھ ڈالر دیں تو وہ نہ صرف انہیں ڈاکٹر عبدالحسن کی رہائش گاہ تک پہنچا سکتا ہے بلکہ ان دونوں کو اغوا کرانے میں بھی ان کی مدد کر سکتا ہے۔ وہ چونکہ ڈچ جانتا تھا اور ان کی ساری باتیں سن چکا تھا اس لئے میرے آدمیوں کے پاس،

اس پر اعتماد کرنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ میرے آدمی اسے لے کر اپنی رہائش گاہ پر آ گئے۔ تب اس آدمی نے انہیں بتایا کہ وہ اسی خفیہ رہائش گاہ میں کام کرتا ہے جہاں پر ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی نسرین حسن کو رکھا گیا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ رہائش گاہ کا سیکورٹی گارڈ تھا جس کی ڈیوٹی رہائش گاہ کے اندر تھی۔ اسے وہاں رکھا تو سیکورٹی گارڈ کے تحت گیا تھا لیکن ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی اس سے عام نوکروں جیسا کام لیتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ہر وقت اسے ڈانٹتی ڈپٹتی رہتی تھی۔ اس کے کہنے کے مطابق نجانے نسرین حسن کو اس پر کس بات کا غصہ تھا کہ وہ اس سے انتہائی نفرت انگیز انداز میں بات کرتی تھی اور اسے بے عزت کرنے کا کوئی موقع نہ جانے دیتی تھی۔ جس سے وہ سخت نالاں تھا''۔ دوسری طرف سے ایلن نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ۔ اس سیکورٹی گارڈ کا نام کیا ہے''...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''اس سیکورٹی گارڈ کا نام جواد نذیر تھا''...... ایلن نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

''تھا سے مطلب اب وہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کام پورا ہونے کے بعد جیمز نے اسے گولی مار دی تھی کیونکہ اس کی ڈیمانڈ روز بروز بڑھتی جا رہی تھی۔ ایک لاکھ سے بات شروع ہوئی تھی اور دس لاکھ ڈالر تک جا پہنچی تھی اور اس نے

مہنگی ترین شراب پینے کے ساتھ ساتھ میرے ساتھیوں کو بھی بری طرح سے زچ کرنا شروع کر دیا تھا۔ میرے آدمیوں نے اسے کام کی وجہ سے برداشت کیا تھا اور جب کام پورا ہو گیا تو انہوں نے اسے گولی مار دی تھی''...... ایلن نے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوکے۔ آگے کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''میرے آدمیوں نے جواد نذیر سے دوستی کر لی اور اس کی ہر ضروریات پوری کرنے لگے۔ جواد نذیر نے میرے آدمیوں کو بتایا کہ ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو دارالحکومت سے دور ایک ویران علاقے میں رکھا گیا ہے جہاں سیکورٹی کا سخت حصار ہے۔ عمارت کے اندر اور باہر ہر طرف پہرہ ہے اور یہ پہرہ اس قدر سخت ہے کہ سیکورٹی کی نظروں میں آئے بغیر اس عمارت میں ایک پرندہ بھی نہیں گھس سکتا ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ عمارت باہر سے بظاہر ویران کھنڈر دکھائی دیتی ہے لیکن اندر سے اسے انتہائی شاندار اور جدید طرز پر بنایا گیا ہے۔ عمارت کے تہہ خانے میں ایک عظیم الشان لیبارٹری بھی موجود ہے جہاں ڈاکٹر عبدالحسن باقاعدہ کام کرتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی اس عمارت کے اندر ہی رہتے ہیں۔ اگر انہیں عمارت کے باہر آنا ہو تو وہ باقاعدہ میک اپ کر کے عمارت کے مین راستے سے نکلنے کی بجائے ایک خفیہ سرنگ کے راستے باہر آتے تھے۔ وہاں سے وہ شہر میں آ کر وہ اپنا نجی کام

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-



کرتے تھے اور پھر اسی خفیہ راستے سے واپس لوٹ جاتے تھے اور کسی کے کانوں کان خبر نہ ہوتی تھی۔ اس خفیہ راستے کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ وہاں سے کافی دور ایک پہاڑی علاقے میں موجود ہے جو ایک عام سے مکان کے اندر تہہ خانے میں بنایا گیا ہے بظاہر اس مکان میں ایک چھوٹا سا غریب خاندان رہتا ہے۔ جواد نذیر نے میرے آدمیوں کو وہ مکان بھی دکھایا اور پھر ایک رات میرے آدمی جواد نذید کے ہمراہ اس مکان میں پہنچ گئے۔ اندر داخل ہونے سے پہلے انہوں نے خاندان کے تمام افراد کو گیس کیپسول سے بے ہوش کیا اور پھر اس خفیہ سرنگ میں داخل ہو گئے جسے اوپن اور کلوز کرنے کے بارے میں جواد نذیر جانتا تھا کیونکہ وہ بھی کئی بار ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کے ہمراہ اس راستے سے آ جا چکا تھا۔ اس راستے سے وہ سرنگ میں پہنچے اور پھر سرنگ میں داخل ہونے کے بعد وہ ڈاکٹر عبدالحسن کی خفیہ رہائش گاہ تک پہنچ گئے۔ سرنگ چونکہ خفیہ تھی اس لئے وہاں حفاظت کا کوئی انتظام نہ کیا گیا تھا۔ بہرحال میرے آدمیوں نے وہاں پہنچ کر گیس بم کے ذریعے تمام افراد کو بے ہوش کیا اور پھر وہ عمارت میں گھس گئے اور وہاں سے ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو جو بے ہوش ہو چکے تھے اسی راستے سے باہر نکال لائے۔ ان کی اس کارروائی کے بارے میں باہر موجود سیکورٹی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی تھی اس لئے یہ سارا کام بغیر کسی رکاوٹ کے ہو گیا اور پھر میرے آدمیوں نے جواد نذیر

کو گولی مار کر ہلاک کر کے اسی خفیہ سرنگ میں پھینکا اور ان دونوں کو لے کر وہاں سے نکل گئے۔ اس کے بعد ان کے لئے بھلا ان دونوں کو ملک سے باہر لانا کیا مشکل ہو سکتا تھا۔ انہوں نے دونوں کو طویل مدت کی بے ہوشی کے انجکشن لگائے اور انہیں تابوتوں میں بند کر دیا۔ تابوتوں میں ان کے چہروں پر ماسک لگا دیئے گئے تھے اور اندر آکسیجن سلنڈر بھی رکھ دیئے گئے تھے تاکہ وہ ہلاک نہ ہو جائیں"...... ایلین نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جب ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی گریٹ لینڈ پہنچ گئے تو تم نے انہیں کہاں رکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں میرے بے شمار خفیہ ٹھکانے ہیں ان میں سے ایک ٹھکانے پر رکھا تھا میں نے"...... ایلین نے کہا۔

"کیا اس وقت وہ دونوں ہوش میں تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ سائرل نے کہا تھا کہ جب تک وہ اس تک نہیں پہنچ جاتے اس وقت تک ہم انہیں لیکوئڈ غذائیں دیں اور انہیں مسلسل بے ہوش رکھیں اور ہم ایسا ہی کر رہے تھے۔ اس دوران انہیں ایک بار بھی ہوش نہ آیا تھا"...... ایلین نے کہا۔

"تو پھر شپ میں لڑکی کو کیسے ہوش آ گیا اور وہ فرار کیسے ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

"ایسا میرے آدمیوں کی غیر ذمہ داری کی وجہ سے ہوا تھا چونکہ ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو ہر صورت زندہ رکھنے کا کہا گیا تھا

اس لئے ہم انہیں ہر پانچ گھنٹوں بعد بے ہوشی کا ہلکا ڈوز دیتے تھے تاکہ ان کے جسمانی اور خاص طور پر ذہنی نظام کو کوئی نقصان نہ ہو لیکن میرے آدمیوں نے شپ میں لاپرواہی برتی اور آٹھ گھنٹوں تک انہیں بے ہوشی کے انجکشن نہ لگائے۔ اس دوران ظاہر ہے ان کا ہوش میں آ جانا قدرتی امر تھا اور پھر میرے آدمیوں نے دوسری بڑی غلطی یہ کی کہ انہیں بے ہوش سمجھ کر ان کی حفاظت اور نگرانی نہ کی تھی۔ انہیں کیبنوں میں بغیر ہاتھ پاؤں باندھے ڈال دیا گیا تھا اور کیبنوں کے دروازے بھی بند نہ کئے گئے تھے۔ اس لئے جیسے ہی لڑکی کو ہوش آیا اس کے لئے سارے راستے کلیئر تھے وہ اٹھی۔ حالات کا جائزہ لیا اور پھر وہ سمندر میں کود گئی''...... ایلین نے جواب دیا۔

''اگر ان کے لئے جہاز سے نکلنا اتنا ہی آسان تھا تو پھر وہ اکیلی وہاں سے کیوں نکلی تھی۔ اپنے باپ کو ساتھ کیوں نہیں لے گئی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں جب سے پاکیشیا سے لایا گیا تھا ایک بار بھی ہوش میں نہ آنے دیا گیا تھا اور پھر شپ میں انہیں الگ الگ کیبنوں میں رکھا گیا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ اسے اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ وہ جس شپ میں موجود ہے اس شپ میں اس کا باپ بھی موجود ہے''۔ ایلین نے کہا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ یہی سمجھ رہی ہو کہ صرف اسے ہی اغوا کیا گیا ہے۔ اس لئے اس نے فرار ہونے میں دیر نہ لگائی اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کی کہ اس وقت شپ سمندر کے انتہائی طوفانی راستے سے گزر رہا ہے اس نے بلا سوچے سمجھے چھلانگ لگا دی''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہوا تھا''...... ایلین نے کہا۔

''لڑکی کے فرار ہونے کا جب سائرل کو علم ہوا تو کیا اس نے تم سے رابطہ کیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ جب میرے آدمیوں نے ڈاکٹر عبدالحسن کو کوشوالا کے خفیہ مقام پر پہنچایا اور سائرل کے آدمی اسے وہاں سے لے گئے تب سائرل نے مجھ سے فون پر رابطہ کیا تھا اور لڑکی کے بارے میں سخت باز پرس کی تھی اور اسے پھر سے ڈھونڈنے اور اس تک پہنچانے کا حکم دیا تھا''...... ایلین نے کہا۔

''کیا واقعی یہ سچ ہے کہ دوسری تنظیموں کے ساتھ ساتھ تم بھی نہیں جانتے کہ سائرل کون ہے اور کس ملک کے لئے کام کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ سائرل ایک آواز ہے جسے ہر کوئی سنتا ضرور ہے لیکن فون پر یا پھر ٹرانسمیٹر پر۔ نجانے سائرل ہم جیسے افراد کے فون نمبر اور ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کہاں سے حاصل کر لیتا ہے۔ اس کا حکم نہ ماننے کا مطلب تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں ہے اس لئے وہ

جسے بھی کال کرتا ہے اسے اس کا کام ہر صورت میں کرنا پڑتا ہے“...... ایلن نے جواب دیا۔

”تو کیا سائرل اس بات پر غصہ نہیں کرتا کہ تم نے اس کے لئے جو کام کیا ہے وہ راز رکھو“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ اس نے ایسا کبھی کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو میں ٹرومین کو کچھ نہ بتاتا اور نہ ہی تمہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کرتا“...... ایلن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ اس سیکورٹی گارڈ جس کا نام تم نے جواد نذیر بتایا ہے اس نے تمہارے آدمیوں کا صرف رقم حاصل کرنے کے لئے ہی ساتھ دیا تھا یا اس کا کوئی اور بھی مقصد تھا“...... عمران نے کہا۔

”میں نے بتایا ہے نا کہ ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن اس کی بات بات پر بے عزتی کرتی تھی اور اس سے اپنے جوتے تک بھی صاف کراتی تھی جس کا اسے بے حد غصہ تھا اور پھر ایک روز نسرین حسن نے اسے لیٹ آنے کی سزا دیتے ہوئے نوکری سے نکال دیا۔ جواد نذیر اس کے سامنے بہت رویا گڑگڑایا اور اسے نوکری سے نہ نکالنے کا کہا لیکن نسرین حسن بے حد غصے میں تھی اس نے اسے زبردستی وہاں سے نکلوا دیا۔ جواد نذیر اکیلا رہتا تھا اور غریب آدمی تھا جس کا گزارہ اسی تنخواہ سے ہوتا تھا۔ نوکری سے نکلنے کے بعد اس نے جگہ جگہ نوکری تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن

اسے نوکری نہ ملی۔ پھر کچھ عرصہ بعد اسے اسی کلب میں نوکری ملی جہاں اسے میرے آدمی ملے تھے۔ وہ کلب سے جو تنخواہ لیتا اسے شراب نوشی میں اُڑا دیتا تھا“...... ایلن نے جواب دیا۔

”حیرت ہے۔ اس قدر پڑھا لکھا آدمی جسے ڈچ زبان پر بھی عبور حاصل تھا ایک سیکورٹی گارڈ کی نوکری کیوں کر رہا تھا اور پھر اسے دوبارہ کوئی اچھی نوکری کیوں نہیں ملی“...... عمران نے کہا۔

”اس بات کا جواب میرے پاس نہیں ہے“...... ایلن نے کہا۔

”اوکے تم نے تعاون کیا اس کے لئے شکریہ۔ اگر ضرورت پڑی تو میں تم سے پھر رابطہ کروں گا اور تم بے فکر رہو۔ اس معاملے میں تمہارا نام نہیں آئے گا“...... عمران نے کہا۔

”ارے ارے۔ ٹرومین نے تو کہا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ بڑے دل کا آدمی ہے۔ اگر میں اسے معلومات فراہم کر دوں گا تو وہ مجھے ان معلومات کا بھرپور معاوضہ ادا کرے گا اور تم صرف شکریہ پر ٹرخا رہے ہو“...... دوسری طرف سے ایلن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اب سمجھا۔ تم نے یہ سب کچھ ٹرومین کے کہنے پر نہیں بلکہ معاوضہ کے لئے کیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور نہیں تو کیا۔ ورنہ اپنے آدمیوں اور اپنی خفیہ تنظیم کے بارے میں بلاوجہ کوئی ایسی تفصیل بتاتا ہے“...... ایلن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اپنا اکاؤنٹ نمبر بتاؤ۔ میں ابھی تمہارے اکاؤنٹ

میں دس ہزار ڈالر ٹرانسفر کر دیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''نام کا پرنس اور صرف دس ہزار ڈالر۔ نانسنس''...... ایلن نے منہ بنا کر کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''اوکے۔ ایک لاکھ ڈالر کافی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم واقعی پرنس ہو۔ بڑے دل والے۔ ٹرومین نے غلط نہیں کہا تھا۔ تھینک یو پرنس۔ رئیلی تھینک یو۔ میں ابھی تمہیں اپنا اکاؤنٹ نمبر بتاتا ہوں''...... دوسری طرف سے ایلن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے ایک لاکھ ڈالر کا سن کر اس کی باچھیں پھیل گئی ہوں۔ عمران اور بلیک زیرو مسکرا رہے تھے۔ ایلن نے عمران کو اپنا اکاؤنٹ نمبر بتایا اور عمران نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''تو معاملہ اتنا بھی سیدھا نہیں ہے جتنا ہم سمجھ رہے تھے''۔ عمران نے رسیور رکھ کر طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ اور حیرت تو یہ ہے کہ اتنا سب کچھ ہو گیا اس کے باوجود ابھی تک خاموشی چھائی ہوئی ہے اور سرداور کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ جس ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو ساری دنیا سے خفیہ رکھا جا رہا تھا اب وہ وہاں موجود نہیں ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس بات کا جواب تو وہ خود دیں گے جب میں ان سے ملنے ان کی رہائش گاہ جاؤں گا''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔ اسی

لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''صفدر بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں فون کیا ہے''...... عمران نے سرد آواز میں کہا۔

''چیف۔ میری ابھی ابھی ڈاکٹر صدیقی سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اس لڑکی کو ہوش آ گیا ہے جسے مس جولیا کے ساتھ گولیاں ماری گئی تھیں''...... صفدر نے جواب دیا تو اس کی بات سن کر عمران اچھل پڑا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی عمران کو وہاں بھیجتا ہوں''۔ عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اب پتہ چلے گا اس ساری کہانی کے پیچھے آخر ہے کیا''۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت والی ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ادھیڑ عمر آدمی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ٹرانکو کی کال ہے''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... چیف نے کہا۔

''ٹرانکو بول رہا ہوں چیف''...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... چیف نے اسی طرح سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن زندہ بچ گئی ہے اور وہ اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہے''...... دوسری طرف سے ٹرانکو نے کہا تو چیف بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ۔ کیسے معلوم ہوا یہ''...... چیف نے کہا۔

''سائرل نے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو پاکیشیا میں ٹریس کرنے اور اسے ہلاک کرنے کا ٹاسک گریٹ لینڈ کی ایک تنظیم بلیو سرکل کو دیا تھا۔ بلیو سرکل کے چیف ایلس نے یہ کام پاکیشیا میں موجود اپنے ایک دوست کو سونپ دیا جس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے۔ سائرل کے حکم پر میں مسلسل ایلس کی سائنسی آلات کے ذریعے نگرانی کر رہا تھا اور اسے لڑکی کے متعلق ملنے والی ایک ایک رپورٹ سن رہا تھا۔ اس کے علاوہ سائرل کے حکم پر میں سوگان کے باس ایلن پر بھی نظر رکھ رہا تھا۔ ان کی ہر کال کی ریکارڈنگ میرے پاس محفوظ ہے۔ ان کالوں کو میں مختلف اوقات میں سنتا تھا۔ اس کے علاوہ میں نے ایلن اور ایلس کے آفسز میں خفیہ آلات بھی لگا دیئے تھے تاکہ ان سے ملنے جلنے والوں پر بھی نظر رکھ سکوں۔ چونکہ یہ ایک طویل کام تھا اس لئے میں مستقل بنیاد پر ان پر نظر نہ رکھ سکتا تھا اس لئے میں نے یہ سارا کام سائنسی آلات کے ذریعے ریکارڈنگ پر لگا دیا تھا۔ پھر وقت ملتے ہی میں ان ریکارڈنگ کو چیک کرتا اور غیر ضروری باتیں کاٹ دیتا تھا۔ آج جب میں نے ساری ریکارڈنگ چیک کیں تو مجھے پتہ چلا کہ پاکیشیا میں ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو ایلس کے دوست کے آدمی ماسٹر شوگی نے ایک مال پلازہ کے سامنے گولیاں مار دی ہیں۔ اس نے چونکہ وہاں اندھا دھند فائرنگ کی تھی اس لئے وہاں ایک اور لڑکی بھی اس کی گولیوں کی زد میں آ گئی

تھی۔ جسے ایک گولی لگی تھی۔ دونوں زخمی لڑکیوں کو ایک آدمی اٹھا کر فوراً ہسپتال لے گیا"...... ٹرانکو نے کہا اور پھر وہ اس حوالے سے ساری تفصیل چیف کو بتاتا چلا گیا۔ اس نے بتایا کہ ریکارڈنگ سے اسے اس بات کا بھی علم ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا فری لانسر علی عمران بھی سائرل میں دلچسپی لے رہا ہے اور اس نے مختلف لوگوں کو کال کر کے سائرل کے بارے تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کوشش میں بلیک تھنڈر کا سابقہ ایجنٹ ٹرومین بھی اس کا ساتھ دے رہا تھا اور ان دونوں نے ایلس اور ایلن سے رابطے کئے تھے اور چونکہ سائرل نے ان دونوں پر راز اوپن کرنے پر کوئی پابندی نہ لگائی تھی اس لئے ان دونوں نے ٹرومین اور عمران کو ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے اور عمران نے ایلن سے خود بات کی تھی اور عمران نے اس سے وہ ساری تفصیل پوچھی تھی کہ اس نے پاکیشیا میں ڈاکٹر عبدالحسن کو کیسے ٹریس کیا اور اسے خفیہ مقام سے کیسے اغوا کیا۔ ایلن نے اسے یہ بھی بتا دیا ہے کہ سائرل کے حکم پر اس نے ڈاکٹر عبدالحسن کو کہاں پہنچایا تھا۔ یہ ساری تفصیل چیف خاموشی سے سنتا رہا۔

"سائرل نے اگر ان پر خاموش رہنے کی پابندی نہیں لگائی تھی تو ان دونوں احمقوں کو خود ہی خاموش رہنا چاہئے تھا۔ کیا وہ بھول گئے تھے کہ سائرل ان کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتا ہے اور کسی بھی وقت ان پر موت بن کر ٹوٹ سکتا ہے"...... چیف نے غصیلے لہجے

میں کہا۔

"یس چیف۔ یہ ان کی حماقت ہے کہ انہوں نے بغیر کسی وجہ اور بغیر کسی کے دباؤ میں آئے اپنی زبانیں کھول دی ہیں"...... ٹرانکو نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ تو بہت غلط ہوا ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سائرل کا نام معلوم ہو گیا ہے اور انہیں اس بات کا بھی پتہ چل گیا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کے اغوا میں سائرل کا ہاتھ ہے"...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ جب یہ ساری صورتحال مجھ پر واضح ہوئی تو میں نے پاکیشیا میں موجود ایک اور تنظیم سے رابطہ کیا اور اسے یہ معلوم کرنے کے لئے اس ہسپتال میں بھیجا جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف اور ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو زخمی حالت میں لے جایا گیا تھا۔ وہ سپیشل ہسپتال ہے جہاں غیر متعلق آدمیوں کو جانے کی اجازت نہیں ہے لیکن اس آدمی نے اس ہسپتال کا پتہ چلا کر ہسپتال کے ایک وارڈ بوائے کو بھاری رقم دے کر اس کے ذریعے ہسپتال کے اندر کی معلومات حاصل کیں۔ اسی نے بتایا ہے کہ دونوں زخمی لڑکیوں کا آپریشن کیا گیا تھا اور ان کی جانیں بچا لی تھیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کو تو جلد ہوش آ گیا تھا لیکن ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو ہوش نہ آیا تھا۔ پھر اسے ہوش آیا تو وہ کوما میں چلی گئی اور آخری اطلاع آنے تک وہ کوما میں ہی ہے"...... ٹرانکو

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لڑکی کا زندہ رہنا سائرل کے مفاد کے لئے نقصان دہ ہے ٹرانکو۔ ڈاکٹر عبدالحسن کے ذہن میں جو فارمولا ہے وہی فارمولا اس کی بیٹی کے دماغ میں بھی محفوظ ہے۔ ڈاکٹر عبدالحسن تو ہمارے قبضے میں ہے۔ ہم اس سے فارمولا حاصل کر لیں گے لیکن اگر اس لڑکی کو ہوش آ گیا تو وہ وہی فارمولا پاکیشیا کے حوالے بھی کر سکتی ہے۔ اگر اس فارمولے پر پاکیشیا نے بھی کام کرنا شروع کر دیا تو ہمارے ہاتھ آنے والے فارمولے کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے گی۔ ہم اس فارمولے کو سپر پاور ملکوں کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان ممالک کو علم ہوا کہ اسی فارمولے پر پاکیشیا بھی کام کر رہا ہے تو اس فارمولے کی کوئی وقعت نہیں رہے گی"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ میں جانتا ہوں لیکن چیف وہ لڑکی پچھلے کئی روز سے چھپی ہوئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے فارمولا تحریر کر کے پاکیشیا میں کسی کے حوالے کر دیا ہو۔ کیونکہ مجھے جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں اس کے تحت لڑکی ہمیشہ میک اپ میں رہتی تھی لیکن اس روز وہ جب شاپنگ کرنے گئی تو وہ میک اپ میں نہیں تھی۔ اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا پھر وہ اس طرح بغیر میک اپ کے باہر کیسے آ گئی۔ اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اس نے فارمولا اعلیٰ حکام کے سپرد کر دیا ہے اس لئے بے فکر ہو گئی ہے کہ اب اس کے خلاف کوئی کچھ نہیں کر سکتا"...... ٹرانکو نے کہا۔

"ہاں یہ خطرہ بہرحال موجود ہے کہ لڑکی نے فارمولا تحریر کر کے اعلیٰ حکام کے حوالے نہ کر دیا ہو۔ اب اس لڑکی کا ملنا سائرل کے لئے اور بھی ضروری ہو گیا ہے وہ بھی زندہ تاکہ اس سے معلوم کیا جا سکے کہ اس نے فارمولا تحریر کر کے کسی کے حوالے کیا ہے یا نہیں۔ اب جب تک ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو جاتا ہم اس فارمولے کو فروخت کرنے کی کسی ملک سے بات تک نہیں کر سکتے جبکہ اس فارمولے کے بدلے سائرل کو اربوں ڈالر کی کمائی ہو سکتی ہے"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... ٹرانکو نے کہا۔

"تم فوری طور پر اپنے اس آدمی سے رابطہ کرو اور اسے بھاری معاوضے کی آفر کرو اور اس کی مدد سے اس لڑکی کو وہاں سے نکال کر جلد سے جلد اس جگہ پہنچاؤ جہاں ڈاکٹر عبدالحسن کو رکھا گیا ہے۔ کیا تم ایسے انتظامات کر سکتے ہو"...... چیف نے کہا۔

"اس آدمی سے چھوٹے موٹے کام لئے جا سکتے ہیں باس۔ اغوا اور وہ بھی سپیشل ہسپتال سے یہ اس کے لئے ناممکن ہو گا۔ ایسے کاموں کے لئے ایلس ہی بہترین آدمی ہے لیکن اب اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس سے ٹرومین اور عمران ڈائریکٹ ٹچ ہو چکے ہیں۔ اگر سائرل نے اس سے کام لیا تو اس بات کا بھی انہیں پتہ چل جائے گا"...... ٹرانکو نے کہا۔

"کچھ بھی کرو۔ کسی اور تنظیم سے رابطہ کرو اور اسے زیادہ سے

زیادہ معاوضے کی آفر کرو اور اس لڑکی کو ہسپتال سے ہر صورت نکلواؤ۔ اب یہ ذمہ داری تمہاری ہے“...... چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

”اگر آپ اجازت دیں تو میں سپر فورس کو پاکیشیا روانہ کر دوں۔ اب یہی ایک صورت ہے کہ سپر فورس وہاں کام کرے اور جیسے بھی ممکن ہو اس ہسپتال پر ریڈ کر کے وہ اس لڑکی کو وہاں سے زندہ نکال کر لے آئے“...... ٹرانکو نے کہا۔

”پہلے تم اپنے طور پر کسی تنظیم سے بات کرو۔ اگر یہ کام کسی اور تنظیم کے ذریعے ہو سکتا ہے تو پھر سپر فورس کو حرکت میں نہ لاؤ لیکن اگر یہ کسی اور کے بس کا کام نہیں ہے تو پھر سپر فورس کو تم خود لے کر پاکیشیا پہنچ جاؤ اور جیسے بھی ممکن ہو اس لڑکی کو اغوا کر کے جلد سے جلد سائرل ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ سمجھ گئے تم“...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ میں ایسا ہی کروں گا“...... ٹرانکو نے کہا۔

”میں بگ چیف سے بات کرتا ہوں اور تمہیں سپر فورس کا باس بنوا دیتا ہوں تاکہ سپر فورس مکمل طور پر تمہارے احکامات پر عمل کر سکے“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ ایسا ہو جائے تو پھر اس کام میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ میں اسکوارڈ کے ساتھ جا کر خود ہی اس ہسپتال پر حملہ کر دوں گا اور وہاں سے اس لڑکی کو نکال کر لے آؤں گا“......

دوسری طرف سے ٹرانکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے سپر فورس کا باس بننے کا سن کر اسے دلی مسرت ہوئی ہو اور یہ اس کی دیرینہ خواہش بھی رہی ہو۔

”اوکے۔ اگر بگ چیف نے بات مان لی تو وہ تم سے ڈائریکٹ رابطہ کر لیں گے“...... چیف نے کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ایک بٹن پریس کیا اور پھر ٹرانسمیٹر منہ کے قریب لا کر دوسری طرف مسلسل کال دینا شروع ہو گیا۔

”ہیلو ہیلو۔ ایس ایس کالنگ فرام ڈی پوائنٹ۔ ہیلو۔ اوور“۔ اس نے دوسری طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔ جس کا مطلب تھا کہ اس کا رابطہ ہیڈ کوارٹر کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے ہو گیا تھا۔

”ایس ایس بول رہا ہوں ڈی پوائنٹ سے۔ اوور“...... چیف نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

”کوڈ۔ اوور“...... دوسری طرف سے مشینی آواز نے پوچھا۔

"ٹی ون ٹی ہنڈرڈ۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"ڈبل کوڈ بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹی ون ڈبل ہنڈرڈ نائن ون۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"اپنا اصل نام بتاؤ۔ اوور"...... مشینی آواز نے کہا۔

"میگراتھ۔ اوور"...... چیف نے جواب دیا۔

"سائرل میں تمہارا عہدہ کیا ہے۔ کوڈ نمبر کے ساتھ بتاؤ۔ اوور"...... مشینی آواز نے کہا۔

"میں گریٹ لینڈ کے سپیشل ڈی سیکشن کا چیف ہوں اور کوڈ نمبر ٹی ون ڈبل ہنڈرڈ ہے۔ اوور"...... چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت کوفت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ سائرل کے سربراہ سے بات کرنے کے لئے وہ جب بھی کال کرتا تھا اسے اسی طویل پراسس سے گزرنا پڑتا تھا۔ مشینی کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت اس کی آواز کی چیکنگ کے ساتھ تمام کوڈز کی میچنگ کی جاتی تھی اور پھر بگ چیف سائرل سے اس کی بات ہوتی تھی۔

"ہولڈ کرو۔ چیکنگ کی جا رہی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی تو میگراتھ خاموش ہو گیا۔ رسیور میں سے ایسی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جیسے کسی مشین کی بے شمار گراریاں چل رہی ہوں۔

"تمام کوڈز، نام اور تمہاری بتائی ہوئی معلومات اوکے ہیں۔

بگ چیف سے بات کرو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد مشینی آواز سنائی دی اور رسیور میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

"بگ چیف سائرل بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک غراتی ہوئی اور انتہائی سرد آواز سنائی دی۔

"میگراتھ بول رہا ہوں بگ چیف۔ اوور"...... میگراتھ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیوں کال کیا ہے۔ کوئی اہم بات۔ اوور"...... سائرل نے اسی طرح انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ایک اہم بات سے آپ کو آگاہ کرنا تھا۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"بولو۔ اوور"...... سائرل نے کہا اور میگراتھ نے ٹرانکو کی بتائی ہوئی تمام تفصیل لفظ بہ لفظ اسے بتانا شروع کر دی۔

"بیڈ نیوز۔ ریئلی بیڈ نیوز کہ سائرل کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کو علم ہو گیا ہے۔ اب وہ بھوتوں کی طرح سائرل کی تلاش میں لگ جائیں گے اور ان کے بارے میں مشہور ہے کہ جب وہ جس دشمن کی تلاش میں نکلتے ہیں اور اس کی شہ رگ تک نہیں پہنچ جاتے اس وقت تک وہ سکون سے نہیں بیٹھتے۔ اب انہیں نہ صرف سائرل کا علم ہو گیا ہے بلکہ انہیں اس بات کا بھی علم ہو گیا ہے کہ سائرل نے ہی ڈاکٹر عبدالحسن کو اغوا کرایا ہے اور وہ سائرل کے قبضے میں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے سائرل نے

پریشانی کے عالم میں کہا۔

"یس بگ چیف۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"یہ میری کوتاہی ہے کہ میں نے ایلن اور ایلس کو اس معاملے میں خاموش رہنے کا حکم نہ دیا تھا۔ وہ پہلے بھی ہمارے لئے کام کر چکے ہیں لیکن انہوں نے کبھی زبان نہیں کھولی کہ سائرل ان سے کیا کام لے رہا ہے تو پھر اس بار انہوں نے ایسی حماقت کیوں کر دی کہ ہمارا خوف دل سے نکال کر ہر بات عمران اور ٹرومین کے سامنے اگل دی۔ اوور"...... سائرل نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہوسکتا ہے کہ انہیں عمران اور ٹرومین سے جان کا خطرہ لاحق ہوگیا ہو بگ چیف کہ اگر وہ ان تک پہنچ گئے تو وہ ان کے حلق سے ہر بات نکلوا لیں گے اس لئے انہوں نے خود ہی سب کچھ ان کے سامنے اگل دیا۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"جو بھی ہوا ہے غلط ہوا ہے۔ اگر ایسی ہی صورتحال رہی تو ان مجرم تنظیموں کے دلوں سے سائرل کا خوف نکل جائے گا اور یہ ہر کسی کے سامنے ہمارے جرائم کی تفصیل اگل دیں گے۔ تم فوری طور پر سپر فورس کو حرکت میں لاؤ تاکہ وہ ایلس اور ایلن کے ساتھ ساتھ ان کے سارے سیٹ اپ کو بھی ختم کر دیں اور ان تمام افراد کو بھی ہلاک کرا دو جو اس معاملے میں کسی بھی حیثیت سے ملوث تھے۔ اوور"...... سائرل نے کہا۔

"یس بگ چیف۔ یہ سب میں کرا لوں گا لیکن اس لڑکی کا کیا

کرنا ہے جو ابھی تک زندہ ہے۔ اگر وہ زندہ رہی تو وہ کسی بھی وقت فارمولا تحریر کر کے پاکیشیا کے سپرد کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں ہم ڈاکٹر عبدالحسن سے تحریر کرائے ہوئے فارمولے کا کیا کریں گے اس کی تو ساری ویلیو ہی ختم ہو جائے گی۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"اس لڑکی کو وہاں سے زندہ نکلواؤ۔ اب جب تک یہ معلوم نہیں ہو جاتا کہ اس لڑکی نے فارمولا تحریر کر کے پاکیشیا کے حوالے کیا ہے یا نہیں اس وقت تک نہ اسے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ڈاکٹر عبدالحسن کے فارمولے کو فروخت کرنے کے لئے کسی ملک سے رابطہ بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اوور"...... سائرل نے کہا۔

"یس چیف۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ اس لڑکی کو کسی طرح یہاں زندہ لایا جائے۔ جب تک اس بات کی تصدیق نہ ہو جائے کہ اس نے فارمولا تحریر کر کے پاکیشیا کے حوالے کیا ہے یا نہیں ہم واقعی ڈاکٹر عبدالحسن کے فارمولے کو کسی ملک کو فروخت نہیں کر سکیں گے۔ میں نے اس سلسلے میں اپنے نمبر ٹو ٹرانکو سے بات کی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق پاکیشیا میں ہمارا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے جو اس لڑکی کو وہاں سے نکال کر لا سکے اور اس کام کے لئے ہم کسی دوسری تنظیم پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتے ہیں اس لئے میں نے ٹرانکو کو حکم دیا ہے کہ وہ سپر فورس کو پاکیشیا لے جائے اور ہر حال میں ہسپتال سے اس لڑکی کو اغوا کر لائے۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"کیا تمہارے خیال میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وہاں موجودگی میں ٹرانکو اور سپر فورس یہ سب کر سکیں گے۔ اوور"...... سائرل نے کہا۔

"یس بگ چیف۔ ٹرانکو اور سپر فورس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں کہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکیں بلکہ یہ ہمارے لئے بہترین موقع ہے۔ اگر ہم ٹرانکو اور سپر فورس کو پاکیشیا بھیج دیں تو وہ وہاں سے لڑکی کو لانے کے ساتھ ساتھ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی ختم کر سکتے ہیں۔ پوری دنیا میں ایسی کوئی ایجنسی یا ایجنٹ نہیں ہے جو سائرل کے خلاف ایک بھی ثبوت حاصل کر سکے لیکن یہ عمران دنیا کا سب سے خطرناک اور ذہین ترین ایجنٹ ہے۔ اگر یہ واقعی سائرل کے پیچھے پڑ گیا تو پھر ہمارے لئے بے حد مشکلات کھڑی کر سکتا ہے۔ اس لئے اگر آپ میری بات مانیں تو ٹرانکو کو یہ اختیار دے دیں کہ وہ اپنی سربراہی میں سپر فورس کو لے کر پاکیشیا چلا جائے اور لڑکی کو وہاں سے لانے کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کو بھی ہلاک کر دے۔ مجھے یقین ہے کہ ٹرانکو اس لڑکی کو وہاں سے لانے کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں بھی کامیاب رہے گا۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"اگر تمہیں ٹرانکو کی صلاحیتوں پر اتنا ہی یقین ہے تو میری طرف سے اجازت ہے۔ میں ابھی اسے کال کرتا ہوں اور سپر فورس

کا چارج اسے سونپ کر پاکیشیا روانہ ہونے کا کہہ دیتا ہوں۔ اوور"...... سائرل نے کہا تو میگراتھ کے چہرے پر خوشی کے تاثرات نمودار ہو گئے جیسے سائرل نے اس کی بات مان کر اس کی لاج رکھ لی ہو۔

"یس بگ چیف۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"ڈاکٹر عبدالحسن سے تم نے سارا فارمولا تحریر کرا لیا ہے یا ابھی اس کا کوئی حصہ تحریر ہونا باقی ہے۔ اوور"...... سائرل نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"اس سے فارمولا نوٹ کرانے کے لئے ہم نے سپیشل ایس سی ایکس مشین کا استعمال کیا تھا بگ چیف۔ اس مشین کے ذریعے اس کا دماغ کنٹرول میں لیا گیا اور پھر اس کے دماغ سے سارا فارمولا نوٹ کر لیا گیا جسے تحریری شکل میں لا کر ہم نے سائرل کی سپیشل لیبارٹری میں ڈاکٹر جیرالڈ کے پاس بھیج دیا ہے۔ وہ اس فارمولے کی ریڈنگ کر رہے ہیں۔ جب انہیں یقین ہو جائے گا کہ فارمولا مکمل ہے تو اس فارمولے کے پاس فوری طور پر آپ کو بھیج دیا جائے گا۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"کتنے دنوں تک ڈاکٹر جیرالڈ فارمولے کی ریڈنگ مکمل کر لیں گے۔ اوور"...... سائرل نے پوچھا۔

"میری آج ہی ان سے بات ہوئی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ فارمولا انتہائی پیچیدہ ہے۔ اسے مکمل طور پڑھنے میں انہیں ابھی ایک

ہفتہ اور درکار ہوگا۔ اوور''...... میگراتھ نے کہا۔

''اوکے۔ اس کا مطلب ہے ایک ہفتے تک فارمولا مجھے مل جائے گا۔ اوور''...... سائرل نے کہا۔

''یقیناً بگ چیف۔ اوور''...... میگراتھ نے کہا۔

''اوکے میں ٹرانکو سے بات کر کے اسے سپر فورس کے ہمراہ پاکیشیا بھجواتا ہوں تم اپنے سیکشن کے بلیک ماسٹرز کو حرکت میں لے آؤ اور ایلس اور ایلین کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ ان تمام افراد کی ہلاکت یقینی بناؤ جو ڈاکٹر عبدالحسن کے اغوا میں ملوث تھے چاہے ان کا تعلق کسی شپ کے عام سے ملاحوں سے ہی کیوں نہ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ عمران اگر ڈاکٹر عبدالحسن کی بازیابی کے لئے نکلے تو اسے ہم تک پہنچنے کا کوئی ایک سراغ بھی ملے۔ اوور''...... سائرل نے سخت لہجے میں کہا۔

''آپ کے حکم کی فوری تعمیل ہوگی بگ چیف۔ اوور''۔ میگراتھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو سائرل نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اسے دیکھ کر احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ کافی بھاگ دوڑ کر کے آیا ہو۔

''کافی تھکے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں''...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایک کپ چائے پلا دو واقعی مسلسل بھاگ دوڑ کر کر کے تھک گیا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''بھاگ دوڑ۔ لیکن آپ تو اس لڑکی سے ملنے ہسپتال گئے تھے۔ وہاں آپ کو کیسی بھاگ دوڑ کرنی پڑ گئی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لڑکی سے مل کر میں سرداور سے ملنے گیا تھا۔ ان سے ملنے کے بعد مجھے پھر واپس پر ہسپتال آنا پڑا تھا اور اس کے بعد یہاں

پہنچا ہوں‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران واقعی لڑکی کے ہوش میں آنے کا سن کر گیا تھا اور کئی گھنٹوں بعد واپس لوٹا تھا۔ بلیک زیرو اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ عمران نے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگایا اور آنکھیں موند لیں۔

تھوڑی دیر میں بلیک زیرو چائے کے دو کپ بنا لایا اور اس نے ایک کپ لا کر عمران کے سامنے میز پر رکھا اور دوسرا کپ لے کر اپنی کرسی کی جانب بڑھ گیا۔

’’چائے پی لیں عمران صاحب‘‘...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر چائے کا کپ سامنے پڑا دیکھ کر وہ سیدھا ہو گیا اور اس نے کپ اٹھایا اور گرم گرم چائے کے سپ لینے لگا۔

’’کیا بتایا ہے اس لڑکی نے کہ جس کی وجہ سے آپ کو سرداور سے بھی جا کر ملنا پڑا‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’لڑکی نے جو کچھ بتایا ہے وہ ایلن کی بتائی ہوئی باتوں سے مختلف نہیں ہے۔ ایلن نے واقعی اس کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا وہ سب سچ ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ۔ تو کیا فارمولا اب بھی اس کے مائنڈ میموری میں موجود ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’ہاں۔ لیکن ابھی اس کی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ مکمل فارمولا

تحریر کر سکے یا کرا سکے۔ لیکن جیسے ہی اس کی طبیعت بحال ہو گی تو وہ سارا فارمولا تحریر کرا دے گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’فارمولا ہے کیا جس کے لئے یہ سب کھیل کھیلا گیا ہے‘‘۔ بلیک زیرو نے کہا۔

’’یہ جدید ٹیکنالوجی کی حامل بلیو ریز کا فارمولا ہے جسے بلیو سرکل کا نام دیا گیا ہے اور اس کا کوڈ نام بی سی ہے۔ اس بلیو سرکل کو فائر کر کے آسمان پر پھیلایا جا سکتا ہے۔ بی سی کے بیک وقت کئی فوائد ہیں۔ ایک تو یہ راڈار کا کرتا ہے۔ سرکل میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت صرف ان طیاروں کو ہی داخل ہونے کی اجازت ہو گی جن کے ڈیٹا ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ ہوں گے۔ جن طیاروں کے چاہے وہ جنگی ہوں یا مسافر طیارے اس وقت تک اس بلیو سرکل سے نہ گزر سکیں گے جب تک ان کی ڈیٹیل ماسٹر کمپیوٹر میں درج نہ ہو جائیں۔ اگر بلیو سرکل میں بغیر اجازت کوئی طیارہ دس منٹ تک موجود رہتا ہے تو بلیو سرکل کی ہیٹ ریز اس طیارے کو فضا میں ہی بلاسٹ کر دے گی۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا اسلحہ خواہ وہ میزائل ہوں، ایٹم بم یا ہائیڈروجن بم بلیو سرکل میں آتے ہی وہ آٹومیٹک طور پر جام ہو جائیں گے اور اگر بلیو سرکل میں کسی بھی ملک نے میزائل فائر کرنے کی کوشش کی تو وہ بلیو سرکل میں آتے ہی بلیو ریز کے پریشر سے اپنا رخ بدل کر آسمان کی بلندیوں کی طرف چلے جائیں گے اور خلاء میں جا کر تباہ ہوں گے جس سے پاکیشیا پر نہ تو

کوئی تباہی نازل ہو گی اور نہ ہی میزائلوں کے اثرات زمین تک پہنچ سکیں گے۔ یہی نہیں پاکیشیا سے اگر کسی ملک پر میزائل فائر کئے جائیں تو بلیو ریز سرکل کے ذریعے ان کی رفتار انتہائی حد تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ جو میزائل سو کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر طے کرتا ہے اسے بلیو سرکل ریز کی مدد سے ایک ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ٹارگٹ کی طرف بھیجا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ پھر تو یہ واقعی انتہائی جدید اور فول پروف ٹیکنالوجی ہے جس سے پاکیشیا کا دفاعی نظام مکمل طور پر ناقابلِ تسخیر بنایا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ فارمولا قابل عمل بھی ہے اور اسے عملی شکل دینے کے لئے پاکیشیا کے پاس ہر قسم کی سہولت بھی موجود ہے۔ اس فارمولے کے تیار ہوتے ہی واقعی پاکیشیا ناقابل تسخیر بن جائے گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا یہ بی سی فارمولا اب بھی ڈاکٹر عبدالحسن کے پاس موجود ہے جنہیں سائرل نے اغوا کرایا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ وہ اس فارمولے کے خالق ہیں اس لئے مکمل فارمولا ان کے ذہن میں محفوظ ہے۔ اس فارمولے کو ہی حاصل کرنے کے لئے سائرل نے انہیں اغوا کرایا تھا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن سائرل تو ایک مجرم تنظیم ہے اس کا کسی فارمولے سے کیا تعلق''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایسی تنظیمیں عموماً فارمولوں کو چوری کرانے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے نامور سائنس دانوں کو بھی اغوا کراتی ہیں تاکہ انہیں دوسرے ممالک کو دے کر بھاری معاوضہ حاصل کر سکیں۔ بی سی فارمولا دنیا کا انتہائی یونیک اور نئی طرز کا فارمولا ہے جس سے کسی بھی ملک کا دفاع ناقابل تسخیر بنایا جا سکتا ہے۔ اس لئے کون سا ایسا ملک ہو گا جو اس فارمولے کو نہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اس فارمولے کے حصول کے لئے پوری دنیا کے ممالک اپنے سارے خزانے تک لٹا دینے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ سائرل نے بھی اسی لئے ڈاکٹر عبدالحسن کو اغوا کرایا ہے کہ وہ ڈاکٹر عبدالحسن سے فارمولا حاصل کرے اور اسے کسی ملک کو فروخت کر کے بھاری دولت کما سکے اور یہ ایسا فارمولا ہے کہ پوری دنیا میں اس فارمولے کے حصول کے لئے دوڑیں لگ جائیں گی اور ہر ملک کی یہی کوشش ہو گی کہ وہ ہر صورت میں اور بھاری سے بھاری معاوضہ ادا کر کے اس فارمولے کو حاصل کرے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ واقعی یہ خطرناک صورتحال ہے۔ اس فارمولے پر صرف اور صرف پاکیشیا کا ہی حق ہے کیونکہ اسے پاکیشیائی سائنس دان نے ایجاد کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ڈاکٹر عبدالحسن پاکیشیائی نژاد ہیں لیکن وہ عرصہ دراز سے گریٹ

لینڈ میں موجود تھے۔ ان کی اعلیٰ صلاحتیں دیکھتے ہوئے انہیں گریٹ لینڈ نے اہم لیبارٹری کا چارج دیا ہوا تھا جہاں وہ گریٹ لینڈ کے مفادات کے لئے کام کرتے تھے اور انہوں نے گریٹ لینڈ کے لئے بھی انتہائی کارآمد اور مفید ایجادات کی تھیں جن سے گریٹ لینڈ کا دفاع بے حد مضبوط ہو گیا ہے۔ گریٹ لینڈ میں ہی ڈاکٹر عبدالحسن نے شادی کی تھی۔ انہوں نے وہاں شادی بھی پاکیشیائی نژاد عورت سے کی تھی۔ ان کی ایک ہی بیٹی پیدا ہوئی تھی جس کا نام نسرین ہے۔ انہوں نے نسرین کو بے حد لاڈ پیار سے پالا اور اسے اعلیٰ تعلیم دلائی تھی۔ ڈاکٹر عبدالحسن کی بیوی کینسر کے عارضہ میں مبتلا ہو گئی تھی۔ اس کا گریٹ لینڈ کے ایک بڑے ہسپتال میں علاج کیا جا رہا تھا لیکن اسے کوئی افاقہ نہ ہو رہا تھا۔ اس عورت کا تعلق چونکہ پاکیشیا سے تھا اس لئے وہ چاہتی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحسن اسے پاکیشیا لے جائے۔

وہ پاکیشیا میں ہی مرنا چاہتی ہے اور وہیں مدفون ہونا چاہتی ہے۔ ڈاکٹروں نے جب اس کے علاج سے معذوری ظاہر کی تو ڈاکٹر عبدالحسن حکومت کی اجازت سے پاکیشیا منتقل ہو گئے۔ وہ اپنی بیوی اور بیٹی کو ساتھ ہی لائے تھے۔ کچھ ہی عرصہ میں ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ جسے پاکیشیا میں ہی دفن کر دیا گیا۔ بیوی کے مرنے کے بعد ڈاکٹر عبدالحسن کو ایک بار پھر گریٹ لینڈ سے آفر آنا شروع ہو گئی کہ وہ واپس گریٹ لینڈ آئیں اور اپنا کام سنبھال لیں

لیکن ڈاکٹر عبدالحسن نے گریٹ لینڈ واپس نہ جانے اور پاکیشیا میں رہ کر پاکیشیا کے مفاد کے لئے کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ان کے انکار پر گریٹ لینڈ کا نہ صرف ڈاکٹر عبدالحسن بلکہ حکومت پر بھی دباؤ بڑھنا شروع ہو گیا کہ وہ ڈاکٹر عبدالحسن کو ہر صورت میں گریٹ لینڈ بھیج دیں۔

حکومت پر چونکہ مسلسل دباؤ بڑھ رہا تھا اس لئے چند حکومتی نمائندوں نے ڈاکٹر عبدالحسن سے ملاقات کی اور ان سے رائے لی کہ وہ اس سلسلے میں کیا چاہتے ہیں تو ڈاکٹر عبدالحسن نے وزارت داخلہ سمیت وزارت سائنس اور خاص طور پر سرداور سے ملنے کی درخواست کی۔ ان کی درخواست مان لی گئی اور پھر انہیں ایک ساتھ ان تینوں سے ملایا گیا تب ڈاکٹر عبدالحسن نے ان کے سامنے بلیو سرکل کے فارمولے کا آئیڈیا رکھا۔ ان کا فارمولا اس قدر یونیک اور حیرت انگیز خوبیوں کا حامل تھا کہ اس کا آئیڈیا سن کر سرداور تو خوشی سے نہال ہو گئے۔ انہوں نے فوراً وزارت سائنس اور وزارت داخلہ پر زور دیا کہ ڈاکٹر عبدالحسن گریٹ لینڈ نہیں جائیں گے اور وہ پاکیشیا میں رہ کر بلیو سرکل کا فارمولا ایجاد کریں گے۔ ان کی جان کو چونکہ خطرہ ہو سکتا تھا اس لئے ان کی حفاظت کی ساری ذمہ داری وزارت داخلہ نے لے لی اور پھر انہیں ایک الگ جگہ منتقل کر دیا گیا جہاں ان کی خواہش پر ایک نئی اور جدید طرز کی لیبارٹری بھی بنا دی گئی اور ڈاکٹر عبدالحسن نے اس لیبارٹری میں بلیو سرکل فارمولے پر

کام کرنا شروع کر دیا۔ وہاں وہ اکیلے نہیں تھے۔ ان کے ساتھ سر داور کے بھیجے ہوئے چند اہم سائنس دان بطور اسسٹنٹ بھی موجود تھے''...... عمران نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اور ان کی حفاظت کی ذمہ داری کس ایجنسی کو دی گئی تھی''۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ملٹری انٹیلی جنس کو''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا ملٹری انٹیلی جنس کی سیکورٹی اس قدر کمزور تھی کہ ایک عام سا گارڈ مجرموں کو لے کر ان کی خفیہ رہائش گاہ پہنچ گیا اور وہ مجرم ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو آسانی سے وہاں سے نکال کر لے گئے اور اس کے بارے میں کسی کو علم بھی نہیں ہوا''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ملٹری انٹیلی جنس کی سیکورٹی کمزور نہیں تھی۔ ڈاکٹر عبدالحسن کے کہنے پر ہی سیکورٹی کا انتظام صرف عمارت کے باہر تک محدود کیا گیا تھا صرف چند سیکورٹی گارڈز تھے جو عمارت کے اندر موجود تھے اور چونکہ وہ گارڈ جس کا نام جواد ندید تھا رہائش گاہ کے اندر سیکورٹی پر معمور تھا اس لئے وہ تمام خفیہ راستوں کے بارے میں جانتا تھا۔ اس نے مجرموں کے ساتھ مل کر رہائش گاہ کے اندر بے ہوشی کی گیس پھیلائی تھی جس کا علم باہر موجود سیکورٹی گارڈز کو نہ ہو سکا تھا اور جب انہیں پتہ چلا تب تک دونوں مجرم، سیکورٹی گارڈ کے ہمراہ ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو وہاں سے نکال کر لے جا چکے تھے

چونکہ ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو حکومتی ایماء پر چھپا کر رکھا گیا تھا اس لئے ان کے اغوا کی خبر کو بھی چھپا لیا گیا تاکہ گریٹ لینڈ تک یہ خبر نہ پہنچ سکے کہ واقعی ڈاکٹر عبدالحسن اور ان کی بیٹی پاکیشیا میں موجود تھے۔

ڈاکٹر عبدالحسن اور ان کی بیٹی کے بارے میں حکومت نے گریٹ لینڈ کو ایک مراسلہ جاری کیا تھا جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ڈاکٹر عبدالحسن اور ان کی بیٹی پاکیشیا چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ وہ کہاں گئے ہیں اس کے بارے میں پاکیشیائی حکومت کے پاس کوئی مصدقہ معلومات نہیں ہیں۔ گریٹ لینڈ کی چند ایجنسیوں نے بھی پاکیشیا پہنچ کر اس بات کی تحقیق کی تھی کہ آیا واقعی ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی پاکیشیا میں موجود ہے یا نہیں لیکن وزارت خارجہ نے انہیں ڈاج دینے کی مکمل تیاری کر رکھی تھی جس کے تحت ان ایجنسیوں کو بھی ایسے ثبوت مہیا کئے گئے جن سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی راتوں رات میک اپ کر کے اور نئے نام کے جعلی دستاویزات بنا کر کافرستان نکل گئے ہیں اور کافرستان سے نکل کر وہ کہاں گئے ہیں یہ کوئی نہیں جانتا تھا''۔ عمران نے جواب دیا۔

''اگر ایسی بات تھی تو کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تو اس معاملے میں اعتماد میں لیا جا سکتا تھا۔ اگر اس بات کا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہوتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس فوری طور پر کارروائی کرتی

اورکسی بھی طرح ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی کو تابوتوں کے ذریعے ملک سے باہر نہ جانے دیتی''...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ملٹری انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالقادر نے حکومت سے خود کہہ کر ڈاکٹر عبدالحسن کی حفاظت کی ذمہ داری لی تھی۔ اس لئے سر عبدالقادر اس بات کے لئے خود کو گلٹی فیل کر رہے تھے کہ ان کے آدمی کی غداری کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحسن اور ان کی بیٹی کو اغوا کیا گیا ہے اس لئے ایک ایمرجنسی میٹنگ میں جس میں اعلیٰ حکام کے ساتھ پرائم منسٹر بھی موجود تھے سر عبدالقادر نے گزارش کی تھی کہ وہ اس معاملے کو خفیہ رکھیں اور ڈاکٹر عبدالحسن اور ان کی بیٹی کی بازیابی کی ذمہ داری انہیں سونپ دیں۔ چونکہ یہ سارا کام ان کی کوتاہی کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے اب وہ اسے ٹھیک بھی خود کریں گے اور ہر صورت میں ڈاکٹر عبدالحسن اور ان کی بیٹی کو بازیاب کریں گے۔ اس لئے کسی اور ایجنسی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انفارم نہ کیا گیا تھا ورنہ پرائم منسٹر سمیت تمام اعلیٰ حکام یہ کیس ہر صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہی ٹرانسفر کرنا چاہتے تھے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو پھر اب کیا صورت حال ہے۔ سرداور اس معاملے میں کیا کہتے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''انہوں نے کیا کہنا ہے۔ وہ بھی حکومت کی وجہ سے خاموش

تھے لیکن اب جبکہ ہمیں اس بات کا خود ہی علم ہو گیا ہے تو انہوں نے مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپایا ہے اور ساری باتیں کھول کر رکھ دی ہیں وہ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ جیسے بھی ممکن ہو سر عبدالحسن کو ہر صورت میں پاکیشیا واپس لایا جائے۔ اس بات پر انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ سر عبدالحسن کی بیٹی یہاں موجود ہے اور وہ اس سے فارمولا تحریر کرا سکتے ہیں لیکن یہی فارمولا ڈاکٹر عبدالحسن کے مائنڈ میں بھی موجود ہے جو دشمن ملک کے ہاتھ لگ گیا تو وہ بھی اس کا فائدہ اٹھا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اب کیا ارادہ ہے آپ کا۔ ہماری معلومات کے مطابق تو ڈاکٹر عبدالحسن سائرل کے قبضے میں ہے اور سائرل کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ سائرل نے ڈاکٹر عبدالحسن کو کہاں چھپا رکھا ہے اسے تلاش کرنا کیسے ممکن ہو گا''...... بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''دنیا میں کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہوتا۔ ہمت اور محنت کی جائے تو ہر ناممکن کو ممکن کیا جا سکتا ہے۔ سائرل کون ہے کہاں ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا ایک وجود ہے۔ اس کا ایک سیٹ اپ ہے جو پوری دنیا اور خاص طور پر یورپی ممالک میں پھیلا ہوا ہے۔ سائرل کے خلاف جو بھی سر اٹھاتا ہے یا اس کا کام کرنے سے انکار کرتا ہے تو سائرل اس کی سرکوبی کے لئے سپر فورس حرکت میں

لاتی ہے اور اس سپر فورس میں کرمنل انسان ہی ہوتے ہیں جنات نہیں جو اچانک نمودار ہوئے اور ہر طرف تباہی اور بربادی پھیلا کر غائب ہو جائیں۔ ہم اپنا کام اگر ڈائریکٹ سائرل کو تلاش کرنے کی بجائے اس کی سپر فورس کو تلاش کرنے سے شروع کریں گے تو ان کے ذریعے ہم سائرل تک ضرور پہنچ سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی اگر سپر فورس کو تلاش کیا جائے تو ان کے ذریعے سائرل تک پہنچا جا سکتا ہے اور سپر فورس کے بارے میں یہی اطلاعات ہیں کہ ان کی کارروائیاں یورپی ممالک تک محدود ہیں۔ یورپ سے ہٹ کر کسی اور ملک میں سپر فورس کا نام سامنے نہیں آیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اور یہ سپر فورس زیادہ تر کارروائیاں یورپ کے ملک ہولاویا میں کرتی ہے۔ اب تک جتنی بھی مجرم تنظیموں کا خاتمہ اس اسکوارڈ نے کیا ہے ان کا تعلق زیادہ تر ہولاویا سے ہی تھا“۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہولاویا کو یورپ میں انڈر ورلڈ کی دنیا کا سب سے بڑا اور محفوظ ٹھکانہ سمجھا جاتا ہے۔ اس شہر میں کرمنل کے سوا کسی دوسرے کو آنے کی اجازت نہیں ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اگر ہمیں سپر فورس تک پہنچنا ہے تو اس کے لئے ہمیں ہولاویا جانا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”چونکہ سائرل کی کارروائیاں مجرم تنظیموں تک محدود ہیں اس لئے ہوسکتا ہے کہ سائرل بھی اسی ہولاویا میں ہی موجود ہو اور اس نے ایسے سائنسی انتظامات کر رکھے ہوں جس سے اس کے بارے میں یہ تاثر ملتا ہو کہ وہ کسی دوسرے ملک سے اپنے سیکشنوں کو ہدایات دیتا ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس کا علم تو ہولاویا میں ہی جا کر ہو گا“...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ اب کیا سوچ رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہی کہ ہولاویا میں ہم آفیشل طور پر نہیں جا سکتے ہیں۔ اس شہر کو بدمعاشوں اور غنڈوں کا شہر کہا جاتا ہے جہاں شریف آدمی جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس شہر میں اگر کسی پر معمولی سا بھی شک ہو جائے کہ اس کا تعلق پولیس یا کسی سرکاری ایجنسی سے ہے تو اسے فوراً پکڑ کر بھیانک سزائیں دی جاتی ہیں اور اس کی لاش کو چوک پر لٹکا دیا جاتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے شاید اس شہر کو متشدد شہر بھی کہا جاتا ہے جہاں صرف اور صرف وائلنٹ اور کرائم کا راج ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہولاویا جانے کے لئے ہمیں بھی سفاک اور درندہ صفت مجرم بن کر جانا پڑے گا ورنہ شاید ہم وہاں کام نہ کر سکیں“۔ عمران نے کہا۔

"تو آپ اس بار اپنے ساتھ کرمنل گروپ لے جانا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"کرمنل گروپ لے کر نہیں کرمنل گروپ بنا کر"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ایک ہی بات ہے۔ اس کرمنل گروپ میں آپ کسے شامل کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی تو سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میرے خیال میں ہولاویا جیسی کرمنل سٹی میں آپ کو زیادہ افراد ساتھ نہیں لے جانے چاہئیں۔ آپ کے ساتھ جتنے کم افراد ہوں گے اتنا ہی بہتر ہو گا۔ کم افراد کے چھپنے کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں جبکہ زیادہ افراد آسانی سے ٹریس کئے جا سکتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں ایسا ہی کروں گا لیکن وہاں جانے سے پہلے میں اس شہر کے بارے میں پوری معلومات لینا چاہتا ہوں کہ اس شہر کا نظام کیا ہے اور اس شہر کا سیٹ اپ کس کے کنٹرول میں ہے اور وہاں حفاظت کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں جانے کے محفوظ راستے کون کون سے ہو سکتے ہیں"...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ ساری معلومات آپ کو کہاں سے ملیں گی"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"گریٹ لینڈ میں ایک آدمی ہے۔ اس کا نام مائیکل ڈان ہے۔ سنا ہے اس کا بھی تعلق ہولاویا سے ہے۔ اگر وہ ہاتھ آ جائے تو پھر ہمارے لئے ہولاویا جانا ممکن ہو سکتا ہے اور ہم وہاں اپنے قدم بھی جما سکتے ہیں۔ سائرل اور اس کے سپر فورس تک پہنچنے کے لئے ہمیں وہاں پہلے اپنے قدم جمانے ہوں گے اس کے بعد ہی ہم ان کے خلاف کام کر سکتے ہیں اور اس کے لئے ظاہر ہے ہمیں کافی وقت لگ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس دوران اگر سائرل نے ڈاکٹر عبدالحسن سے فارمولا حاصل کر لیا تو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈاکٹر عبدالحسن کئی ماہ سے اس کی تحویل میں ہے۔ ڈاکٹر عبدالحسن سے اب تک فارمولا حاصل کر لیا گیا ہو گا اور وہ فارمولا تحریری شکل میں سائرل کے قبضے میں ہو گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ سائرل نے فارمولا حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر عبدالحسن کو ہلاک کر دیا ہو۔

ہمارا مقصد سائرل سے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب تک سائرل نے اس فارمولے کو اوپن نہیں کیا ہو گا۔ اس کام کے لئے میں نے ٹرومین کو ہدایات دے دی ہیں۔ اس نے اب تک جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق ایسا کوئی فارمولا عالمی منڈی میں نہیں لایا گیا ہے جس کی پوری دنیا میں دھوم ہو اور اس کی بارگیننگ کی جا رہی ہو۔ سائرل اس فارمولے کو اپنے

ملک کو فروخت کرے گا جو اس کی صحیح قیمت دے سکتا ہو اور ٹرومین کے پاس ایسے ذرائع موجود ہیں کہ اگر ایسا کوئی فارمولا کسی ملک کو فروخت کیا گیا تو وہ اس ملک کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکے۔ اگر ہمارے مشن کے دوران ٹرومین کو اس بات کا پتہ چلا کہ فارمولا سائرل نے کسی ملک کو فروخت کر دیا ہے تو ہم فوراً اس ملک کے خلاف کام کرنا شروع کر دیں گے اور پھر ہم وہاں سے جا کر فارمولا حاصل کریں گے چاہے وہ کوئی بھی ملک کیوں نہ ہو“...... عمران نے کہا۔

”اگر سائرل نے فارمولا ایک سے زائد ممالک کو فروخت کیا تو کیا آپ ان تمام ممالک کے خلاف کام کریں گے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اب تک سائرل کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق وہ ایک اصول پسند مجرم ہے جس نے آج تک کسی کو ڈاج نہیں دیا ہے۔ اپنی عزت اور اپنا وقار بحال رکھنے کے لئے سائرل یہ فارمولا کسی ایک ملک کو ہی فروخت کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر اس نے ایک بار بھی کسی ملک کو ڈاج دیا تو پھر کوئی بھی ملک اس پر اعتبار نہیں کرے گا اور اس کا آئندہ کسی بھی ملک سے ڈیل کرنا مشکل ہو جائے گا اور اسے اپنا امیج بنائے رکھنے کے لئے اپنے اصولوں پر کاربند رہنا پڑے گا تب ہی دنیا میں اس کی دھاک قائم رہ سکتی ہے ورنہ نہیں“...... عمران نے کہا۔

”پھر بھی اگر ہم یہ سوچ لیں کہ سائرل ایک سے زائد ممالک کو یہ فارمولا فروخت کر دے تو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تو پھر ہمیں ان تمام ملکوں سے فارمولا حاصل کرنا ہو گا۔ اس فارمولے پر صرف پاکیشیا کا حق ہے اور بس“...... عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

ٹرانکو اپنی دس رکنی ٹیم کے ساتھ پاکیشیا پہنچ چکا تھا۔ اس کے ساتھ آنے والے دس افراد کا تعلق سپر فورس سے تھا۔ یہ سارے غنڈے ہی تھے لیکن ان سب نے ماہر ایجنٹوں کی طرح ٹریننگ لے رکھی تھی اور یہ مارشل آرٹس کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی سچویشن سے نپٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ٹریننگ میں انہیں برق رفتاری سے کام کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کا اسلحہ استعمال کرنا بھی سکھایا گیا تھا۔ سپر فورس کے یہ دس افراد مسلح ہو کر سینکڑوں کی فوج پر بھی بھاری پڑ سکتے تھے اور یہ اس قدر تیزی سے کارروائیاں کرتے تھے کہ پلک جھپکنے میں کسی بھی ایجنسی یا کرمنل تنظیم کو تباہ و برباد کر دیتے تھے اور پھر کارروائی مکمل ہوتے ہی وہ اسی تیزی سے غائب ہو جاتے تھے کہ وہ اپنے پیچھے سوائے دھول کے اور کوئی کلیو نہ چھوڑتے تھے۔

ٹرانکو کو پاکیشیا پہنچے ہوئے آج تیسرا روز تھا۔ پاکیشیا میں سائرل

نے اسے ایک ٹپ دی تھی جو انڈر ورلڈ کے مقامی آدمی ماسٹر گراہم کی تھی۔ یہ ماسٹر گراہم پاکیشیا میں ایک کلب کا مالک تھا اور ہر قسم کے دھندے میں ملوث رہتا تھا۔ سائرل نے اسے خاص طور پر فون کر کے اور ایڈوانس بھاری معاوضہ اس کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر کے ٹرانکو اور اس کے ساتھیوں کی معاونت کا حکم دیا تھا۔

ائیر پورٹ سے ٹرانکو اپنے ساتھیوں کو لے کر ماسٹر گراہم کے پاس پہنچا تھا۔ ماسٹر گراہم نے ان کی رہائش کا مکمل بندوبست کر دیا تھا۔ ٹرانکو نے اپنے ساتھیوں کو اس رہائش گاہ میں منتقل کیا اور خود ایک ہوٹل میں پہنچ گیا۔ وہ سپر فورس کے ساتھ اپنی منگیتر ملیسیا کو بھی ساتھ لایا تھا۔ ٹرانکو اپنی منگیتر ملیسیا کے بغیر ایک پل کے لئے بھی نہیں رہ سکتا ہے۔ ملیسیا اس کی بہترین ساتھی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ذہین اور تیز طرار لڑکی تھی جو تقریباً ہر مشن میں اس کے ساتھ ہوتی تھی۔ اس کے مشن کو مکمل کرنے کے لئے ذہانت آمیز پلاننگ بنانے کے ساتھ ساتھ اسے بہترین مشورے بھی دیتی تھی جن پر عمل کر کے ٹرانکو نے ہمیشہ کامیابیاں ہی حاصل کی تھیں۔ چونکہ وہ ملیسیا کو سپر فورس کے ساتھ نہ رکھنا چاہتا تھا اس لئے اس نے ملیسیا کو علیحدہ پر پاکیشیا پہنچنے کا کہا تھا اور ٹرانکو نے پاکیشیا آ کر فوری طور پر اپنے لئے فور سٹار ہوٹل میں ایک کمرہ بک کرایا اور پھر اس نے ملیسیا کو اسی ہوٹل کے کمرے میں پہنچنے کا کہا تھا۔ ملیسیا اگلے ہی دن وہاں پہنچ گئی تھی اور دونوں ایک ساتھ ہی وہاں رہتے

تھے۔

ٹرانکو کو اپنے اس مخبر سے معلوم ہوا تھا کہ ہسپتال میں موجود ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو ہوش آ گیا تھا چونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں تھی اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسے ہسپتال سے نکال کر کسی نامعلوم ٹھکانے پر منتقل کر دیا تھا۔ اگر نسرین حسن کو ہسپتال سے نہ نکالا گیا ہوتا تو ٹرانکو نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ہسپتال پر حملہ کر کے نسرین حسن کو وہاں سے فوراً نکال لینے کا پروگروم بنا لیا تھا لیکن جس روز اس کا ہسپتال پر حملے کا پروگرام بنا اسی روز اسے اطلاع ملی کہ نسرین حسن کو ہسپتال سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اپنی نگرانی میں نکال کر لے گئے ہیں۔

جو آدمی ہسپتال کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ نسرین حسن کو ہسپتال سے نکال کر لے جانے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران نے انوکھا طریقہ اختیار کیا تھا۔ انہوں نے پورے ہسپتال کو غیر متعلقہ افراد سے خالی کرا لیا تھا اور پھر ہسپتال کی پارکنگ میں ایک رنگ ایک ماڈل اور ایک جیسے نمبر کی پانچ ویگنیں لائی گئیں۔ ان پانچوں ویگنوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہی ڈرائیو کر رہے تھے۔ انہوں نے نسرین حسن کو ہسپتال سے نکالا اور ان میں سے کسی ایک ویگن میں پہنچایا اور پھر پانچوں ویگنوں کو ایک ساتھ ہسپتال سے باہر لایا گیا اور پانچوں ویگنیں الگ الگ راستوں

پر روانہ ہو گئیں جس کی وجہ سے اس آدمی کے لئے یہ پتہ لگانا مشکل ہو گیا تھا کہ نسرین حسن کو کس ویگن میں ڈال کر اور کہاں لے جایا گیا ہے۔ اس نے اپنے طور پر ایک ویگن کا تعاقب بھی کیا تھا لیکن جلد ہی وہ ویگن اسے ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی اس لئے اس آدمی کے ہاتھ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں آیا تھا۔

یہ خبر ٹرانکو پر بجلی بن کر گزری تھی کہ نسرین حسن اب سپیشل ہسپتال میں موجود نہ تھی۔ اس نے اس آدمی اور ماسٹر گراہم بھی حکم دیا تھا کہ وہ ہر صورت میں نسرین حسن کو تلاش کریں لیکن ابھی تک کسی طرف سے اسے حوصلہ افزاء خبر نہیں ملی تھی۔ ٹرانکو اس سلسلے میں خود بھی بھاگ دوڑ کر رہا تھا لیکن سوائے ناکامی کے اسے کچھ حاصل نہ ہو رہا تھا۔ اب بھی وہ تھکا ہارا ہوٹل کے کمرے میں پہنچا تو اس کی منگیتر شدت کے ساتھ اس کی منتظر تھی۔

”کیا ہوا کچھ پتہ چلا“...... ملیسیا نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے ہر جگہ چھان ماری ہے لیکن کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران آخر اس لڑکی کو کہاں لے گئے ہیں“...... ٹرانکو نے تھکے تھکے انداز میں ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ملیسیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہی ٹریس کرا لیتے جو اس لڑکی کو لے گئے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی مل جائے تو ہم اس سے

لڑکی کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں''...... ملیسیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں اب تک اسی کوشش میں لگا ہوا تھا لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شاید اس بات کا خطرہ ہے کہ لڑکی پر دوبارہ حملہ کیا جا سکتا ہے اس لئے وہ ہسپتال میں میک اپ کر کے آتے تھے اور اپنی خفیہ رہائش گاہوں میں بھی مختلف میک اپ بدل بدل کر رہتے ہیں اس لئے ان کے بارے میں بھی کوئی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی ہے''۔ ٹرانکو نے کہا۔

''تو پھر ہم اسے کیسے تلاش کریں گے۔ تم تو بڑے دعوے کے ساتھ یہاں سے اس لڑکی کو تلاش کر کے لے جانے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کرنے کا کہہ کر آئے ہو''...... ملیسیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے کیا معلوم تھا کہ میں جنہیں آسان ٹارگٹ سمجھ رہا تھا وہ میرے لئے اس قدر مشکل ہو گا۔ میں ان کے خلاف اسی صورت میں کارروائی کر سکتا ہوں جب میرے پاس ان کا کوئی اتہ پتہ موجود ہو لیکن بہرحال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے ہر حال میں مشن مکمل کرنا ہے چاہے اس میں کتنا بھی وقت کیوں نہ لگ جائے۔ سائرل نے مجھے اس کے لئے کوئی ٹائم فریم نہیں دیا ہے کہ میں اتنے وقت میں ہر حال میں مشن مکمل کروں اسے مشن کی کامیابی سے مطلب ہے اور کچھ نہیں''...... ٹرانکو نے گہرا سانس

لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ لاکھوں کروڑوں لوگوں میں ہم اس لڑکی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو تلاش کیسے کریں گے۔ یہ تو بھوسے کے ڈھیر سے سوئی ڈھونڈنے کے مترادف ہے''...... ملیسیا نے کہا۔

''اس کے لئے تم کوئی مشورہ دو۔ تم مجھ سے زیادہ ذہین ہو اور ایسے معاملات میں تمہارا ذہن ہی مجھے صحیح راستے دکھاتا ہے''۔ ٹرانکو نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملیسیا بھی مسکرا دی۔

''تو تم صاف کیوں نہیں کہتے کہ تم میرے بغیر خود کو زیرو سمجھتے ہو''...... ملیسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس میں کہنے والی کون سی بات ہے۔ تمہارے موجودگی میں نہ صرف میں بلکہ میرے دماغ کی بیٹریاں بھی ڈاؤن ہو کر زیرو ہو جاتی ہیں اور مجھے سوائے تمہیں ٹکر ٹکر دیکھتے رہنے کے اور کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے''...... ٹرانکو نے کہا تو ملیسیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اب تم مکھن لگانے کی کوشش کر رہے ہو''...... ملیسیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مکھن کو مکھن لگانے والی بات پہلی بار سن رہا ہوں''...... ٹرانکو نے جواب دیا تو کمرہ یکلخت ملیسیا کی کھنکھناتی ہوئی ہنسی سے گونج اٹھا۔

"اچھا میری تعریف چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ کیا تم نے ماسٹر گراہم کو بھی اس کام پر لگایا ہے"...... ملیسیا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ماسٹر گراہم بھی اپنے آدمیوں کے ساتھ سیکرٹ سروس کے ممبران اور اس لڑکی کی تلاش میں لگا ہوا ہے لیکن اس کے ہاتھ بھی کچھ نہیں آیا ہے"...... ٹرانکو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم احمق ہو"...... ملیسیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اس میں بتانے والی کون سی بات ہے۔ تمہارے لئے تو میں احمق ہی ہوں اور مجھے تمہارے سامنے یہی روپ پسند ہے"۔ ٹرانکو نے مسکرا کہا اور ملیسیا ایک بار پھر مسکرا دی۔

"میں مذاق نہیں کر رہی"...... ملیسیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اور میں بھی مذاق میں جواب نہیں دے رہا ہوں"...... ٹرانکو نے کہا۔

"سنو۔ تم پاکیشائی ایجنٹوں اور اس لڑکی کو تلاش کرنے کا سلسلہ ترک کر دو"...... ملیسیا نے کہا تو ٹرانکو چونک پڑا۔

"ترک کر دوں۔ کیا مطلب۔ اگر میں اسے تلاش نہیں کراؤں گا تو ان کے خلاف کام کیسے کروں گا"...... ٹرانکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا"...... ملیسیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر کیا مطلب تھا تمہارے کہنے کا"...... ٹرانکو نے کہا۔

"یہ بات تو طے ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ایک

میک اپ میں نہیں رہتے اور وہ ہمیشہ اپنے ٹھکانے بدلتے رہتے ہیں لیکن ان میں ایک آدمی ایسا ہے جو نہ میک اپ میں رہتا ہے اور نہ ہی اپنا ٹھکانہ بدلتا ہے۔ اگر ہم اس کی نگرانی کریں تو اس کے ذریعے ہم نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کا پتہ لگا سکتے ہیں بلکہ اس لڑکی نسرین حسن تک بھی پہنچ سکتے ہیں"...... ملیسیا نے کہا۔

"تم شاید عمران کے بارے میں کہہ رہی ہو جو بغیر میک اپ کے اپنے فلیٹ میں رہتا ہے"...... ٹرانکو نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... ملیسیا نے کہا۔

"ماسٹر گراہم کا ایک آدمی اس کی بھی نگرانی کرا رہا ہے اور ابھی تک اس کی طرف سے بھی کوئی حوصلہ افزاء رپورٹ نہیں ملی ہے"۔ ٹرانکو نے منہ بنا کر کہا۔

"اوکے۔ اگر یہ کام ماسٹر گراہم کر رہا ہے تو پھر یہ سوچتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے"...... میلیسیا نے کہا۔

"اگر مجھے سوچنا ہوتا تو میں تمہیں یہاں اپنے ساتھ کیوں لاتا"...... ٹرانکو نے کہا تو میلیسیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم جہاں جاؤ مجھے اپنے ساتھ رکھو لیکن تم ہر بار اکیلے ہی چلے جاتے تھے۔ اب کیا ہوا۔ کیا کر کے آئے ہو۔ تین دن تم نے ضائع کر دیئے۔ اب بھگتو"...... میلیسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایتُ اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ،
حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ،
سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی،
جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

"آئی ایم سوری۔ رئیلی سوری کہ میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے گیا۔ کہو تو اس غلطی کے لئے تمہارے کان پکڑ لوں"...... ٹرانکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے نہیں اپنے۔ اپنے کان پکڑو گے تو ہی میں تمہاری یہ غلطی معاف کروں گی ورنہ نہیں"...... میلسیا نے اٹھلاتے ہوئے کہا تو ٹرانکو نے ایک لمحے کی دیر نہ لگائی وہ کرسی سے اچھل کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا اور اس نے دونوں کان پکڑ کر سر جھکا لیا۔

"مجھے معاف کر دو۔ میرے ہونے والے بچوں کی اماں"۔ ٹرانکو نے کہا اور اس کے انداز پر میلسیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بس ٹھیک۔ ہونے والے بچوں کی اماں نے بچوں کے ابا کی غلطی معاف کر دی۔ اب تم اٹھ کر کرسی پر بیٹھ سکتے ہو"...... میلسیا نے شاہانہ انداز میں کہا تو ٹرانکو ہنستا ہوا اٹھا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا البتہ اس نے کان اسی طرح سے پکڑ رکھے تھے۔

"اب کان بھی چھوڑ دوں اپنے"...... ٹرانکو نے کہا۔

"ہاں چھوڑ دو"...... میلسیا نے اسی انداز میں کہا تو ٹرانکو نے کان چھوڑ دیئے۔

"اوکے۔ میں نے چونکہ تمہیں معاف کر دیا ہے اس لئے میں تمہیں اس لڑکی کو ٹریس کرنے کا ایک آسان سا طریقہ بتاتی ہوں جس پر عمل کر کے مجھے یقین ہے کہ تم اس لڑکی تک پہنچ جاؤ گے"۔ میلسیا نے کہا تو ٹرانکو چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون سا طریقہ ہے۔ جلدی بتاؤ"...... ٹرانکو نے بے چین لہجے میں کہا۔

"تم نے سپیشل ہسپتال کے بارے میں بتایا تھا جہاں لڑکی اور سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیانا فٹز واٹر کو علاج کے لئے رکھا گیا تھا"...... میلسیا نے کہا۔

"ہاں۔ بتایا تھا"...... ٹرانکو نے کہا۔

"پتہ کرو کہ اس ہسپتال کا انچارج کون ہے"...... میلسیا نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا"...... ٹرانکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق انسان۔ اس لڑکی کو اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران نکال کر کسی ٹھکانے پر لے گئے ہیں تو یہ مت بھولو کہ وہ ابھی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئی ہے۔ سیکرٹ سروس کے ممبران اس کی حفاظت کر سکتے ہیں اس کا علاج نہیں۔ چونکہ اس لڑکی کا علاج سپیشل ہسپتال میں ہوا ہے اس لئے میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اب بھی اس لڑکی کا علاج جاری ہو گا اور اس لڑکی کا علاج اسی ہسپتال کا کوئی ڈاکٹر یا پھر ہسپتال کا انچارج کر رہا ہو گا۔ اگر ہم اس کی نگرانی کریں کہ وہ فرصت کے اوقات میں کہاں جاتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ ہم اس ٹھکانے پر پہنچ جائیں جہاں اس لڑکی کو رکھا گیا ہے"...... میلسیا نے کہا تو ٹرانکو بے اختیار اچھل پڑا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر میلسیا کی طرف دیکھنے لگا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔ کیا میں نے کچھ غلط کہا ہے"...... میلسیا

نے اسے اپنی طرف گھورتا پا کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ تمہاری بات سن کر بے ہوش ہونے کو دل کر رہا ہے“...... ٹرانکو نے کہا۔

”بے ہوش ہونے کو۔ کیا مطلب“...... میلسیا نے چونک کر کہا۔

”میں سوچ رہا ہوں کہ کیا واقعی ہر لڑکی ذہین ہوتی ہے یا قدرت نے تمہارے ذہین میں ہی کمپیوٹر فٹ کر رکھا ہے“...... ٹرانکو نے کہا تو میلسیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تم مردوں کو ہی عورتوں کی قدر نہیں ہوتی ورنہ ہر عورت کے دماغ میں کمپیوٹر فٹ ہوتا ہے۔ سیکھنا ہے تو ان عورتوں سے سیکھو جو اپنے کمپیوٹرائزڈ مائنڈ سے اپنے شوہروں کو کنٹرول میں رکھتی ہیں“۔ میلسیا نے کہا تو اس بار ٹرانکو بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

”تو کیا اپنا شوہر بنا کر تم بھی مجھے اپنے کمپیوٹرائزڈ مائنڈ سے کنٹرول کرو گی“...... ٹرانکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے۔ میں دنیا کی تمام عورتوں سے مختلف عورت نہیں ہوں۔ تمہیں تو مجھے خاص طور پر کنٹرول کرنا پڑے گا تاکہ کوئی اور تمہیں مجھ سے اُڑا کر نہ لے جائے“...... میلسیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس دوسری کی شامت ہی آئی ہو گی جو وہ مجھے تم سے اُڑا لے جانے کی کوشش کرے گی۔ کیا میں امید کر سکتا ہوں کہ وہ تم سے بچ جائے گی“...... ٹرانکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”میں اس کی بوٹیاں نہ اُڑا دوں گی“...... میلسیا نے کہا تو ٹرانکو ایک بار پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

”اچھا چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کیا یہ ضروری ہے کہ لڑکی کے علاج کے لئے ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر ہی جاتا ہو“...... ٹرانکو نے کہا۔

”نہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے لیکن ہر مریض کا علاج ایک مخصوص ڈاکٹر کرتا ہے اور اگر کسی مریض کو گھر یا کسی دوسری جگہ شفٹ کر دیا گیا ہو تو جس ڈاکٹر نے مریض کا علاج شروع کیا ہوتا ہے وہ مریض کو ڈسچارج کرنے کے بعد بھی ایک دوبار چیکنگ کے لئے بلاتا ہے۔ پہلے تم یہ معلوم کرو کہ اس ہسپتال میں اس لڑکی نسرین حسن کا پراپر علاج کس نے کیا تھا۔ میرے خیال میں اگر اس ڈاکٹر کا نام معلوم ہو جائے تو ہم اس تک پہنچ سکتے ہیں اور پھر وہ ڈاکٹر ہمارے کام بھی آ سکتا ہے“...... میلسیا نے کہا۔

”وہ کیسے“...... ٹرانکو نے کہا۔

”ہم اس ڈاکٹر کے میک اپ میں وہاں پہنچ جائیں گے جہاں لڑکی کو رکھا گیا ہے۔ ایک بار اس جگہ کے بارے میں پتہ چل جائے تو ہم ایک ساتھ دو بلکہ کئی شکار کھیل سکتے ہیں“...... میلسیا نے کہا۔

”کئی شکار“...... ٹرانکو نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ اس لڑکی کو اغوا کرنے کا شکار اور ان کی حفاظت پر مامور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کا شکار“...... میلسیا نے کہا تو

ٹرانکو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھ گئی تھی۔

”اب تو میں واقعی تمہارے سامنے خود کو دنیا کا بہت بڑا چغد محسوس کر رہا ہوں۔ تمہارے پاس ہر مسئلے کا حل تھا اور میں تین دن خواہ مخواہ اپنے جوتے گھساتا رہا“...... ٹرانکو نے کہا۔

”تمہاری قسمت میں جوتے گھسانا تھا جو تم نے گھسا لئے۔ اب میرے کہنے پر عمل کر کے تم اپنے جوتوں کو مزید گھسنے سے بچا سکتے ہو لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ تم مجھے اپنے ساتھ رکھو“۔ میلیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بے فکر رہو۔ اب تمہیں میں ہر وقت ساتھ ہی رکھوں گا۔ اب یہ بتاؤ کہ یہ کام ہمیں خود کرنا چاہئے یا اس کام کے لئے بھی ماسٹر گراہم کو استعمال کرنا چاہئے“...... ٹرانکو نے کہا۔

”ہم غیر ملکی ہیں۔ شہر کے بارے میں ہمارے پاس معلومات نہیں ہیں اس لئے یہ کام ماسٹر گراہم آسانی سے کر سکتا ہے۔ اس کے پاس آدمیوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے تو ہسپتال میں کام کرنے والے تمام ڈاکٹروں کی بھی نگرانی کرا سکتا ہے۔ اس سے ہمیں آگے بڑھنے کا کوئی نہ کوئی تو راستہ ملے گا“...... میلیا نے کہا۔

”یہ ٹھیک ہے۔ اس طرح واقعی مجھے مزید جوتے نہیں گھسانے پڑیں گے“...... ٹرانکو نے کہا تو میلیا مسکرا دی۔ ٹرانکو [illegible]

جدید ساخت کا مخصوص سیل فون نکالا جو سیٹلائٹ سے منسلک تھا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”گراہم کلب“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ٹرانکو بول رہا ہوں۔ ماسٹر گراہم سے بات کراؤ“...... ٹرانکو نے کرخت لہجے میں کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو۔ ماسٹر گراہم بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ماسٹر گراہم کی آواز سنائی دی۔

”ٹرانکو بول رہا ہوں ماسٹر گراہم“...... ٹرانکو نے کہا۔

”یس سر۔ حکم“...... دوسری طرف سے ماسٹر گراہم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اسے چونکہ سائرل کی طرف سے بھاری معاوضہ ملا تھا اس لئے وہ ٹرانکو کی ہر بات کا نہایت مؤدبانہ انداز میں جواب دیتا تھا۔

”سنو۔ تمہارے ذمہ ایک اور کام لگانا ہے۔ میں تمہیں ایک ہسپتال کا پتہ بتاتا ہوں۔ مجھے فوری طور پر اس ہسپتال کے انچارج کا نام بتاؤ اور یہ معلوم کر کے بتاؤ کہ اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز کام کرتے ہیں۔ مجھے ان کے نام اور پتے سب چاہئیں۔ سمجھ گئے تم“...... ٹرانکو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور آخر میں سپیشل ہسپتال کا پتہ بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... ماسٹر گراہم نے کہا۔

"صرف یہی نہیں۔ تمہیں اس انچارج ڈاکٹر سمیت وہاں موجود تمام ڈاکٹروں کی نگرانی بھی کرانی ہے کہ وہ کہاں جاتے ہیں۔ وہ جہاں بھی جائیں مجھے ان کی پوری معلومات چاہئے"...... ٹرانکو نے کہا۔

"اوہ۔ اس کے لئے تو مجھے کئی آدمیوں کو لگانا پڑے گا"۔ ماسٹر گراہم نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تمہیں اس کا مزید معاوضہ دے دیا جائے گا"...... ٹرانکو نے جواب دیا۔

"اوہ۔پھر ٹھیک ہے"...... ماسٹر گراہم نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو ٹرانکو نے سیل فون کان سے ہٹا کر اسے آف کر دیا۔

"اب جب تک ماسٹر گراہم کوئی رپورٹ نہیں دیتا ہمارے پاس آرام کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے"...... میلسیا نے کہا۔

"ہاں۔ اور میں اس موقع کو گنوانا نہیں چاہتا۔ چلو تیار ہو جاؤ۔ آج ہم آؤٹنگ پر جائیں گے اور فل انجوائے کریں گے"...... ٹرانکو نے کہا تو میلسیا ہنس پڑی۔

"انجوائے کا مطلب گھومنا پھرنا نہیں ہوتا۔ تمہیں مجھے شاپنگ پلازہ میں بھی لے جانا پڑے گا اور مجھے میری مرضی کی شاپنگ بھی

کرانی پڑے گی"...... میلسیا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آج تمہارا دن ہے۔ جو چاہے خریدنا۔ میں اپنا سارا کریڈٹ کارڈ تم پر ختم کر دوں گا"...... ٹرانکو نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا تو میلسیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سوچ لو کہیں راستے میں تمہارا ذہن نہ بدل جائے"...... میلسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں یہ خطرہ ہے تو میں کریڈٹ کارڈ ہی تمہیں دے دیتا ہوں۔ تم بے فکر ہو کر اسے استعمال کرنا اور اپنی مرضی کی شاپنگ کرنا"...... ٹرانکو نے کہا۔

"حیرت ہے۔ یہاں آ کر تم جیسے مرد بھی عورتوں کے غلام بن جاتے ہیں"...... میلسیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹرانکو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سے شادی کرنے کے لئے میں تمہارا غلام بن کر بھی رہنے کے لئے تیار ہوں"...... ٹرانکو نے مسکراتے ہوئے کہا تو میلسیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ ہنسی مذاق کی باتوں میں اور آؤٹنگ پر جانے کی تیاری میں انہیں تقریباً دو گھنٹے لگ گئے۔ پھر وہ تیار ہو کر کمرے سے جانے کے لئے نکل ہی رہے تھے کہ ٹرانکو کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔

"اب کس کا فون آ گیا"...... میلسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا

جیسے آؤٹنگ پر جانے کے لئے نکلتے ہوئے کسی کا فون آنے پر اسے شدید کوفت ہوئی ہو۔

''ولسن کی کال ہے''...... ٹرانکو نے کہا۔

''کون ولسن''...... میلسیا نے چونک کر کہا۔

''اس آدمی کا تعلق سائرل کے سپیشل گروپ سے ہے جسے سائرل نے مجھ سے پہلے یہاں بھیج کر ہمارے لئے ایک بڑا سیٹ اپ بنانے کا کہا تھا۔ اس سیٹ اپ میں کنٹرولنگ سسٹم نصب ہے۔ شاید اس نے سارا کنٹرولنگ سسٹم نصب کر لیا ہے اور اسی کی اطلاع دینے کے لئے کال کیا ہے''...... ٹرانکو نے کہا۔

''کیسا کنٹرول سسٹم ہے''...... میلسیا نے پوچھا۔

''ایک بڑا اور انتہائی جدید کنٹرولنگ سسٹم ہے جس سے ہم پورے دارالحکومت کو نہ صرف چیک کر سکتے ہیں بلکہ جہاں چاہیں آپریٹس مشین باکس سے حملہ بھی کر سکتے ہیں اور بھی بہت کچھ موجود ہے اس کنٹرولنگ سسٹم میں جس سے ہم یہاں بہت کچھ کر سکتے ہیں''...... ٹرانکو نے جواب دیا۔

''تو پھر تم اس کی کال سن کیوں نہیں رہے''...... میلسیا نے کہا۔ ٹرانکو نے ابھی تک کال رسیو نہ کی تھی۔ سیل فون پر مسلسل رنگ آ رہی تھیں۔

''تمہاری وجہ سے''...... ٹرانکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری وجہ سے۔ کیا مطلب''...... میلسیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اگر میں نے کال رسیو کر لی اور کوئی ایسی بات سامنے آ گئی جو اہمیت کی حامل ہوئی تو تمہارا آؤٹنگ اور خاص طور پر شاپنگ پر جانے کا سارا پروگرام کھٹائی میں پڑ سکتا ہے''...... ٹرانکو نے کہا تو میلسیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''ہم یہاں آؤٹنگ کرنے یا شاپنگ کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ تمہارے پاس وقت تھا اس لئے میں نے شاپنگ کے لئے کہہ دیا تھا۔ تم کال سنو۔ ہو سکتا ہے کہ ولسن نے تم سے کوئی اہم بات کرنی ہو''۔ میلسیا نے کہا۔

''دیکھ لو۔ بعد میں ناراض نہ ہو جانا''...... ٹرانکو نے کہا۔

''نہیں ہوتی ناراض۔ تم سنو کال''...... میلسیا نے کہا تو ٹرانکو نے سیل فون کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس نے سیل فون کا لاؤڈر کا بٹن پریس کیا تھا تاکہ ولسن کی ہر بات میلسیا بھی سن سکے۔

''یس''...... ٹرانکو نے کہا۔

''ولسن بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ آواز میں بے حد مسرت اور جوش تھا۔ اس کی مسرت اور جوش بھری آواز سن کر وہ دونوں چونک پڑے۔

''یس۔ کوئی خاص بات ہے کیا''...... ٹرانکو نے کہا۔

''آپ کے لئے ایک بڑی خوشخبری ہے جناب''...... دوسری طرف سے ولسن نے اسی طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیسی خوشخبری''...... ٹرانکو نے چونک کر کہا۔

”آپ کا جو مخبر ہسپتال سے ویگن کا تعاقب کر رہا تھا اور وہ ویگن اسے ڈاج کر کے نکل گئی تھی میں نے نہ صرف اس ویگن کو بلکہ ہسپتال سے نکلنے والی پانچوں ویگنوں کو ٹریس کر لیا ہے“...... دوسری طرف سے ولسن نے اسی طرح جوش بھرے لہجے میں کہا تو ٹرانکو اور میلسیا بے اختیار اچھل پڑے۔

”گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ کیسے ٹریس کیا تم نے ان پانچوں ویگنوں کو“...... ٹرانکو نے کہا۔

”مخبر نے جس جگہ اس ویگن کو مس کیا تھا میں نے کنٹرولنگ سسٹم سے وہاں ایک آپریٹس مشین باکس بھیجا تھا۔ اس آپریٹس مشین باکس کی مدد سے میں نے نہ صرف اردگرد کے علاقے بلکہ دور دراز کے علاقوں کی چیکنگ شروع کر دی۔ پھر ایک علاقے سے پرواز کرتے ہوئے مجھے ایک عمارت کے احاطے میں وہ پانچوں ویگنیں، ایک ساتھ کھڑی دکھائی دیں تو میں چونک پڑا۔ میں نے آپریٹس مشین باکس سے ان پانچوں ویگنوں کا کلوز اپ لیا تو یہ کنفرم ہو گیا کہ یہ وہی پانچوں ایک ہی رنگ، ایک جیسے ماڈل اور ایک جیسی نمبر پلیٹوں والی ویگنیں تھیں جن میں سے کسی ایک میں ہسپتال سے خفیہ طور پر ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو لے جایا گیا تھا“...... دوسری طرف سے ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے آپریٹس مشین باکس کی مدد سے وہ عمارت ٹریس کر لی ہے جہاں ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو

پاکیشیا سیکرٹ سروس والے لے گئے تھے“...... ٹرانکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... ولسن نے جواب دیا تو ٹرانکو کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

”کہاں ہے وہ عمارت، کون کون موجود ہے وہاں۔ مجھے اس عمارت کی لوکیشن اور سیکورٹی کی مکمل تفصیل بتاؤ“...... ٹرانکو نے کہا تو ولسن اسے عمارت کے بارے میں تفصیل بتانا شروع ہو گیا۔

”قلعے نما عمارت۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عمارت پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہو سکتی ہے“...... تفصیل سن کر ٹرانکو نے چونکتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ وہاں سیکرٹ سروس کے تمام افراد موجود ہیں۔ میں ان کو لائیو دیکھ رہا ہوں“...... ولسن نے جواب دیا۔

”گڈ شو۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم نے کنٹرولنگ سسٹم مکمل طور پر تیار کرا لیا ہے“...... ٹرانکو نے کہا۔

”یس باس۔ تمام آلات اور مشینریاں نصب کر دی گئی ہیں اور سب کی سب آپریشنل ہیں۔ یہاں ایک بڑی اسکرین بھی نصب ہے۔ جس سے آپ آپریٹس مشین باکس کے ذریعے پورے شہر کو دیکھ سکتے ہیں اور اس شہر کے کسی بھی حصے پر حملہ کر سکتے ہیں“...... ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویل ڈن۔ یہ بتاؤ کہ کہاں قائم کیا ہے تم نے کنٹرولنگ سنٹر۔

میں ابھی وہاں آ رہا ہوں"...... ٹرانکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ولسن نے اسے ایک ایڈریس بتا دیا۔

"اوکے۔ میں تھوڑی دیر میں اپنی منگیتر میلیسا کو لے کر وہاں پہنچ رہا ہوں۔ تم اس عمارت کی نگرانی جاری رکھو"۔ ٹرانکو نے کہا۔

"اوکے باس"...... دوسری طرف سے ولسن نے کہا تو ٹرانکو نے سیل فون کا بٹن پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا اور میلیسا کی طرف دیکھنے لگا جو اس کے قریب کھڑی خاموشی سے ساری باتیں سن رہی تھی۔

"کیا کہتی ہو"...... ٹرانکو نے کہا۔

"پہلے تو مجھے اس کنٹرولنگ سسٹم کے بارے میں بتاؤ کہ یہ ہے کیا اور اسے یہاں کیوں بنایا گیا ہے۔ ولسن مشینوں اور آلات کی باتیں کر رہا تھا۔ کون سی مشینیں اور کون سے آلات"...... میلیسا نے کہا۔

"میرے ساتھ چلو اور سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ اس کنٹرولنگ سسٹم کو دیکھ کر تم یقیناً دنگ رہ جاؤ گی"...... ٹرانکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... میلیسا نے کہا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران دانش منزل میں بلیک زیرو کے ساتھ موجود تھا اور ساتھیوں کو لے کر گریٹ لینڈ کے کرمنل سٹی ہولا دیا جانے اور وہاں پیش آنے والے مسائل پر ڈسکس کر رہا تھا کہ اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا۔ سیل فون کی اسکرین پر ایک نیا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ جو ایکریمیا کا تھا۔

"یہ تو ایکریمیا سے آنے والی کال ہے"...... عمران نے کہا۔

"کس کی کال ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ نیا نمبر ہے"...... عمران نے کہا اور اس نے سیل فون کے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹرومین بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو چونک پڑے۔

"ارے سچے آدمی۔ تم اتنی جلدی واپس ایکریمیا بھی پہنچ

گئے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی ٹرومین سے بات ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی اور جب اس کی ٹرومین سے پہلے بات ہوئی تھی تو وہ گریٹ لینڈ میں ہی موجود تھا اور اب وہ اسے ایکریمیا سے کال کر رہا تھا۔

''نہیں۔ میں ایکریمیا سے نہیں گریٹ لینڈ سے ہی بول رہا ہوں''...... ٹرومین نے جواب دیا۔

''لیکن میرے پاس نمبر اور کوڈ تو ایکریمیا کا شو ہو رہا ہے''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں لنک کمپیوٹر سے آپ کو کال باؤنس کر کے کال کر رہا ہوں۔ یہ ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جس سے کمپوٹرائزڈ سافٹ ویئر اور آن لائن فون سروس کے ذریعے لوکل کال کو بھی کسی دوسرے ملک کے سیٹلائٹ سے منسلک کر کے اسے باؤنس کیا جاتا ہے اور لانگ رینج پر کال کی جا سکتی ہے''...... دوسری طرف سے ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم گریٹ لینڈ میں جا کر چور بن گئے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چور۔ کیا مطلب''...... ٹرومین نے چونک کر کہا۔

''گریٹ لینڈ کی لوکل کال چوری کر کے اسے انٹرنیشنل کال میں بدلنا چوری نہیں تو اور کیا ہے''...... عمران نے کہا تو ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ انتہائی سیف کال سمجھی جاتی ہے۔ عام فون کے ساتھ ساتھ اب سیٹلائٹ کالز کو بھی ٹریس کرنے کا طریقہ ڈھونڈ لیا گیا ہے لیکن لوکل کال سے کال کو انٹرنیشنل باؤنس کرنے والی کال کو نہ تو چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی اصل لوکیشن کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ مجھے آپ سے اہم بات کرنی تھی اس لئے میں نے اس طریقے سے آپ کو کال کرنا مناسب سمجھا''...... ٹرومین نے کہا۔

''اوکے۔ کیا ہے اہم بات''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا میں ٹرانکو نامی ایک آدمی کو دس رکنی ٹیم کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور یہ سارے افراد گریٹ لینڈ کے کرمنل سٹی ہولا ویا سے بھیجے گئے ہیں جن کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ ان کا تعلق سائرل اور اس کی سپر فورس سے ہے اور یہ گروپ پاکیشیا کے سپیشل ہسپتال میں موجود ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو نہ صرف اغوا کرنے کے لئے پہنچا ہے بلکہ انہیں آپ سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے کا ٹاسک بھی دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے ٹرومین نے جواب دیا تو عمران اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑے۔

''سائرل کی سپر فورس کا گروپ پاکیشیا میں بھیجا گیا ہے۔ کیا مطلب اور تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا ہے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کو جس سیٹ اپ سے کال کر رہا ہوں اسے عام طور

پر لنک سسٹم کہا جاتا ہے اور میں اس سسٹم پر پچھلے کئی ماہ سے کام کر رہا تھا۔ اس کا ایک طویل پروسیس ہے۔ اس پروسس کو مکمل کئے بغیر کال باؤنس نہیں کی جا سکتی ہے۔ میں عموماً اسی لنک سسٹم کے تحت ہی کالز کرتا ہوں اور کالز کرنے کے ساتھ ساتھ میں اس کوشش میں بھی لگا ہوا تھا کہ کسی طرح سے یہ چیک کر سکوں کہ کیا ایسی کالز کو ٹریس کیا اور سنا بھی جا سکتا ہے یا نہیں۔ انتہائی کوششوں کے بعد میں نے چند خاص سافٹ ویئرز کا استعمال کرتے ہوئے اس لنک سسٹم کا پتہ لگا لیا کہ اس سے کال ٹریس تو نہیں کی جا سکتی لیکن دوسرے نمبروں پر کی جانے والی کال ایک طریقے سے کیچ کی جا سکتی ہے۔ اس کال کو عموماً سیٹلائٹ کال ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہ کال اس صورت میں کیچ کی جا سکتی ہے جب کال کی جا رہی ہو اور دوسری طرف سے کال ابھی رسیو نہ کی گئی ہو۔ میری ایکریمیا جانے کی فلائٹ چونکہ تاخیر کا شکار تھی اس لئے میں اتفاقاً اس سسٹم کو کھول کر بیٹھ گیا اور میں نے چیکنگ شروع کر دی۔ یہاں آپ کو میں یہ بتاتا چلوں کہ اس لنک سسٹم سے کال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کال کرنے والے کے نمبر ملانے سے پہلے اپنی ایک آئی ڈی بنانی پڑتی ہے چاہے وہ کوئی فیک آئی ڈی ہی کیوں نہ ہو۔ اس آئی ڈی سے ایک نیا نمبر بنایا جاتا ہے جس سے کال کی جا سکتی ہے اور ہر بار ایک آئی ڈی سے نیا نمبر بنا کر اس سے ہی کال کی جا سکتی ہے۔ ایک نمبر سے دوبارہ کال کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

بہرحال چیکنگ کے دوران مجھے ایلن سے ملنے والے نمبر کا خیال آیا تو میں نے اس نمبر کو اس لنک سسٹم میں فیڈ کیا اور آئی ڈی کے طور پر سائرل کا نام لکھ دیا۔ میرے ایسا کرتے ہی میرے سامنے ہزاروں کی تعداد میں نئے نمبر ظاہر ہو گئے جو اس سائرل کی آئی ڈی سے منسلک تھے۔ سیدھے لفظوں میں کہوں تو سائرل نے اپنے نام کی آئی ڈی بنا کر اس لنک سسٹم کے تحت ہزاروں کالز کی تھیں۔ ان میں وہ نمبر بھی درج تھا جو میرے پاس موجود تھا۔ میں ان نمبروں کی چیکنگ کر رہا تھا تو میں نے اچانک اس لنک سسٹم میں ایک نیا نمبر فیڈ ہوتے دیکھا اور وہ نمبر بلنک کرنا شروع ہو گیا۔ اس نمبر کے بلنکنگ کرنے کا مطلب تھا کہ اس نئے نمبر سے کال کی جا رہی ہے میں نے فوراً اس نمبر کے ساتھ اپنی آئی ڈی اور نیا نمبر جوڑ دیا۔ ایسا کرتے ہی میرا بلنک ہونے والے نمبر سے لنک ہو گیا اور اسی لمحے جس نمبر پر کال کیا جا رہا تھا اس نے کال رسیو کر لی“۔ دوسری طرف سے ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ سائرل اس لنک سسٹم کے تحت کالز کرتا ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ اسی لئے اسے ہر بار نیا نمبر بنانا پڑتا ہے اور پھر وہ اسی نئے نمبر سے ہی کال کر سکتا ہے اسی لئے وہ ہمیشہ نئے نمبر سے ہی کال کرتا ہے۔ سابقہ نمبر سے نہ تو دوبارہ کال ہو سکتی ہے اور نہ ہی اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے“...... ٹرومین نے کہا۔

”اسی لئے وہ تمام تنظیموں کے سربراہوں کو نئے نئے نمبرز سے کال کرتا تھا“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں، ایسا ہی ہے“...... ٹرومین نے کہا۔

”اچھا۔ کال کس نے رسیو کی تھی اور کال کرنے والا کون تھا۔ کیا اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے تمہیں“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ یہی کال سن کر تو مجھے آپ کو کال کرنا پڑا ہے“۔ ٹرومین نے جواب دیا۔

”او کے۔ بتاؤ کیا گفتگو ہوئی ہے اس کال میں“...... عمران نے پوچھا۔

”یہ کال سائرل کی ہے جس نے اپنے کسی ڈی سیکشن کے چیف میگراتھ کو کال کیا تھا اور جو گفتگو کی گئی ہے اسے میں نے باقاعدہ ریکارڈ کر لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک بار آپ ان کی باتیں خود سن لیں“...... ٹرومین نے کہا۔

”او کے۔ سناؤ“...... عمران نے کہا۔

”مجھے ریکارڈنگ سسٹم آپ کے نمبر سے منسلک کرنے کے لئے ایک منٹ لے گا تب تک آپ ہولڈ کریں“...... ٹرومین نے کہا۔

”کوئی پرواہ نہیں۔ کال تمہاری طرف سے کی جا رہی ہے اس لئے اس کا بل مجھے نہیں آئے گا۔ چاہے تم سارا دن ہی کیوں نہ مجھ سے بات کرتے رہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف موجود ٹرومین ہنس پڑا۔

”مجھے بھی اس کال کا کوئی بل نہیں آئے گا“...... ٹرومین نے ہنس کر کہا۔

”تو پھر ٹھیک ہے“...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو ٹرومین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اچھا۔ ایک منٹ دیں مجھے تاکہ میں لنکنگ کر سکوں“۔ ٹرومین نے کہا۔

”او کے“...... عمران نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔

”بڑا عجیب و غریب سسٹم ہے ٹرومین کے اس کال سسٹم کا“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ کال لنک سسٹم کہلاتا ہے“...... عمران نے تصحیح کی تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... چند لمحوں بعد ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

”عمران صاحب کی حالت ٹرین کے اس انجن جیسی ہے جو چلتا رہے یا رکا رہے اسے لائن پر رہنا ہی پڑتا ہے۔ یہ تو اس کی قسمت ہے کہ بوگیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں اور انجن بے چارے کو تنہائی کا سامنا رہتا ہے“...... عمران نے کراہ کر کہا تو ٹرومین اس کی بات سمجھ اور نا سمجھ کر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”اچھا انجن عمران صاحب۔ ریکارڈنگ سنیں“...... ٹرومین نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"میگراتھ بول رہا ہوں"...... اسی لمحے عمران کو ایک تیز اور کرخت آواز سنائی دی۔

"ہیڈ کوارٹر سے بگ چیف کی کال ہے"...... دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کراؤ بات"...... میگراتھ کی آواز آئی۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے مشینی آواز نے کہا اور پھر ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"سائرل بول رہا ہوں"...... اچانک ایک اور کرخت اور انتہائی سرد آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو چونک پڑے۔

"یس بگ چیف"...... میگراتھ کی آواز سنائی دی۔

"ٹرانکو اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ کیا وہ پاکیشیا پہنچے ہیں یا نہیں"...... سائرل نے پوچھا۔

"یس چیف۔ وہ پاکیشیا پہنچ چکے ہیں"...... میگراتھ نے جواب دیا۔

"کتنے افراد ساتھ لے گیا ہے وہ"...... سائرل نے پوچھا۔

"دس افراد اور سب کا تعلق سپر فورس سے ہے۔ ان کے علاوہ اس کے ساتھ میلیسیا بھی ہے"...... میگراتھ نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ پاکیشیا جا کر ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو تلاش کر لیں گے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دیں گے"...... سائرل نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو ایک بار پھر

چونک پڑے۔

"یس بگ چیف۔ وہ پوری تیاری سے گئے ہیں۔ ٹرانکو کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ ایک بار وہ جس بات کی ٹھان لیتا ہے اسے پورا کر کے ہی رہتا ہے چاہے اس کے لئے اسے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے"...... میگراتھ نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے تمہاری بات مان کر سپر فورس کا اسے انچارج بنا دیا تھا۔ اب یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ اپنے ساتھ کتنے افراد لے جاتا ہے"...... سائرل نے کہا۔

"یس چیف۔ اس کے کہنے کے مطابق اس کے ساتھ دس افراد ہی کافی ہیں"...... میگراتھ نے کہا۔

"اسے فوراً حکم دو کہ وہ لڑکی کو جلد سے جلد ہسپتال سے اغوا کر کے یہاں لائے اور اس کے ہاتھوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک بھی ممبر زندہ نہیں بچنا چاہئے اور نہ وہ علی عمران۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے اگر ٹرانکو کو پاکیشیا میں لاشوں کے پشتے بھی لگانے پڑیں تو لگا دے"...... سائرل نے کہا۔

"یس چیف۔ میری ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹرانکو سے لنک سسٹم پر بات ہوئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس نے سپیشل ہسپتال دیکھ لیا ہے۔ اس کا ایک آدمی اس ہسپتال کی مسلسل نگرانی کر رہا ہے۔ آج رات وہ کسی بھی وقت اس ہسپتال پر جدید اسلحے سے حملہ کر کے اس لڑکی کو وہاں سے نکال لائے گا اور سیکرٹ سروس کے ممبران بھی اسی

ہسپتال میں موجود ہیں۔ وہ ان سب کو بھی ہلاک کر دے گا''۔ میگراتھ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''گڈ شو۔ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ ایک منٹ ہولڈ کرو۔ مجھے دوسری کال موصول ہو رہی ہے اور یہ کال ڈاکٹر جیرالڈ کی ہے۔ شاید اس نے ڈاکٹر عبدالحسن کا تحریر کرایا ہوا فارمولا مکمل طور پر چیک کر لیا ہے۔ میں اس سے بات کر کے تم سے بات کرتا ہوں''۔ سائرل نے کہا۔

''یس بگ چیف''...... میگراتھ نے کہا اور پھر کچھ دیر کے لئے دونوں طرف خاموشی چھا گئی۔ بلیک زیرو نے کچھ کہنے کے منہ کھولا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک بار پھر سائرل کی آواز سنائی دی۔

''غضب ہو گیا میگراتھ۔ غضب ہو گیا''...... سائرل نے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا ہوا بگ چیف''...... میگراتھ کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر جیرالڈ نے فارمولے کی سٹڈی مکمل کر لی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ ادھورا فارمولا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحسن نے مکمل فارمولا تحریر نہیں کرایا ہے''...... سائرل نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ایسا کیسے ممکن ہے بگ چیف۔ ہم نے ڈاکٹر عبدالحسن کا مائنڈ مکمل طور پر ٹرانس میں لے کر اس سے مکمل فارمولا تحریر کرانے کا کہا تھا پھر وہ ادھورا فارمولا کیسے تحریر کرا سکتا ہے''۔ میگراتھ نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ تو ہوا ہے میگراتھ۔ ڈاکٹر جیرالڈ کے مطابق ڈاکٹر عبدالحسن نے جو فارمولا تحریر کرایا ہے وہ فارمولے کا ابتدائی حصہ ہے جس میں فارمولے میں استعمال ہونے والی چند جدید ٹیکنالوجی سسٹم کے متعلق بتایا گیا ہے اور بس۔ یہ سب اصل فارمولے سے ہٹ کر ہے''...... سائرل نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو برا ہوا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحسن نے اصل اور مکمل فارمولا تحریر نہیں کرایا ہے''...... میگراتھ نے کہا۔

''تم فوراً ڈاکٹر عبدالحسن کو مشین روم میں لے جاؤ اور ایک بار پھر مشینی سسٹم سے اس کا مائنڈ اسکین کراؤ اور اس کا مائنڈ ٹرانس میں لے کر فارمولا مکمل طور پر تحریر کراؤ۔ فوراً''...... سائرل نے چیختے ہوئے کہا۔

''سوری چیف۔ آپ کے لئے ایک بری خبر ہے''...... میگراتھ نے کہا۔

''بری خبر۔ کیا مطلب۔ میں تم سے فارمولا تحریر کرانے کا کہہ رہا ہوں اور تم مجھے بری خبر کا بتا رہے ہو۔ کیا ہے بری خبر۔ جلدی بتاؤ''...... سائرل نے سرد اور کرخت آواز میں کہا۔

''ڈاکٹر عبدالحسن کا مائنڈ اسکین کرنے اور اس کے مائنڈ سے فارمولا تحریر کرانے کی وجہ سے اس کا مائنڈ بے حد کمزور ہو گیا تھا۔ چونکہ ہم نے اس کا مائنڈ اسکین کرنے کے لئے اس کا جسم اور دماغ

مکمل طور پر کمزور کر دیا تھا اور مشین کے ذریعے اس کے دماغ پر بہت زیادہ دباؤ ڈالا گیا تھا اس لئے اس کا دماغ اس دباؤ کو برداشت نہ کر سکا۔ وہ کافی بوڑھا آدمی تھا۔ اس کا مائنڈ ڈیج ہو گیا تھا۔ ہم نے اسے فوری طور پر طبی سہولت دینے کی کوشش کی اور اسے طاقت کے مختلف انجکشن لگائے۔ دو روز تک اس کی حالت ٹھیک رہی لیکن آج صبح اسے برین ہیمرج ہو گیا۔ اس کے دماغ کی ایک رگ پھٹ گئی اور وہ ہلاک ہو گیا تھا''...... میگراتھ نے جواب دیا تو عمران اور بلیک زیرو کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔

''ہلاک ہو گیا۔ ڈاکٹر عبدالحسن ہلاک ہو گیا ہے اور تم نے مجھے اس کے بارے میں خبر ہی نہیں دی۔ کیوں۔ جواب دو مجھے نانسنس۔ تم نے مجھے ڈاکٹر عبدالحسن کی ہلاکت کے بارے میں کیوں نہیں بتایا''...... دوسری طرف سے سائرل نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا بگ چیف کہ آپ نے کال کر دیا''...... میگراتھ نے قدرے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

''بیڈ نیوز۔ رئیلی بیڈ نیوز۔ ڈاکٹر عبدالحسن نے پورا فارمولا تحریر نہیں کرایا ہے اور وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ اب مجھے فارمولا کیسے ملے گا۔ کہاں سے ملے گا۔ رئیلی بیڈ نیوز''۔ سائرل نے کہا۔

''جس طرح ڈاکٹر عبدالحسن کی مائنڈ میموری میں مکمل فارمولا تھا اسی طرح اس کی بیٹی نسرین حسن کی مائنڈ میموری میں بھی مکمل

فارمولا فیڈ ہے بگ چیف۔ آپ فکر نہ کریں ٹرانکو پاکیشیا پہنچا ہوا ہے۔ وہ آج رات ہی سپیشل ہسپتال پر حملہ کر کے وہاں سے ہر صورت میں اس لڑکی کو زندہ نکال لائے گا۔ اس لڑکی کے یہاں آتے ہی ہم اس کا مائنڈ اسکین کریں گے اور اس کے مائنڈ سے مکمل فارمولا ٹرانسفر کر لیں گے''...... میگراتھ نے کہا۔

''اچھا ہوا ہے کہ وہ لڑکی اب تک ہلاک نہیں ہوئی ہے۔ اگر وہ بھی ہلاک ہو جاتی تو فارمولا ہمیں کسی بھی صورت میں نہ ملتا۔ ٹرانکو سے ابھی بات کرو اور اس بات کو یقینی بناؤ کہ لڑکی کو ہر صورت میں پاکیشیا سے زندہ سلامت یہاں پہنچنا چاہئے''...... سائرل نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس بگ چیف۔ میں ابھی اسے کال کرتا ہوں اور اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر کے حکم دیتا ہوں کہ سب سے پہلے وہ لڑکی کو ہسپتال سے نکالنے اور اسے پاکیشیا سے شفٹ کرنے کا کام مکمل کرے اس کے بعد وہ وہاں رک کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرے۔ ہمارے لئے اب اس لڑکی کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے''...... میگراتھ نے کہا۔

''ہاں۔ جلدی کرو اور اس کو ابھی اور اسی وقت کال کرو اور اسے میرا پیغام پہنچاؤ''...... سائرل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''آپ نے سائرل اور میگراتھ کی ساری باتیں سن لیں عمران

صاحب''...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

''ہاں سن لی ہیں اور تمہارا شکریہ جو تم نے ان سب باتوں سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے ورنہ وہ لوگ اس لڑکی کو اغوا کرنے کے لئے پورے ہسپتال کو تباہ کر دیتے اور نجانے کتنے بے گناہ افراد مارے جاتے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''نہ صرف بے گناہ افراد بلکہ ان کے نشانے پر آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران بھی ہیں''...... ٹرومین نے کہا۔

''ہم تو ہر وقت کسی نہ کسی کے نشانے پر رہتے ہیں۔ ہمارا دھندہ ہی کچھ ایسا ہے''...... عمران نے کراہ کر کہا۔

''میں مذاق نہیں کر رہا ہوں عمران صاحب۔ یہ صورت حال بے حد خوفناک ہے۔ سائرل کے دو خطرناک ایجنٹ اور ان کے ساتھ دس سپر فورس کے ارکان بھی موجود ہیں جو آپ کو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ جلد سے جلد ان کا کوئی انتظام کریں ورنہ......'' ٹرومین نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھتا ہوں کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ تمہارا ایک بار پھر شکریہ''...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر کے سیل فون جیب میں رکھ لیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

''صورت حال تو واقعی انتہائی گمبھیر ہو گئی ہے عمران صاحب۔

سائرل کو فارمولا نہیں ملا ہے اور ڈاکٹر عبدالحسن کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب ان کی نظریں نسرین حسن پر ہیں''...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ سائرل کے، دو خطرناک ایجنٹ، سپر فورس کے ساتھ پاکیشیا پہنچ چکے ہیں جو سپیشل ہسپتال پر حملے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ہمیں ان سے ہسپتال کو بھی بچانا ہے اور اپنے ساتھیوں کو بھی''۔ عمران نے کہا اور پھر اپنے سیل فون سے صفدر کو کال کرنا شروع کر دیا۔

''صفدر بول رہا ہوں''۔ رابطہ ملتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں۔ کہاں ہو تم''...... عمران نے کہا۔

''میں ہسپتال میں ہی موجود ہوں اور اس وقت ساری ٹیم ہی مس جولیا کی تیمارداری کے لئے یہاں موجود ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''فور سٹارز بھی ہیں یہاں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ وہ بھی یہیں ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

اوکے۔ اب میری بات دھیان سے سنو۔ تمہیں جلد سے جلد اس ہسپتال کو غیر ضروری لوگوں سے خالی کرانا ہے۔ اس سلسلے میں، میں ڈاکٹر صدیقی کو فون کر دیتا ہوں''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا ہوا۔ خیریت"...... صفدر نے چونک کر کہا۔ تو عمران نے اسے مختصر طور پر ساری باتیں بتا دیں۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا"...... صفدر نے کہا۔

"تم سب کو اس وقت تک رانا ہاؤس میں رہنا ہے جب تک میں خود وہاں نہیں پہنچ جاتا یا کال نہیں کر لیتا"...... عمران نے کہا۔

"او کے"...... صفدر نے کہا۔

"صدیقی سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"او کے"...... صفدر نے کہا۔

"صدیقی بول رہا ہوں"...... دوسرے لمحے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"صدیقی اپنے ساتھیوں کو لے کر خفیہ طور پر ہسپتال سے باہر جاؤ اور میرے بتائے ہوئے ایک پتے پر پہنچ جاؤ۔ میں ٹائیگر کو کال کر کے پانچ ایک جیسے رنگ، ایک جیسے ماڈل اور ایک جیسی نمبر پلیٹس والی ویگنوں کا انتظام کرا رہا ہوں۔ ٹائیگر کے ہمراہ تمہیں اپنے ساتھیوں سمیت وہ ویگنیں ہسپتال لانی ہیں اور یہاں سے جولیا اور اس زخمی لڑکی کو لے کر فوری طور پر رانا ہاؤس شفٹ ہونا ہے۔ اس وقت مجھ سے اس بارے میں کوئی سوال نہ پوچھنا۔ میں جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو اور بس"...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پتہ بتائیں"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے اسے

ایک پتہ بتا دیا۔

"تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس مقام پر رہنا۔ ٹائیگر تمہیں کال کرے گا۔ پھر وہ تمہیں جہاں بلائے وہاں پہنچ جانا اور اس کے ہمراہ ویگنیں لے کر ہسپتال چلے جانا۔ اور سنو۔ جب ویگنیں ہسپتال پہنچ جائیں تو جولیا اور اس لڑکی نسرین حسن کو انتہائی خفیہ طور پر ٹائیگر والی ویگن میں پہنچا دینا۔ ہسپتال سے پانچوں ویگنیں ایک ساتھ نکلیں گیں اور ہسپتال سے باہر آتے ہی الگ الگ سمتوں میں روانہ ہو جائیں گی۔ تم سب کو اس بات کا دھیان رکھنا ہے کہ تمہارا کوئی تعاقب نہ کر رہا ہو۔ اگر کوئی تعاقب میں آئے تو اسے ہر حال میں ڈاج دینا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اگر ویگنوں کا تعاقب سائنسی آلات سے کیا گیا تو"...... صدیقی نے کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ میں ٹائیگر کے ذریعے ان ویگنوں میں خصوصی حفاظتی آلات لگوا دوں گا۔ ان آلات کی وجہ سے کوئی بھی سائنسی آلہ ان ویگنوں کو ٹریس نہ کر سکے گا چاہے وہ کسی سیٹلائٹ سے ہی کیوں نہ منسلک ہو"...... عمران نے کہا۔

"تب تو ایسی ویگنیں تیار کرانے میں کافی وقت لگ جائے گا"۔ صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ اتنا وقت نہیں لگے گا۔ ٹائیگر زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں میں مطلوبہ ویگنیں تیار کرا لے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ بس یہ بتا دیں کہ ہمیں ویگنیں لے کر رانا ہاؤس ہی پہنچنا ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کیا اور ٹائیگر کو کال کرنے لگا۔ اس نے ٹائیگر کو پانچ ایک جیسے رنگ، ماڈل اور ایک جیسے نمبر پلیٹس والی ویگنوں کے بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں۔

"کتنی دیر میں ہو جائے گا یہ کام"...... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ وقت نہیں لگے گا باس۔ میں دو گھنٹوں میں سارا انتظام کر لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ میں نے بھی صدیقی سے دو گھنٹوں کا ہی کہا ہے۔ کام پورا ہوتے ہی تم اسے کال کر لینا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر تمہارے بتائے ہوئے پتے پر پہنچ جائے گا اور پھر تم ایک ساتھ پانچوں ویگنیں ہسپتال میں لے جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا اور ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو رانا ہاؤس میں پہنچا کر تم وہاں سے نکل آنا اور مجھے کال کر کے بتا دینا۔ میں تمہیں جہاں بلاؤں وہاں پہنچ جانا اس کے بعد ہم اکٹھے ہی رانا ہاؤس جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے باس"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے رابطہ ختم کر دیا۔

"اب تم نے ایک کام کرنا ہے"...... عمران نے بلیک زیرو سے

مخاطب ہو کر کہا۔ اس وقت اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"حکم فرمائیں"...... بلیک زیرو نے عمران کو سنجیدہ دیکھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فوری طور پر سٹیٹ بنک سے رابطہ کرو اور ان سے معلوم کرو کہ اس ہفتے میں کس سرکاری یا نجی بنک میں بھاری رقم بیرون ملک سے بھجوائی گئی ہے۔ یہ تو طے ہے کہ سائرل کا پاکیشیا میں کوئی نیٹ ورک نہیں ہے۔ اس کے ایجنٹ اور دس رکنی سپر فورس کے افراد جو یہاں پہنچے ہیں وہ یہاں بغیر کسی کی مدد کے کچھ نہیں کر سکتے اور اس کے لئے سائرل نے یقینی طور پر کسی مقامی مجرم تنظیم سے رابطہ کیا ہو گا تاکہ ان کی مدد سے اس کا گروپ کام کر سکے اور اس کے لئے اس نے یقینی طور پر اس تنظیم کے اکاؤنٹ میں بھاری معاوضہ ٹرانسفر کیا ہو گا۔ سٹیٹ بنک سے اس بنک کا پتہ چل جائے تو پھر اس تنظیم کے اکاؤنٹ ہولڈر کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے جسے بھاری معاوضہ ٹرانسفر ہوا ہو۔ مجھے اس کی ایک گھنٹے کے اندر اندر پوری معلومات چاہئے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں جا رہا ہوں۔ جیسے ہی تفصیلات کا علم ہو مجھے سیل فون پر کال کر لینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔

"یہ عمران صاحب کو کیا سوجھی جو انہوں نے اس طرح نسرین حسن کو ہسپتال سے نکلوا کر رانا ہاؤس منتقل کرا دیا ہے۔ کیا ہسپتال میں اس لڑکی کو کوئی خطرہ تھا یا وہاں اس کا علاج ٹھیک طور پر نہیں کیا جا رہا تھا"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سب اس وقت رانا ہاؤس کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ جوزف ان سب کو کافی سرو کر رہا تھا۔

عمران کے کہنے پر فورسٹارز کے ساتھ ٹائیگر ہسپتال میں ایک ہی رنگ، ماڈل اور ایک جیسے نمبر پلیٹوں والی ویگنیں لے کر گئے تھے۔ عمران نے نہایت خفیہ طور پر نسرین حسن کو ٹائیگر کی ویگن میں ڈال کر اسے رانا ہاؤس پہنچنے کا حکم دیا تھا۔ اس نے فورسٹارز سے کہا تھا کہ وہ مختلف راستوں سے جائیں اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ان کا تعاقب نہ کیا جا رہا ہو۔ اس نے ان ویگنوں میں خصوصی طور پر سائنسی آلات لگا دیئے تھے جن سے کسی بھی سائنسی آلات

سے ان ویگنوں کی چیکنگ نہیں کی جا سکتی تھی اور نہ ہی انہیں ٹریس کیا جا سکتا تھا۔ ٹائیگر اور وہ سب مختلف راستوں سے ویگنیں لے کر رانا ہاؤس پہنچ گئے تھے۔ چوہان کو محسوس ہوا تھا کہ ایک کار اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ اس نے بڑی خوبصورتی سے اس کار کو ڈاج دے دیا تھا اور پھر وہ سب سے آخر میں وہاں پہنچا تھا۔ رانا ہاؤس میں جولیا سمیت باقی سب ممبران بھی موجود تھے۔ جولیا کی صحت بھی چونکہ ابھی مکمل طور پر بحال نہ ہوئی تھی اس لئے وہ دوسرے کمرے میں ریسٹ کر رہی تھی اور نسرین حسن کو بھی آرام کے لئے ایک اور کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔

انہیں آرام کرنے کا موقع دیتے ہوئے وہ سب ایک بڑے کمرے میں جمع ہو گئے تھے۔ عمران نے انہیں ہدایات دی تھیں کہ جب تک وہ خود نہیں آتا یا اس کی طرف سے انہیں اگلی ہدایات نہیں مل جاتیں وہ سب رانا ہاؤس میں ہی موجود رہیں گے۔

"ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب کو خدشہ ہو کہ جن لوگوں نے اس لڑکی اور مس جولیا پر پہلے فائرنگ کی تھی وہ دوبارہ بھی حملہ کر سکتے ہیں اور اس لڑکی پر دوبارہ حملہ کرتے ہوئے وہ ہسپتال کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا جو ان کے ساتھ ہی موجود تھی۔

"لیکن ان حملہ آوروں کو عمران صاحب اور ٹائیگر نے ختم کر دیا تھا"...... نعمانی نے کہا۔

"انہوں نے ہمیں ساری تفصیل بتائی تھی۔ ان کی تفصیل میں یہ

بھی ذکر تھا کہ اس لڑکی پر قاتلانہ حملہ کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم سائرل نے کرایا تھا۔ جن افراد کو عمران صاحب اور ٹائیگر نے فنش کیا ہے وہ تو محض مہرے تھے''...... صفدر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''یہ تفصیل ہمیں تو نہیں بتائی گئی''...... چوہان نے کہا تو صفدر نے انہیں لڑکی پر حملے اور سائرل کے بارے میں مکمل تفصیل بتا دی جو اسے عمران نے بتائی تھی۔

''اوہ۔ اگر وہ تنظیم اس قدر باوسائل ہے تو پھر واقعی وہ کسی اور مجرم تنظیم کو بھی ہائر کر کے اس لڑکی پر دوبارہ حملہ کرانے کی کوشش کر سکتی ہے''...... خاور نے کہا۔

''ہاں۔ عمران صاحب کو اس بات کا بھی شک تھا کہ سپیشل ہسپتال کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ وہاں سے ایک وارڈ بوائے کو بھی گرفتار کیا گیا تھا جو اندر کی خبریں باہر پہنچا رہا تھا۔ عمران صاحب سپیشل ہسپتال کو بچانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے ڈاکٹر صدیقی سے بات کر کے اس لڑکی کو وہاں سے شفٹ کرا لیا ہے اور یہ سارا سیٹ اپ انہوں نے اسی لئے کیا تھا تاکہ اگر سپیشل ہسپتال کی نگرانی کی جا رہی ہو اور ہسپتال پر مجرم حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہوں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ جس لڑکی کو وہ ہلاک کرنا چاہتے ہیں اسے اس ہسپتال سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران نکال کر لے گئے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ۔ اب ساری بات سمجھ میں آ گئی ہے کہ عمران صاحب نے یہ قدم کیوں اٹھایا ہے۔ انہیں یہ ساری باتیں ہمیں بھی بتا دینی چاہئے تھیں تاکہ ہمیں کوئی کنفوژن نہ ہوتی''...... صدیقی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ جب تم سب یہاں آؤ تو میں تم سب کو ایک ساتھ ساری باتیں بتا دوں''...... صفدر نے کہا۔

''تو بتائی کیوں نہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''تم نے پوچھا ہی نہیں تھا''...... صفدر نے مسکرا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''تو کیا عمران صاحب کو یقین ہے کہ سائرل کی ہائر کردہ کسی تنظیم کو اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ ہم نے اس لڑکی کو کہاں منتقل کیا ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''اسی لئے تو عمران صاحب نے خصوصی ویگنوں کا بندوبست کیا تھا اور چوہان کی ویگن کا جس کار سے تعاقب کیا تھا اسے چوہان نے راستے میں ہی ڈاج دے کر اپنی جان چھڑا لی تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اگر عمران صاحب کا مقصد اس لڑکی کو حفاظت کے ساتھ یہاں پہنچانے کا ہی تھا تو پھر انہوں نے ہم سب کو یہاں کیوں جمع کیا ہے۔ ان کی ہدایات ہے کہ ہم اس وقت تک یہاں رہیں جب تک وہ خود نہیں آ جاتے یا کال کر کے ہمیں اگلی ہدایات نہیں دینے

دیتے''...... خاور نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ ان کے پاس ہمیں بتانے کے لئے مزید کچھ ہو اور وہ ہمیں اس بار ایک ساتھ ہی بتانا چاہتے ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''ہم یہاں پچھلے تین گھنٹوں سے موجود ہیں۔ نہ وہ خود یہاں آیا ہے اور نہ ہی اس نے فون کیا ہے۔ آخر ہم کب تک اس کا یا اس کے فون کا انتظار کریں گے''...... تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جب تک وہ آ نہیں جاتے یا کال نہیں کر لیتے''...... صفدر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب تم پر بھی اس کا رنگ چڑھ رہا ہے جو تم اس کے انداز میں باتیں کر رہے ہو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تو اس میں منہ بنانے والی کون سی بات ہے''...... صفدر نے ہنس کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''مجھے نہ اس کی باتیں پسند ہیں اور نہ ہی اس کا ہنسی مذاق اور مجھے ایسے لوگ بھی اچھے نہیں لگتے جو اس کا انداز اپنانے کی کوشش کرتے ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے اب تم عمران صاحب کی طرح مجھ سے بھی روکھے لہجے میں بات کرو گے''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے ایسا تو نہیں کہا''...... تنویر نے کہا۔

''تو میں نے کون سا کہا ہے کہ تم نے ایسا ہی کہا ہے''...... صفدر نے کہا تو اس بار تنویر بھی ہنس پڑا۔

''ویسے تنویر کی بات درست ہے۔ واقعی ہمیں یہاں کافی وقت ہو گیا ہے اور اب تک عمران صاحب نے ہم سے رابطہ ہی نہیں کیا ہے''...... صدیقی نے ریسٹ واچ پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ کسی جگہ مصروف ہوں گے ورنہ وہ ہمیں اس طرح یہاں اکٹھا کر کے انتظار نہ کراتے۔ ضرور وہ کسی نہ کسی معاملے میں الجھے ہوئے ہوں گے۔ ہمیں تھوڑا اور انتظار کر لینا چاہئے اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہماری حفاظت کے لئے ہمیں یہاں اکٹھا کیا ہو''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''ہماری حفاظت کے لئے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نجانے کیوں میری چھٹی حس آلارم بجا رہی ہے کہ ہم بہت جلد کسی بڑے خطرے سے دوچار ہونے والے ہیں۔ یہ خطرہ کیا ہے اور کیا ہونے والا ہے اس کے بارے میں فی الحال مجھے کچھ اندازہ نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اگر تمہیں اندازہ نہیں ہے تو پھر یہ بات کہنے کا مقصد کیا تھا تمہارا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری چھٹی حس اس وقت پھڑکتی ہے جب معاملہ ضرورت سے زیادہ خطرناک ہو۔ ایک انجان سا خطرہ محسوس ہو رہا ہے''

مجھے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’لیکن ہم میں سے تو کسی کو ایسا کوئی خطرہ محسوس نہیں ہو رہا ہے‘‘...... صدیقی نے کہا۔

’’کیپٹن شکیل صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مجھے بھی ایک انجانا سا خطرہ محسوس ہو رہا ہے‘‘...... صالحہ نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

’’تو کیا تمہاری بھی چھٹی حس پھڑک رہی ہے‘‘...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

’’ایسا ہی سمجھ لو‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’عجیب بات ہے۔ خطرے کا احساس کیپٹن شکیل اور مس صالحہ کو ہی ہو رہا ہے لیکن باقی سب نارمل ہیں۔ ایسا کیوں‘‘...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے بھی خطرے کا احساس ہو رہا ہے‘‘...... صدیقی نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

’’اگر تین افراد کو ایک ساتھ انجانا خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو پھر کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ ہمیں ایک بار باہر نکل کر رانا ہاؤس کی چیکنگ کر لینی چاہئے‘‘...... خاور نے کہا۔

’’لیکن یہاں چیکنگ کی کیا ضرورت ہے۔ جوزف اور جوانا یہاں ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انہوں نے یہاں کا حفاظتی سسٹم آن کر رکھے ہیں۔ کیوں جوزف‘‘...... نعمانی نے جوزف کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا جو انہیں کافی سرو کر کے ایک طرف کھڑا ہو گیا تھا۔

’’ہاں۔ تمام حفاظتی سسٹم آن ہیں لیکن مجھے یہ سارے سسٹم ناکافی لگ رہے ہیں اور مجھے بھی ان تینوں کی طرح ایک بڑا خطرہ رانا ہاؤس کی طرف بڑھتا ہوا محسوس ہو رہا ہے‘‘...... جوزف نے جواب دیا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔

’’اسے کہتے ہیں یک نہ شد چار شد‘‘...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

’’اب صورت حال گمبھیر ہوتی جا رہی ہے۔ میرے خیال میں ہمیں چیکنگ کر لینی چاہئے‘‘...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

’’جوانا کہاں ہے‘‘...... صفدر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’وہ کچھ دنوں کے لئے کسی ذاتی کام کے لئے باس سے اجازت لے کر ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ آج کل میں ہی وہ واپس آ جائے گا‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ ہم عمارت کے اندر کی چیکنگ کریں گے اور فورسٹارز باہر جا کر عمارت کے باہر اور اردگرد کا جائزہ لیتے ہیں‘‘۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’ہمیں اپنی ٹرانسمیٹر واچز کو فری فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر لینا چاہئے تا کہ ہم سب ایک دوسرے سے رابطے میں رہیں اور ضرورت کے وقت بات کر سکیں‘‘...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اچھا آئیڈیا ہے"...... تنویر نے کہا اور پھر وہ سب اپنی ٹرانسمیٹر واچز کو فری فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کرنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں سب کے ٹرانسمیٹر آن ہو گئے۔

"جوزف۔ تم ایک بار کنٹرول روم میں جا کر پھر سے حفاظتی سسٹم چیک کرو بلکہ بہتر یہ ہو گا کہ تم کنٹرول روم میں ہی رہو۔ اگر یہاں کوئی خطرہ ہوا تو تم کنٹرول روم میں بیٹھ کر اس کا سدباب کر سکتے ہو"...... صفدر نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی وہ سب بھی کمرے سے باہر آ گئے۔

"صالحہ۔ تم جا کر مس جولیا اور نسرین حسن کا کمرہ باہر سے لاکڈ کر دو"...... صفدر نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ایک طرف دوڑتی چلی گئی۔ فور سٹارز تیز تیز چلتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

"سب کے پاس اسلحہ موجود ہے نا"...... صفدر نے ٹرانسمیٹر پر سب سے ایک ساتھ بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بے فکر رہو"...... سب کی ایک ساتھ آواز سنائی دی اور پھر وہ رانا ہاؤس کے اندر اور باہر پھیل گئے۔ انہوں نے رانا ہاؤس کے اندر اور باہر جا کر مکمل سرچنگ کی لیکن انہیں وہاں کچھ نہ ملا۔

"ہم نے ہر طرف سرچنگ کر لی ہے لیکن رانا ہاؤس کے اردگرد کوئی موجود نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اچھی طرح سے چیک کرو۔ رانا ہاؤس کے اردگرد کوئی غیر معمولی چیز دکھائی دے تو اسے بھی چیک کرو"...... صفدر نے کہا۔

"میرے پاس وائٹل ایکس گائیگر ہے۔ میں نے اس گائیگر کی مدد سے چیکنگ کی ہے۔ یہاں کوئی غیر معمولی چیز موجود نہیں ہے۔ اندر کی کیا پوزیشن ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"بظاہر اندر بھی ہمیں کچھ نہیں ملا ہے لیکن انجان خطرے کا احساس اب بھی ہے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ وہ سب ایک دوسرے سے واچ ٹرانسمیٹر کی فری فریکوئنسی پر بات کر رہے تھے۔

"میں نے چوہان، خاور اور نعمانی کو یہاں سے کچھ فاصلے پر موجود دوسری عمارتوں کی چیکنگ کے لئے بھیجا ہے۔ دیکھو شاید وہاں کچھ پتہ چل سکے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہم نے ان عمارتوں کا راؤنڈ لگایا ہے۔ یہاں بھی کوئی مشکوک چیز نظر نہیں آئی ہے"...... خاور کی آواز سنائی دی۔

"سڑک کے اطراف کی چیکنگ کی ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"ہاں۔ ساری چیکنگ کی ہے لیکن دور دور تک کچھ بھی موجود نہیں ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"حیرت ہے۔ ہر طرف خاموشی ہے اس کے باوجود نجانے کیوں خطرے کا احساس گہرا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمارے گرد نادیدہ طاقتیں متحرک ہوں اور کسی بھی لمحے کچھ ہو

سکتا ہے“...... صالحہ نے کہا۔

”نادیدہ طاقتیں“...... ان سب نے ایک ساتھ کہا۔

”ہاں۔ انہیں نادیدہ طاقتیں ہی کہا جا سکتا ہے جن کا ہم صرف احساس ہی کر سکتے ہیں انہیں دیکھ نہیں سکتے“...... صالحہ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ جوزف تم بتاؤ۔ تم نے کنٹرول روم سے رانا ہاؤس کی مکمل چیکنگ کی ہے یا نہیں“...... صفدر نے پہلے منہ بنا کر صالحہ کی بات کا جواب دیا اور پھر اس نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ جوزف کے پاس واچ ٹرانسمیٹر تو نہیں تھا لیکن کنٹرول روم میں ایسے انتظامات تھے کہ وہ نہ صرف وائس ڈیوائسز کے ذریعے ان سب کی باتیں سن بھی سکتا تھا بلکہ ان کی باتوں کا جواب بھی دے سکتا تھا۔

”جی ہاں۔ میں نے کنٹرولنگ مشین سے عمارت کی ایک ایک اینٹ چیک کی ہے لیکن مجھے بھی خطرے والی کوئی بات دکھائی نہیں دے رہی ہے“...... جوزف نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم سب واپس آ جاؤ“...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ایک منٹ رکو“...... اچانک تنویر کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔ تنویر کو صفدر نے خاص طور پر رانا ہاؤس کی چھت پر چیکنگ کے لئے بھیجا تھا۔

”کیوں کیا ہوا“...... صفدر نے چونک کر کہا۔

”اوپر آسمان کی طرف دیکھو“...... تنویر نے کہا تو صفدر چونک کر اوپر کھلے آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ باقی سب بھی تیزی سے باہر آئے اور آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ دوسرے لمحے وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ آسمان پر تقریباً دو سو فٹ کی بلندی پر انہیں ایک چھوٹا سا مشینی باکس اڑتا دکھائی دے رہا تھا۔ جو رانا ہاؤس کے عین اوپر موجود تھا۔

”یہ تو آپریٹس مشین باکس معلوم ہو رہا ہے“...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ اسپائی آپریٹس مشین ہے۔ اس آپریٹس مشین سے رانا ہاؤس کو چیک کیا جا رہا ہے“...... تنویر نے جواب دیا۔

”تو یہ ہے وہ خطرہ جس کا ہمیں شدت سے احساس ہو رہا تھا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”صدیقی۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً اندر آ جاؤ اور تم سب میرے ساتھ چھت پر چلو“...... صفدر نے کہا اور تیزی سے زینوں کی طرف دوڑنے لگا۔ باقی سب بھی اس کے پیچھے دوڑے۔

”جوزف۔ کیا تم نے اس آپریٹس مشین کو چیک کیا ہے“۔ صفدر نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے اور میں اسے ٹارگٹ میں لانے کی کوشش کر رہا ہوں“...... جوزف نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اس پر ابھی اٹیک نہ کرنا"...... صفدر نے کہا۔

"او کے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"یہ عام آپریٹس مشین نہیں ہے۔ اس کی طرف غور سے دیکھو اس کے نچلے حصے میں منی میزائل بھی نصب ہیں"...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔ وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے چھت پر پہنچے اور پھر وہ غور سے اس آپریٹس مشین کو دیکھنے لگے جو بدستور رانا ہاؤس کے اوپر منڈلا رہا تھا۔ یہ باکس چوکور تھا اور اس کے اوپر والے حصے پر چار پنکھے گردش کر رہے تھے۔ آپریٹس مشین کے مختلف حصوں پر رنگ برنگے بلب بھی جلتے بجھتے دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے غور سے دیکھا تو واقعی آپریٹس مشین کے نچلے حصے میں انہیں چھوٹے چھوٹے منی میزائل نصب دکھائی دیئے جن کی تعداد چار تھی۔

"جوزف۔ کیا تم ہمیں دوربین مہیا کر سکتے ہو"...... صفدر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں لاتا ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں کنٹرول روم سے باہر آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صالحہ تم نیچے جاؤ اور جا کر جوزف سے دوربین لے آؤ"۔ صفدر نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے زینوں کی طرف دوڑ پڑی۔

"جوزف۔ کیا تم اس آپریٹس مشین کو کلوز کر کے دیکھ سکتے ہو"۔

کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ میں اسے کلوز دیکھ رہا ہوں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تو بتاؤ کہ اس آپریٹس مشین پر تمہیں اور کیا دکھائی دے رہا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"آپریٹس مشین باکس بے حد جدید معلوم ہو رہا ہے۔ اس کی پاور اور اس پر لگے ہوئے انٹینا سسٹم دیکھ کر لگ رہا ہے کہ یہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ اس پر چار ایف ٹی سکس، ریڈ میزائل لگے ہوئے ہیں جو انتہائی طاقتور اور تباہ کن ہیں جو بھیانک تباہی پھیلا سکتے ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کیا تم یہاں موجود حفاظتی انتظامات کی مدد سے رانا ہاؤس کو ان میزائلوں کی تباہی سے بچا سکتے ہو"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے رانا ہاؤس پر پروٹیکشن ریز پھیلا دی ہے۔ اس ریز کی موجودگی میں میزائل رانا ہاؤس پر نہیں گریں گے اور گرے تو یہ بلاسٹ نہیں ہوں گے اس کے علاوہ میں نے یہاں تمام حفاظتی انتظامات کو ڈبل پلس کر دیا ہے تا کہ رانا ہاؤس پر کسی ریز سے بھی اٹیک نہ کیا جا سکے لیکن......" جوزف نے کہا اور پھر لیکن کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا"...... ان سب نے چونک کر کہا۔

''آپریٹس مشین کے ایک حصے میں مجھے بلیو پائپ نصب دکھائی دے رہا ہے۔ اس بلیو پائپ نے مجھے پریشان کر دیا ہے''۔ جوزف نے جواب دیا۔

''بلیو پائپ۔ تمہارا مطلب ہے نیلا پائپ''...... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ نیلے رنگ کا ہی پائپ ہے اور اس پائپ کے ساتھ ایک ٹیوب سی لگی ہوئی ہے۔ یہ شیشے کی ٹیوب ہے جس میں مجھے ہلکے زرد رنگ کا محلول دکھائی دے رہا ہے۔ اگر میں غلط نہیں ہوں تو یہ کرومنگ لیکوئڈ کی ٹیوب ہے۔ باس نے مجھے اس ٹیوب اور کرومنگ لیکوئڈ کے بارے میں بتایا تھا۔ یہ ایک خاص قسم کا ایسڈ ہوتا ہے۔ اگر اس کی اوپر سے پھوار ماری جائے تو حفاظتی لہروں کا جال نہ صرف ٹوٹ جاتا ہے بلکہ اس لیکوئڈ کا ایک قطرہ بھی اگر حفاظتی سسٹم کی کسی بھی ڈیوائس پر پڑ جائے تو یہ اسے ایک لمحے میں پگھلا دیتا ہے اور اس کا سارا اثر کنٹرول کرنے والی مشین میں پھیل جاتا ہے اور مشین مکمل طور پر ناکارہ ہو جاتی ہے اور سارا حفاظتی نظام ختم ہو جاتا ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اوہ۔ یہاں چھت پر تو بے شمار ڈیوائسز لگی ہوئی ہیں۔ کیا یہ سب ڈیوائسز کنٹرولنگ مشین سے منسلک ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''جی ہاں۔ ان ڈیوائسز کی وجہ سے ہی عمارت کی حفاظت یقینی بنائی جاتی ہیں۔ ان ڈیوائسز کو چھت اور عمارت کی دیواروں میں

نصب کیا جاتا ہے تاکہ پوری عمارت پر نہ صرف نظر رکھی جا سکے بلکہ اس کی حفاظت ممکن بنائی جا سکے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اوہ۔ چھت پر تو کئی ڈیوائسز اور سائنسی آلات موجود ہیں۔ اگر آپریٹس مشین نے یہاں کرومنگ لیکوئڈ برسا دیا تو یہ سارے آلات اور ڈیوائسز تباہ ہو جائیں گی''...... تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور اس کے ساتھ ہی عمارت کا سارا حفاظتی سسٹم بھی ختم ہو جائے گا پھر رانا ہاؤس کی عمارت اور عام عمارت میں کوئی فرق باقی نہ رہ جائے گا''...... جوزف نے جواب دیا۔

''تب تو اس آپریٹس مشین کا یہاں رہنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ تم اسے فوراً ٹارگٹ بنا کر تباہ کر دو۔ اس سے پہلے کہ یہ یہاں کوئی تباہی پھیلائے اس کی تباہی ضروری ہے''...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صالحہ ایک دوربین لے کر وہاں آ گئی۔ اس نے دوربین صفدر کو دی اور صفدر اسے آنکھوں پر لگا کر آپریٹس مشین چیک کرنے لگا۔ آپریٹس مشین کو بغور دیکھنے کے بعد اس نے دوربین کیپٹن شکیل کو دے دی۔ اس نے بھی آپریٹس مشین کو چیک کیا اور دوربین تنویر کو دے دی۔ وہ سب باری باری آپریٹس مشین کو چیک کر رہے تھے اور اس آپریٹس مشین پر واقعی وہ سب کچھ نصب تھا جس کے بارے میں جوزف نے انہیں بتایا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں صدیقی بھی اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں آ

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
- ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
- کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ایڈ فری لنکس
- ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر
- ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براؤزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بُک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بُک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-



گیا۔ انہوں نے بھی باری باری آپریٹس مشین کو چیک کیا۔ آپریٹس مشین پر لگی ہوئی کرومسنگ لیکوئڈ ان کے لئے پریشانی کا باعث تھی۔

"اس لیکوئڈ سے تو ہماری جانوں کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اگر اس کا ایک قطرہ بھی ہم پر گر گیا تو یہ ہمارے جسموں میں کسی ڈرلنگ مشین کی طرح سوراخ بناتا ہوا ہڈیوں تک کو کاٹتا چلا جائے گا"...... صدیقی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اس آپریٹس مشین کو فوراً تباہ کرنا ہو گا ورنہ رانا ہاؤس کی تباہی کے ساتھ ہم سب بھی ختم ہو جائیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"جوزف۔ کیا ہم اس آپریٹس مشین پر فائرنگ کر کے اسے تباہ کر سکتے ہیں"...... صدیقی نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے یہاں جو حفاظتی شعاعوں کا جال پھیلایا ہوا ہے اس میں ہر قسم کا ویپن جام ہو جاتا ہے۔ آپ کے مشین پسٹلز سے فائرنگ نہیں ہو سکے گی"...... جوزف نے کہا۔

"تو پھر تم اس آپریٹس مشین پر اٹیک کیوں نہیں کر رہے۔ تباہ کر دو اسے"...... صفدر نے کہا۔

"میں اسے جتنی بار بھی ٹارگٹ میں لانے کی کوشش کرتا ہوں یہ فوراً اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے۔ جب تک یہ ٹارگٹ میں نہیں آئے گا میں اسے کیسے تباہ کر سکتا ہوں"...... جوزف نے کہا تو ان

سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ یہ سب وہ دیکھ سکتے تھے کہ واقعی آپریٹس مشین کسی ایک جگہ نہ ٹھہر رہی تھی تیزی سے کبھی دائیں طرف چلی جاتی تھی اور کبھی بائیں جانب اور کبھی آگے اور پیچھے ہونے کے ساتھ ساتھ اوپر کی طرف بھی بلند ہو جاتی تھی"۔

"حیرت ہے۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ آپریٹس مشین باکس فضا میں ہی تیرتا پھر رہا ہے۔ اگر مجرموں کا مقصد اس آپریٹس مشین سے رانا ہاؤس پر حملہ کرنا ہے تو وہ اب تک سوچ کیا رہے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے کہا۔

"اس آپریٹس مشین پر طاقتور اور خوفناک اسلحہ نصب ہے۔ کرومسنگ لیکوئڈ کی مدد سے چھت پر موجود تمام ڈیوائسز کو تباہ کر کے اس عمارت کا حفاظتی حصار توڑا جا سکتا ہے۔ ایک بار یہ حصار ٹوٹ گیا تو آپریٹس مشین سے فائر ہونے والے میزائلوں سے اس پوری عمارت کو تباہ کیا جا سکتا ہے لیکن ابھی تک آپریٹس مشین سے کوئی اٹیک نہیں ہوا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے مجرم اس آپریٹس مشین سے رانا ہاؤس پر حملہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ صرف نگرانی کر رہے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ یہ آپریٹس مشین یقینی طور پر سائرل نے بھیجی ہے اور وہ ہر صورت میں اس لڑکی کی ہلاکت کا خواہاں ہے۔ اس آپریٹس مشین سے اٹیک کر کے وہ رانا ہاؤس کی اینٹ سے اینٹ

بجا سکتا ہے پھر اب تک ایسا ہوا کیوں نہیں''...... چوہان نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ ابھی انہیں یہ کنفرم نہ ہوا ہو کہ لڑکی یہاں موجود بھی ہے یا نہیں۔ مکمل کنفرمیشن کے بعد ہی وہ یہاں اٹیک کرنے کا سوچ رہے ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے آپریٹس مشین کی مدد سے اس جگہ کی چیکنگ کر لی ہو لیکن انہیں ابھی لڑکی کے بارے میں کنفرم نہ ہوا ہو کہ وہ یہاں ہے یا نہیں۔ اسی لئے اس آپریٹس مشین کی مدد سے بدستور نگرانی کی جا رہی ہے ورنہ یہ چاہتے تو اب تک اٹیک کر چکے ہوتے''...... صفدر نے کہا۔

''ان کے حملہ نہ کرنے کی ایک وجہ اور بھی ہو سکتی ہے''...... خاور نے کہا۔

''وہ کیا''...... سب نے ایک ساتھ کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ آپریٹس مشین یہاں ہم سب پر نظر رکھنے کے لئے بھیجی ہو اور وہ خود یہاں پہنچ کر حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہوں''...... خاور نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ واقعی اس کا امکان ہو سکتا ہے۔ انہیں چونکہ لڑکی کے بارے میں کنفرم نہیں ہوا ہے اس لئے وہ یہاں آ کر مکمل چیکنگ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہوں گے اور پھر عمارت میں گھس کر اس لڑکی کو ہلاک کرنا چاہتے ہوں گے''...... صالحہ نے کہا۔ ابھی وہ سب یہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک وہ سب چونک پڑے۔

چھت پر موجود آپریٹس باکس نے اچانک غوطہ لگایا اور تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

''بچو۔ یہ ہم پر حملہ کرنے لگا ہے''...... صفدر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی تیزی سے چھلانگ لگا کر پیٹ کے بل چھت پر گر گیا۔ اسی لمحے آپریٹس مشین باکس زائیں کی تیز آواز نکالتا ہوا ان کے عین قریب سے گزرتا چلا گیا۔ ان سب نے فوراً صفدر کی طرح چھلانگیں لگا دی اور چھت پر پیٹ کے بل گرتے چلے گئے۔ آپریٹس مشین باکس تیزی سے آگے گیا اور پھر وہ یوٹرن لیتا ہوا واپس پلٹا اور ایک بار پھر ان کی طرف بڑھا۔

''اوہ اوہ۔ یہ واقعی حملہ آور ہو رہا ہے۔ اب کیا کریں۔ اس پر فائرنگ کریں۔ اسے مار گرائیں''...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ فائرنگ نہ کرنا۔ فائرنگ کرنے کی صورت میں یہ بلاسٹ ہو جائے گا''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔ آپریٹس مشین باکس عین ان کے اوپر آ کر ایک بار پھر ہوا میں معلق ہو گیا۔ اسی لمحے انہوں نے آپریٹس مشین باکس کا نچلا حصہ کھلتے دیکھا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک آپریٹس مشین کے کھلے ہوئے حصے سے دھوئیں کی دھاری سی نکلی۔

''سانس روک لو۔ جلدی''...... صفدر نے چیخ کر کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ آپریٹس مشین باکس رانا ہاؤس کے گرد پھیلائی ہوئی

حفاظتی ریز کی زد میں آ گیا ہو اور ان کے سسٹم خراب ہو گئے ہوں۔ آپریٹس مشین باکس سے دھویں کی مقدار بڑھتی جا رہی تھی اور پھر اچانک آپریٹس مشین باکس ایک بار پھر حرکت میں آیا اور وہ رانا ہاؤس میں تیزی سے چکرانا شروع ہو گیا۔ اس سے نکلنے والا دھواں ہر طرف پھیلتا جا رہا تھا۔ ان سب نے سانس روک رکھے تھے لیکن کب تک سب سے پہلے صالحہ نے سانس لیا تو اسے یکلخت تیز اور انتہائی ناگوار بو کا احساس ہوا۔ دھویں میں شاید زہریلی گیس تھی۔ اس کے ناک اور منہ میں تیز مرچیں سی بھر گئیں اور یہی مرچیں جیسے اس کے دماغ میں بھرتی چلی گئیں ۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دماغ جکڑا گیا اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ گیا۔ پھر دوسری باری صفدر کی آئی۔ اس کا بھی صالحہ جیسا حال ہوا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب لہراتے ہوئے الٹ الٹ کر گرتے چلے گئے اور بے ہوش ہو گئے۔

عمران نے کار گراہم کلب کی پارکنگ میں روکی اور کار سے نکل کر باہر آ گیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو نے اسے کال کیا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ اس نے سٹیٹ بنک سے ایک نجی بنک کا پتہ چلا لیا تھا جس میں گریٹ لینڈ سے دس لاکھ ڈالر ٹرانسفر کرائے گئے تھے۔ اس نجی بنک سے بلیک زیرو نے یہ معلومات بھی حاصل کر لی تھیں کہ یہ اماؤنٹ گراہم کلب کے جنرل مینجر جو اس کلب کا مالک بھی تھا ، کے ذاتی اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کی گئی تھی۔

گراہم کے بارے میں سنتے ہی عمران نے فوری طور پر اس کے پاس جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے دانش منزل واپس آ کر ڈریسنگ روم میں اپنا لباس تبدیل کیا اور ایک خطرناک بدمعاش کا میک اپ کر کے وہ گراہم کلب کی طرف روانہ ہو گیا۔ گراہم کلب کا ایڈریس بلیک زیرو نے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا اس لئے اسے

وہاں پہنچنے میں مشکل پیش نہ آئی تھی۔

وہ تیز تیز چلتا ہوا مین دروازے کی طرف بڑھا جہاں دو کیم شیم مسلح غنڈے کھڑے ہر آنے جانے والے کو بڑی تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔ عمران اپنے حلیئے اور چال ڈھال سے نامی غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس لئے وہ جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچا دونوں دربانوں نے جھک کر اسے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور ایک نے جلدی سے دروازہ کھول دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا اور ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھتا گیا۔ ہال میں ہر طرف مقامی اور غیر ملکی بدمعاش اور غنڈے بیٹھے شراب اور منشیات کا آزادانہ استعمال کر رہے تھے اور ہال میں شراب اور منشات کی ملی جلی بو رچی بسی ہوئی تھی۔

”ماسٹر گراہم سے کہو کہ ونگٹن سے زاراگ آیا ہے“...... عمران نے کاؤنٹر پر کھڑی خوبصورت لڑکی سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

”دائیں طرف راہداری کے آخر میں ان کا آفس ہے جناب۔ وہ آفس میں ہی موجود ہیں“...... لڑکی نے اس کی طرف سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ کلب چونکہ خاص طور پر غیر ملکیوں کے لئے مخصوص تھا اس لئے کسی کو اس کی شکل پر اور اس کے انداز پر حیرت نہ ہوئی تھی اور ڈیلنگ کے لئے عموماً غیر ملکی آ کر ماسٹر گراہم سے ہی ملاقات کرتے تھے اور گراہم سوائے غیر ملکیوں کے

کسی سے نہ ملتا تھا۔ عمران نے بھی جس بدمعاش کا میک اپ کر رکھا تھا وہ ایک غیر ملکی کا ہی تھا اس لئے کاؤنٹر گرل نے اسے بغیر کسی تردد کے ماسٹر گراہم کے آفس کے بارے میں بتا دیا تھا۔ وہ راہداری کی طرف بڑھا اور اس آفس کے دروازے کے پاس پہنچ گیا جس کے بارے میں کاؤنٹر گرل نے اسے بتایا تھا۔ وہاں بھی ایک بدمعاش موجود تھا جس کے ہاتھوں میں مشین گن دکھائی دے رہی تھی۔ وہ عمران کو کینہ توز نظروں سے اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا تھا۔

”کون ہو تم اور ادھر کیوں آئے ہو“...... عمران کے قریب پہنچتے ہی اس نوجوان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

”تو تم میرا تعارف حاصل کرنا چاہتے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اپنا نام بتاؤ اور یہ بتاؤ کہ اس طرف کیوں آئے ہو“...... نوجوان نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح سے چیختا ہوا اچھل کر کئی قدم دور راہداری میں جا گرا۔ اس کے گال پر پڑنے والے بھرپور تھپڑ کی آواز سے راہداری گونج اٹھی تھی۔ اسے تھپڑ مار کر گراتے ہی عمران اسے دیکھے بغیر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا جو بیک وقت آفس اور ڈرائنگ

روم کے طرز پر سجایا گیا تھا۔ ایک بڑے سے صوفے پر چار تیم شیم غنڈے بیٹھے ہوئے تھے جن کے ہاتھوں میں شراب کے گلاس تھے جبکہ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے اور ورزشی جسم کا ایک نوجوان غنڈہ اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کا سر گنجا تھا اور شکل وصورت سے وہ انتہائی سفاک اور درندہ صفت دکھائی دے رہا تھا جس کے چہرے پر جا بجا زخموں کے پرانے نشان دکھائی دے رہے تھے جو اس بات کا ثبوت تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں گزری ہے۔ اس بدمعاش کے ہاتھ میں بھی شراب کی بوتل دکھائی دے رہی تھی۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور باہر موجود نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

''سس۔ سس۔ سوری باس۔ یہ زبردستی اندر آ گیا ہے''۔ اس نوجوان نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے تم جاؤ''...... گنجے سر والے بدمعاش نے کہا تو وہ آدمی عمران کو تیز نظروں سے گھورتا ہوا باہر چلا گیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ عمران میز کے سامنے آ کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔ گنجے سر والے بدمعاش کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی اس ہوٹل کا مالک اور جنرل مینجر ماسٹر گراہم تھا۔ وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔ کچھ دیر وہ اسے گھورتا رہا پھر اس نے سیدھا ہو کر میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک

ریوالور نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھ لیا۔ ریوالور دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ آگے بڑھا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہونہہ۔ کوئی خاص چیز لگ رہے ہو''...... ماسٹر گراہم نے اسے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھتے دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''صرف لگ نہیں رہا۔ میں ہوں ہی خاص الخاص''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون ہو تم۔ نام کیا ہے تمہارا''...... ماسٹر گراہم نے اسے گھورتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

''ولنگٹن کے ڈان زاراگ کا نام سنا ہے تم نے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے نہیں سنا''...... ماسٹر گراہم نے کہا اور پھر اس نے اچانک شراب کی بوتل میز پر رکھی اور میز پر پڑا ہوا ریوالور اٹھا کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے چاروں بدمعاشوں نے بھی اٹھنے میں دیر نہ لگائی اور انہوں نے بیک وقت جیبوں سے ریوالور نکال لئے۔

''کتے کی دم کو لاکھ سیدھا کرنے کی کوشش کرو لیکن وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی رہتی ہے۔ تم بھی اسی ٹائپ کے لگتے ہو''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ تمہاری یہ جرأت"...... اس کی بات سن کر ماسٹر گراہم نے یکلخت بھڑکتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ یکلخت پے در پے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کا ایک ہاتھ جو اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی کوٹ کی جیب میں ڈال لیا تھا بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا اور اس کے ہاتھ میں موجود چھوٹے مگر جدید ساخت کے مخصوص مشین پسٹل نے نہ صرف ماسٹر گراہم کے ہاتھ میں موجود ریوالور اڑا دیا بلکہ عمران نے مشین پسٹل کا رخ صوفے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا تھا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ گولیوں کا برسٹ چاروں غنڈوں پر پڑا اور وہ چاروں ایک ساتھ اچھلتے ہوئے صوفے پر گرے اور صوفے سمیت پیچھے الٹ گئے۔ یہ چیخیں ان کے حلق سے نکلیں تھیں جبکہ ماسٹر گراہم حیرت سے منہ کھولے بت بنا رہ گیا۔ یہ ساری کارروائی پلک جھپکنے میں مکمل ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں گیا اور اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل یوں غائب ہوگیا جیسے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا ہی نہ ہو۔

"آرام سے بیٹھ جاؤ ماسٹر گراہم۔ ڈرو نہیں۔ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماسٹر گراہم جس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چند لمحے عمران کو خوف بھری نظروں سے دیکھتا رہا پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کک کک۔ کون ہو تم"...... اس نے عمران کی طرف دیکھتے

ہوئے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"دوستوں کے لئے دوست اور دشمنوں کے لئے راسکل کنگ۔ بس یہی میرا تعارف ہے اور نام میں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ عمران نے اسی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"زاراگ۔ ولنگٹن کا ڈان زاراگ"...... ماسٹر گراہم نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"بولو۔ یہاں کیوں آئے ہو۔ کیا چاہتے ہو مجھ سے"...... ماسٹر گراہم نے خود کو سنبھالتے ہوئے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"بہت خوب۔ تمہارے اس بدلے ہوئے انداز سے لگ رہا ہے کہ تم کام کے آدمی ہو"...... عمران نے کہا۔

"زاراگ یا جو بھی تمہارا نام ہے میری بات دھیان سے سن لو۔ میں تم سے ڈرا نہیں ہوں۔ میں صرف تم سے تمہارے یہاں آنے کا مقصد جاننا چاہتا ہوں۔ ورنہ جس طرح تم نے بہترین فائرنگ کا مظاہرہ کیا ہے اس سے زیادہ بہترین اور تیز رفتاری سے میں بھی تم پر فائرنگ کر سکتا ہوں"...... ماسٹر گراہم نے ہونٹ بھینچ کر اور ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ مجھے تمہارا یہ انداز پسند آیا ہے ماسٹر گراہم۔ بہرحال میں تم سے چند سوال پوچھنے آیا ہوں اور مجھے امید ہے کہ تم میرے چند سوالوں کے جواب دے کر مجھے پھر سے مشین پسٹل نکالنے اور فائرنگ کرنے کا موقع نہیں دو گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... ماسٹر گراہم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"سب سے پہلا سوال ہے سائرل"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو سائرل کا نام سنتے ہی ماسٹر گراہم اس بری طرح سے اچھلا جیسے عمران نے سوال کرنے کی بجائے اس پر تیز دھار خنجر پھینک دیا ہو۔

"سس۔ سس سائرل۔ کون سائرل"...... ماسٹر گراہم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہی سائرل۔ جس نے تمہارے ذاتی اکاؤنٹ میں دس لاکھ ڈالر ٹرانسفر کرائے ہیں"...... عمران نے کہا تو ماسٹر گراہم کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"میں کسی سائرل کے بارے میں نہیں جانتا اور نہ ہی میرے کسی اکاؤنٹ میں اتنی بڑی رقم ٹرانسفر ہوئی ہے"...... ماسٹر گراہم نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم ٹرانکو اور اس کی منگیتر میلیسا کے بارے میں بھی نہیں جانتے اور نہ ہی تمہیں ان دس افراد کے بارے میں کچھ معلوم ہے جو ٹرانکو کے ساتھ پاکیشیا آئے ہیں"...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو ماسٹر گراہم نے یکلخت ہونٹ بھینچ لئے اور اس کا رنگ زرد ہو گیا۔ وہ عمران کو چند لمحے خالی خالی نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے کے تاثرات بدلنا شروع ہو گئے اور اس کے

چہرے پر حیرت اور خوف کی جگہ غصے اور نفرت کے تاثرات ابھرنا شروع ہو گئے۔

"کون ہو تم اور یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"...... اس بار ماسٹر گراہم نے غراتے ہوئے کہا۔

"موت کا دوسرا نام زاراگ ہے ماسٹر گراہم اور زاراگ کے سامنے ایسی باتیں کرنے والا دوسرا سانس نہیں لیا کرتا"...... عمران نے اس سے بھی زیادہ خوفناک انداز میں غراتے ہوئے اور انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ابھی عمران کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ کرسی پر بیٹھا ہوا ماسٹر گراہم یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر عمران پر آیا۔ اس نے اپنے طور پر انتہائی برق رفتاری سے حملہ کیا تھا اور اُڑتا ہوا عمران کی طرف آیا تھا لیکن عمران شاید پہلے ہی سے اس کی اس حرکت کے لئے تیار تھا۔ اس لئے جیسے ہی ماسٹر گراہم کا جسم کرسی سے اچھلا عمران نے خود کو کرسی سمیت پیچھے کی طرف قالین پر گرا لیا اور جیسے ہی ماسٹر گراہم اس کے اوپر آیا عمران کی دونوں ٹانگیں چلیں اور ماسٹر گراہم کا جسم جو تیزی سے اس کے اوپر آیا تھا کسی سپرنگ پر گرنے والے انداز میں دوبارہ اوپر کی طرف اٹھا اور پھر جیسے ہی نیچے آیا عمران کی ٹانگیں ایک بار پھر چلیں اور وہ چیختا ہوا اور ہوا میں رول ہوتا ہوا پوری قوت سے سائیڈ کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ اس نے تڑپ کر اٹھنا چاہا لیکن عمران فوراً ماہر جمناسٹک کا مظاہرہ کرتے ہوئے اٹھا اور اس نے آگے بڑھ کر لمبے تڑنگے اور بھاری

بھرکم ماسٹر گراہم کی گردن اور اس کی کمر پر ہاتھ ڈالا اور اسے جھٹکے کے ساتھ یوں اوپر اٹھا لیا جیسے ماسٹر گراہم کا کوئی وزن ہی نہ ہو اور عمران کے لئے وہ ایک چھوٹا سا بچہ ہو۔ عمران نے اپنا جسم گھمایا اور دوسرے لمحے کمرہ ماسٹر گراہم کی تیز اور انتہائی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے اسے یکلخت پوری قوت سے سامنے والی دیوار کی طرف پھینک دیا تھا۔ ماسٹر گراہم ایک دھماکے سے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران اس کے سر پر پہنچ گیا اور پھر کمرہ یکلخت ماسٹر گراہم کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کی دونوں ٹانگیں مشین کی سی تیزی سے حرکت کر رہی تھیں اور وہ اچھل اچھل کر پوری قوت سے ماسٹر گراہم کے جسم پر ضربیں لگاتا چلا جا رہا تھا۔ ماسٹر گراہم نے اپنے آپ کو بچانے اور عمران کی کوئی ٹانگ پکڑنے کی بے حد کوشش کی لیکن عمران تو جیسے مشین میں تبدیل ہو چکا تھا اور چند ہی لمحوں میں ماسٹر گراہم کے حلق سے نکلنے والی چیخوں کا سلسلہ تھم گیا۔ عمران کی اس کے سر پر پڑنے والی لات نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس کا چہرہ زخموں سے بھرا ہوا تھا۔

''ہونہہ۔ خود کو بہت بڑا بدمعاش سمجھ رہا تھا۔ نانسنس''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے ماسٹر گراہم کو دیکھتا رہا پھر اس نے جھک کر ایک بار پھر اسے اٹھایا اور اسے لا کر ایک کرسی پر پھینک دیا۔ اس نے ماسٹر گراہم کا کوٹ اس کے کاندھوں سے

نیچے کر دیا تاکہ وہ ہوش میں آ کر ہاتھ نہ چلا سکے اور پھر عمران نے پوری قوت سے ماسٹر گراہم کے منہ پر لگاتار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ماسٹر گراہم چیخ مار کر ہوش میں آ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح کراہنے لگا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی۔

''بیٹھے رہو۔ اگر اٹھنے کی کوشش کی تو کھوپڑی میں گولی اتار دوں گا''...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کے سر سے لگاتے ہوئے کہا اور ماسٹر گراہم اٹھتے اٹھتے بیٹھ گیا۔ اس کے منہ سے اذیت انگیز کراہیں نکل رہی تھیں۔ عمران نے اس کے آفس میں داخل ہوتے ہی دیکھ لیا تھا کہ آفس مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے۔ اس لئے اسے اس بات کا کوئی خطرہ نہیں تھا کہ اندر کی آوازیں باہر جا سکتی ہیں۔

''کک کک۔ کیا چاہتے ہو تم''...... ماسٹر گراہم نے کراہتے ہوئے کہا۔

''ٹرانکو اور اس کی گرل فرینڈ میلسیا کہاں ہیں اور ان کے ساتھ سپر فورس کے جو دس افراد آئے ہیں ان کا پتہ کیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''مم مم۔ میں نہیں جانتا۔ مجھے نہیں معلوم''...... ماسٹر گراہم نے اسی طرح کراہتے ہوئے کہا۔

''جھوٹ مت بولو ماسٹر گراہم۔ مجھے سچ بتا دو ورنہ......'' عمران

نے غراتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ باس کو معلوم ہوگا''...... ماسٹر گراہم نے کہا تو عمران چونک پڑا اور حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''باس۔ کون باس۔ کیا تم ماسٹر گراہم نہیں ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں جیکسن ہوں۔ ماسٹر جیکسن۔ باس نے دشمنوں کو ڈاج دینے کے لئے اپنے روپ میں مجھے یہاں بیٹھایا ہوا ہے۔ میں اس کی جگہ ماسٹر گراہم بن کر کام کرتا ہوں''...... نوجوان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو اب کہاں ملے گا تمہارا باس''...... عمران نے کہا۔

''میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ وہ کسی کو نہیں ملتا اور نہ کوئی اس کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کہاں ہوتا ہے۔ اس کے فون آتے ہیں اور بس''...... نوجوان نے جواب دیا۔

''تم اس کے کسی ٹھکانے کے بارے میں تو جانتے ہو گے''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتا۔ اس معاملے میں وہ کسی پر اعتبار نہیں کرتا ہے۔ جب مناسب سمجھتا ہے وہ مجھے کال کرتا ہے اور میں اس کی ہدایات پر ماسٹر گراہم بن کر عمل کرتا ہوں بس''...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم بھی تو اسے رپورٹ دیتے ہو گے۔ کس طرح دیتے ہو۔ جواب دو''...... عمران نے کہا۔

''وہ خود فون کر کے پوچھ لیتا ہے''...... جیکسن نے جواب دیا تو عمران نے اس کے لہجے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''ہونہہ۔ تب تم میرے لئے بے کار آدمی ہو اور بے کار آدمیوں کو میں زندہ نہیں چھوڑتا''...... عمران نے غرا کر کہا۔ ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ جیکسن کی کھوپڑی کسی ناریل کی طرح پھٹی اور وہ کرسی سمیت الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اس کا جسم پھڑکے بغیر ساکت ہو گیا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آ گیا۔ باہر وہ آدمی بدستور موجود تھا جسے عمران نے تھپڑ مارا تھا۔ چونکہ آفس مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا اس لئے باہر کھڑا ہونے کے باوجود اسے اندر کی کوئی آواز سنائی نہ دی تھی۔ وہ عمران کو دیکھ کر چونکا اور پھر اسے بری طرح سے گھورنے لگا۔ عمران نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہال میں پہنچ گیا اور پھر خاموشی سے کلب سے نکل کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار میں وہاں سے نکلا جا رہا تھا۔ وہ ماسٹر گراہم کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کی جگہ اس کا نمبر ٹو جیکسن ماسٹر گراہم بن کر اس کے کلب میں کام کر رہا تھا اور خود ماسٹر گراہم منظر سے غائب تھا۔ وہ صرف فون پر ہی ہدایات دیتا تھا۔ وہ کون تھا اور کہاں رہتا تھا

اس کے بارے میں جیکسن کو بھی معلوم نہ تھا اور عمران سوچ رہا تھا کہ پاکیشیا میں ایسا کون سا انسان ہو سکتا ہے جو اس ماسٹر گراہم کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں خیال ابھرا۔ اس نے کار سڑک کے کنارے پر لے جا کر روکی اور پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ اس نے سیل فون کے ڈسپلے پر عمران کا نام دیکھ لیا تھا۔

"کہاں ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"فلیٹ میں ہوں باس۔ آپ کا ہی حکم تھا کہ مس جولیا اور ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو خفیہ طور پر رانا ہاؤس پہنچا کر اپنے فلیٹ میں پہنچ کر آپ کے اگلے حکم کا انتظار کروں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری طرف آ رہا ہوں۔ تم تیار ہو کر باہر آ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں تیار ہی بیٹھا ہوں باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اسے باہر آنے کا کہا اور سیل فون بند کر کے کار دوبارہ آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ٹائیگر کو اس کمرشل پلازہ کے باہر سے پک کیا جہاں اس کی رہائش تھی اور پھر وہ ٹائیگر کو لے کر ایک طرف روانہ ہو گیا۔

"گراہم کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... عمران نے کچھ دیر

خاموش رہنے کے بعد ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ماسٹر گراہم۔ آپ گراہم کلب کے ماسٹر گراہم کا پوچھ رہے ہیں"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی پراسرار اور عجیب آدمی ہے باس۔ اس کا ایک بڑا سینڈیکیٹ ہے اور وہ ہر قسم کے غیر قانونی دھندوں میں ملوث رہتا ہے۔ اس کا ایک نمبر ٹو ہے جو اس کے کلب میں ماسٹر گراہم کے نام سے بیٹھتا ہے۔ ماسٹر گراہم کون ہے کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ اس کے نمبر ٹو کو بھی کچھ معلوم نہیں ہے۔ ماسٹر گراہم اس سے فون پر رابطہ کر کے ہدایات دیتا ہے اور بس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے یہ سب باتیں تم پہلے سے جانتے تھے اور میں نے خواہ مخواہ گراہم کلب جا کر اپنا وقت برباد کیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا آپ گراہم کلب گئے تھے"...... ٹائیگر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کو ساری باتیں بتا دیں۔

"آپ اگر مجھ سے بات کر لیتے تو یہ سب میں آپ کو پہلے ہی بتا دیتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم نے کبھی اس بات کا پتہ کرنے کی کوشش نہیں کی کہ ماسٹر گراہم کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کی تھی باس اور مجھے اس کے بارے میں ایک ٹپ بھی ملی تھی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیسی ٹپ"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا کے نواح میں ایک آدمی ہے جو کسی زمانے میں اس ماسٹر گراہم کا پارٹنر ہوا کرتا تھا لیکن پھر وہ بیمار پڑ گیا اور اس نے کسی وجہ سے ماسٹر گراہم سے پارٹنر شپ ختم کر دی۔ لیکن اس آدمی کو نہ صرف ماسٹر گراہم کی اصلیت کا علم ہے بلکہ وہ اس کے بہت سے ٹھکانوں کے بارے میں بھی جانتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو تم اب تک اس سے جا کر ملے کیوں نہیں اور اس سے ماسٹر گراہم کا پوچھا کیوں نہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں ایک دو بار گیا تھا لیکن اس کی حالت بہت خراب تھی اور وہ ہسپتال میں ایڈمٹ تھا اور پھر مصروفیات کی وجہ سے مجھے اس کے پاس دوبارہ جانے کا وقت نہیں مل سکا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا ہوا ہے اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بلڈ کینسر کے عارضے میں مبتلا ہے اور اپنے علاج کے لئے اس نے اپنی ساری جمع پونجی لٹا دی ہے۔ اس کے بارے میں یہ پتہ چلا ہے کہ وہ ایک چھوٹے سے علاقے میں اور ایک چھوٹے سے ناپختہ مکان میں رہتا ہے۔ اس کے دو بچے ہیں جو چھوٹے ہیں

اور اس کی بیوی ہے جو اب لوگوں کے گھروں میں صاف ستھرائی کا کام کر کے گزر بسر کر رہی ہے اور علاج کے لئے رقم نہ ہونے کی وجہ سے اس آدمی کی حالت پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی ہے اور وہ بستر پر ہی پڑا رہتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نام کیا ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ مقامی آدمی ہے اور اس کا نام سہراب ہے لیکن وہ چونکہ بیماری کی وجہ سے کافی بوڑھا ہو چکا ہے اس لئے سب اسے اولڈ سہراب کہتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم نے اس کا گھر دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مجھے ایڈریس بتاؤ۔ ہم اس سے ملنے جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ایک نواحی علاقے کے بارے میں بتایا تو عمران نے کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ لیا جو اس نواحی علاقے کی طرف جاتی تھی۔

یہ ایک انتہائی وسیع وعریض ہال نما کمرہ تھا جہاں عجیب وغریب اور بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ مشینوں کے ساتھ اسکرینیں بھی نصب تھیں جن پر مختلف مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ سامنے ایک بڑی سی مشین تھی جس کے سامنے کرسی پر ایک لمبا تڑنگا نوجوان بیٹھا اسے آپریٹ کر رہا تھا۔ اس نوجوان کے پاس دو کرسیوں میں سے ایک کرسی پر ٹرانکو اور دوسری کرسی پر اس کی منگیتر میلسیا بھی بیٹھی ہوئی تھی اور ان تینوں کی نظریں اس مشن کے اوپر لگی ہوئی ایک بڑی سی اسکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر ایک عجیب وغریب قلعے نما عمارت دکھائی دے رہی تھی۔ اس عمارت میں انہیں آٹھ دس افراد ادھر ادھر بھاگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ لوگ کافی دیر ادھر ادھر بھاگتے رہے جیسے انہیں کسی کی تلاش ہو۔

”یہ لوگ عمارت کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ شاید انہیں اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے“...... ٹرانکو نے

ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ وہ دیکھیں ان میں سے ایک عمارت کی چھت پر پہنچ گیا ہے اور اس نے ہمارے آپریٹس مشین کو بھی چیک کر لیا ہے۔ اس کی نظریں اس آپریٹس مشین پر ہی مرکوز ہیں“...... اس نوجوان نے کہا جو ٹرانکو کا ساتھی ولسن تھا۔

”ہونہہ۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے آپریٹس مشین چیک کر لی ہے یا نہیں۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا واقعی وہ لڑکی اس عمارت میں موجود ہے یا نہیں جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں“۔ ٹرانکو نے سر جھٹک کر کہا۔

”جن پانچ ویگنوں کو ہسپتال سے لایا گیا تھا۔ ان میں سے ہی کسی ویگن میں اس لڑکی کو یہاں لایا گیا تھا باس اور وہ دیکھیں۔ سامنے پورچ میں وہ پانچوں ویگنیں موجود ہیں“...... ولسن نے ایک طرف کھڑی پانچ ایک جیسے رنگ اور ماڈل والی ویگنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ سفید رنگ کی ویگنیں تھیں۔

”ضروری تو نہیں کہ لڑکی کو ان ویگنوں میں سے کسی ایک میں یہاں ہی لایا گیا ہو۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ لڑکی کو پہلے کہیں اور پہنچایا گیا ہو اور پھر ان ویگنوں کو یہاں لایا گیا ہو“...... میلسیا نے کہا۔

”یس مادام۔ ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن ان افراد کی طرف غور کریں۔ ان کی حرکات اور سکنات سے با آسانی اس بات

کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ عام افراد نہیں ہیں۔ ان کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور میں آپ کو پہلے ہی اس قلعے نما عمارت کے حفاظتی سسٹم کے بارے میں بتا چکا ہوں۔ اس عمارت کا حفاظتی نظام انتہائی فول پروف ہے۔ اگر اس عمارت پر ایٹم بم سے بھی حملہ کیا جائے تو اس عمارت کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور ایسی عمارت پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہی ہو سکتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس لڑکی کو بھی یقینی طور پر یہیں لا کر رکھا گیا ہو گا''...... ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جب تک تصدیق نہ ہو جائے حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا''...... ٹرانکو نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر کیسے پتہ چلے گا کہ یہاں لڑکی موجود ہے یا نہیں''۔ میلسیا نے کہا۔

''اس کے لئے اس عمارت کی ڈیپلی چیکنگ کرنی ہو گی۔ اگر لڑکی یہاں موجود ہے تو اسے یقیناً کسی کمرے یا پھر تہہ خانے میں ہی رکھا گیا ہو گا''...... ولسن نے کہا۔

''تو کیا تمہاری یہ آپریٹس مشین نیچے جا کر اس عمارت کی چیکنگ نہیں کر سکتی''...... ٹرانکو نے کہا۔

''اگر میں نے آپریٹس مشین نیچے کیا تو یہ اسے نشانہ بنا سکتے ہیں باس۔ دیکھیں ان سب کے پاس مشین پسٹل ہیں''...... ولسن نے کہا تو ٹرانکو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کچھ ایسا کرو کہ ان سب کو ہلاک کر دیا جائے اور پھر تم اطمینان سے آپریٹس مشین نیچے لے جا کر عمارت کے ایک ایک حصے اور ایک ایک کمرے کی چیکنگ کرو''...... میلسیا نے کہا۔

''آپریٹس مشین پر پاور میزائل نصب ہیں مادام لیکن میں نے آپ کو بتایا ہے کہ عمارت کا حفاظتی سسٹم فول پروف ہے۔ میزائل فائر کرنے کے باوجود ان کا عمارت پر کوئی اثر نہیں ہو گا البتہ ایک کام ہو سکتا ہے''...... ولسن نے کہا۔

''کیا''...... ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

''آپریٹس مشین پر کرومسنگ لیکوئڈ ٹیوب بھی نصب ہے۔ اگر میں اس لیکوئڈ کی پھوار کر دوں تو چھت پر اور دیواروں میں لگے ہوئے تمام سائنسی آلات ناکارہ ہو جائیں گے اور اس سے عمارت کے تمام حفاظتی سسٹم ختم ہو جائیں گے۔ اس لیکوئڈ کی پھوار سے عمارت میں سوراخ بھی ہو جائیں گے اور جہاں جہاں پھوار کے قطرے جائیں گے وہ چیز اور جگہ جل کر راکھ بنتی جائے گی۔ ان افراد کے جسم بھی جل کر خاک بن جائیں گے لیکن اگر میں نے ایسا کیا تو اس پھوار سے چھت پر ہونے والے سوراخوں سے لیکوئڈ کے قطرے اس کمرے میں بھی ٹپک سکتے ہیں جہاں ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن اگر موجود ہے اور اگر اس لیکوئڈ کا ایک بھی قطرہ اس پر پڑ گیا تو وہ بھی نہ صرف ہلاک ہو جائے گی بلکہ وہ جل کر بھسم ہو جائے گی''۔ ولسن نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ ایسا نہ کرنا۔ عمارت پر کرومسنگ لیکوئڈ نہ برسانا۔ ہمیں وہ لڑکی زندہ چاہئے اور ہمیں ہر صورت میں اسے یہاں سے زندہ نکال کر لے جانا ہے''۔ ٹرانکو نے فوراً کہا۔

''اسی لئے میں نے ابھی تک لیکوئڈ کا استعمال نہیں کیا تھا''۔ ولسن نے جواب دیا۔

'اور کوئی طریقہ ڈھونڈو کہ اس عمارت میں موجود تمام افراد بے ہوش یا ہلاک ہو جائیں اور پھر اس عمارت کی چیکنگ کرنا ممکن ہو جائے''...... میلسیا نے کہا۔

''تب ہمیں آپریٹس مشین باکس کو استعمال کرنا ہی پڑے گا''...... ولسن نے کہا۔

''وہ کیسے''۔ میلسیا نے چونک کر کہا۔

''آپریٹس مشین سے میں وہاں ہر طرف زہریلی گیس پھیلا دوں گا۔ اس زہریلی گیس سے یہ سب ہلاک تو نہیں ہوں گے لیکن اس کے اثر سے انسانوں کے ساتھ ساتھ زمین پر رینگنے والے حشرات الارض بھی ایک لمحے میں بے ہوش ہو جاتے ہیں اور پھر جب تک انہیں اینٹی انجکشن نہ لگا دیئے جائیں اس وقت تک کسی کا ہوش میں آنا ممکن نہیں ہوتا''...... ولسن کی بجائے ٹرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپریٹس مشین باکس میں ایسی سہولت موجود ہے جس سے گیس پھیلا کر ان سب کو بے ہوش کیا جا سکے''...... میلسیا نے

ولسن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس مادام۔ آپریٹس مشین میں ہر قسم کی سہولت موجود ہے۔ اب دیکھیں میں کیا کرتا ہوں''...... ولسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے چند بٹن پریس کئے تو اسکرین پر منظر بدل گیا اور دوسرے لمحے اس عمارت کی چھت کا منظر دکھائی دینے لگا جس پر وہ سب موجود تھے اور اوپر بلندی پر انہیں آپریٹس مشین باکس بھی دکھائی دے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ تم آپریٹس مشین باکس کو عمارت کی مختلف اطراف میں لے جاؤ اور پھر ان سے عمارت میں ہر طرف گیس پھیلا دو تاکہ عمارت کے اندر اور باہر موجود تمام افراد اس گیس کے اثر سے بے ہوش ہو جائیں۔ اس کے بعد ہم پہلے عمارت کی آپریٹس مشین سے ہی چیکنگ کریں گے اور اگر لڑکی یہاں موجود ہوئی تو میں کال کر کے سپر فورس کو فوری طور پر وہاں پہنچنے کا حکم دوں گا تاکہ وہ وہاں سے لڑکی کو نکال لائیں اور ان تمام افراد کو وہاں بے ہوشی کی ہی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں اس طرح ہم ایک ساتھ دو کام کر لیں گے۔ ایک اس لڑکی کو عمارت سے زندہ سلامت نکال لانے کا اور دوسرا پاکیشیا سیکرٹ وس کے ممبران کو ہلاک کرنے کا''...... ٹرانکو نے کہا۔

''عمارت میں جب سب ہی بے ہوش پڑے ہوئے ہوں گے تو تمہیں وہاں سپر فورس بھجوانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کام تو ہم

دونوں بھی وہاں جا کر کر سکتے ہیں‘‘...... میلسیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’ہم دونوں۔ کیا مطلب‘‘...... ٹرانکو نے چونک کر کہا۔

’’اس سے اچھا موقع ہمیں پھر نہیں ملے گا ٹرانکو۔ ہم سپر فورس کی مدد کے بغیر خود جا کر اس لڑکی کو عمارت سے نکال لائیں گے اور اپنے ہاتھوں سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو گولیاں مار کر ہلاک کریں گے۔ یہ ہماری زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے ہاتھوں ماری جائے‘‘۔ میلسیا نے کہا تو ٹرانکو کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

’’اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے کی حسرت لئے واقعی دنیا کے بڑے بڑے اور نامور ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں اور پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹوں اور ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ مجرم تنظیموں کی بھی یہی خواہش ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کریں لیکن ان کی یہ حسرت ہمیشہ حسرت ہی رہی ہے۔ ہمیں یہ موقع مل رہا ہے تو ہمیں واقعی اس سے فائدہ اٹھانا ہو گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا کارنامہ سرانجام دینے سے نہ صرف ہمارا بلکہ سائرل کا نام بھی بلندیوں پر پہنچ جائے گا‘‘...... ٹرانکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’آپ انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار کر ضرور ہلاک کریں لیکن احتیاطاً سپر فورس کو ساتھ ضرور لے جائیں۔ اگر یہ واقعی

پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے تو اردگرد موجود عمارتوں میں بھی ان کے مسلح ساتھی موجود ہو سکتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ وہاں پہنچیں تو وہ لوگ آپ پر حملہ کر دیں اور آپ کے لئے وہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے‘‘...... ولسن نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

’’ولسن ٹھیک کہہ رہا ہے میلسیا۔ ہمیں ہر ممکن احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ ہمارا مین مقصد وہاں سے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو نکال کر لانا ہے۔ اس لڑکی کو وہاں سے زندہ نکال کر ہم سپر فورس کے حوالے کر کے انہیں فوراً وہاں سے واپس بھیج دیں گے اور پھر وہاں رک کر ہم تمام افراد کو گولیاں ماریں گے اور اس عمارت میں بھی جگہ جگہ بم نصب کر دیں گے جنہیں ہم بعد میں دور جا کر ڈی چارجر سے تباہ کر سکتے ہیں۔ سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ ان کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی بھی ہمارے لئے اعزاز کا باعث ہو گی‘‘...... ٹرانکو نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ایسا ہی سہی۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے‘‘...... میلسیا نے کہا تو ٹرانکو کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ ورنہ اسے معلوم تھا کہ میلسیا ایک بات پر اڑ جائے تو اسے منانا مشکل ہو جاتا ہے اور آخر کار اسے ہی میلسیا سے ہار ماننی پڑتی تھی۔

’’ولسن تم آپریٹس مشین کو کنٹرول کر کے ان سب کو بے ہوش کر دو۔ تب تک میں سپر فورس کو تیار ہو کر وہاں پہنچنے کی ہدایات دیتا

ہوں‘‘...... ٹرانکو نے کہا تو ولسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹرانکو اٹھا اور جیب سے سیل فون نکال کر تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ولسن اور میلسیا وہیں رکے رہے۔ ولسن نے ہاتھ بڑھا کر مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے چھت پر موجود آپریٹس مشین باکس حرکت میں آ گیا۔ ولسن نے آپریٹس مشین کی بلندی کم کی اور پھر وہ اسے تیزی سے چھت پر موجود افراد کے قریب سے گزارتا لے گیا۔ اس نے ایک بٹن پریس کیا تو آپریٹس مشین باکس کے نیچے موجود ایک خانہ کھل گیا۔ آپریٹس مشین باکس سے دھویں کی دھاری سی نکلنا شروع ہو گئی۔ ولسن نے چھت پر ہر طرف دھواں پھیلا دیا لیکن اس کے باوجود وہ سب ہوش میں تھے۔

’’یہ کیا۔ یہ بے ہوش کیوں نہیں ہو رہے ہیں‘‘...... میلسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’فکر نہ کریں مادام۔ انہوں نے سانس روکے ہوئے ہیں لیکن اس گیس کا اثر طویل ہوتا ہے۔ یہ کب تک سانس روکے رہیں گے۔ ایک بار یہ سانس لینا شروع کر دیں پھر ان میں سے کوئی بھی نہ بچ سکے گا اور سب کے سب بے ہوش ہو جائیں گے‘‘...... ولسن نے کہا۔

’’تو تم گیس عمارت کے ہر میں پھیلا دو‘‘...... میلسیا نے کہا تو ولسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آپریٹس مشین باکس کو

کنٹرول کرتے ہوئے اسے عمارت کے مختلف حصوں کی طرف لے جانا شروع کر دیا۔ آپریٹس مشین باکس سے نکلنے والا دھواں عمارت میں ہر طرف پھیلتا جا رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دھواں پوری عمارت میں پھیل گیا جیسے اس عمارت میں ہر طرف آگ بھڑک اٹھی ہو اور اس سے دھواں اٹھ رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد ولسن آپریٹس مشین باکس گھما کر چھت کی طرف لایا تو یہ دیکھ کر میلسیا کی آنکھوں میں چمک آ گئی کہ چھت پر موجود تمام افراد بے ہوش ہو کر گر چکے تھے۔

’’گڈ شو۔ لگتا ہے۔ اب سارے بے ہوش ہو گئے ہیں‘‘۔ میلسیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یس مادام‘‘...... ولسن نے جواب دیا۔ اس نے ایک بار پھر آپریٹس مشین باکس کو حرکت دینا شروع کر دی اور ایک بار پھر ہر طرف گیس پھیلانے لگا۔

’’بس۔ کافی ہے۔ میرے خیال میں اب مزید گیس پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے‘‘...... میلسیا نے کہا۔

’’یس مادام‘‘...... ولسن نے کہا۔ اس نے آپریٹس مشین باکس کو حرکت دی اور پھر اسے کنٹرول کر کے عمارت سے بلندی پر لے آیا تاکہ وہ عمارت اور اس کے اطراف نظر رکھ سکے۔

’’اسے ہوا میں معلق کرنے سے بہتر ہے اسے عمارت کے اندر لے جاؤ تاکہ عمارت کی مکمل چیکنگ کی جا سکے‘‘...... میلسیا نے کہا تو ولسن نے اثبات میں سر ہلایا۔ اسی لمحے ٹرانکو اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... ٹرانکو نے اندر آتے ہی کہا۔

"ولسن نے آپریٹس مشین باکس سے عمارت میں ہر طرف گیس پھیلا دی ہے۔ چھت پر موجود سیکرٹ سروس کے تمام ممبران بے ہوش ہو گئے ہیں"...... میلیسا نے جواب دیا تو ٹرانکو اثبات میں سر ہلاتا ہوا اس کرسی پر بیٹھ گیا جس سے وہ اٹھ کر گیا تھا۔

"میں نے بھی سپر فورس کو کال کر دیا ہے۔ جلد ہی وہ اس عمارت تک پہنچ جائیں گے اور عمارت کو گھیر لیں گے"...... ٹرانکو نے کہا اور پھر وہ اسکرین کی جانب دیکھنے لگا جہاں ولسن آپریٹس مشین باکس کو کنٹرول کرتا ہوا عمارت کے ہر حصے میں لے جا رہا تھا اور عمارت کے ایک ایک حصے کی چیکنگ کر رہا تھا۔

"آپریٹس مشین باکس کو حرکت کرتے دیکھ کر انہوں نے اس پر فائرنگ تو نہیں کی تھی"...... ٹرانکو نے پوچھا۔

"نہیں۔ سب اس سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے"...... میلیسا نے جواب دیا تو ٹرانکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹرانکو نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سیل فون کا بٹن پریس کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کر کے اس نے سیل فون کان سے لگانے کی بجائے اس کا لاؤڈر آن کر لیا۔

"گیری بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹرانکو بول رہا ہوں"...... ٹرانکو نے کہا۔

"یس باس۔ ہم بس دس منٹ میں اس عمارت تک پہنچ جائیں گے"...... دوسری طرف سے گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ہم نے اس عمارت میں موجود تمام افراد کو بے ہوش کر دیا ہے۔ تم اندر جاتے ہی پوری عمارت پر قبضہ کر لینا"۔ ٹرانکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ کے حکم پر عمل کیا جائے گا"...... گیری نے جواب دیا تو ٹرانکو نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"چلو میلیسا۔ اب ہمیں جلد سے جلد اس عمارت میں پہنچنا ہے"...... ٹرانکو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"رکو۔ پہلے یہ تو چیک کر لو کہ عمارت میں وہ لڑکی موجود بھی ہے یا نہیں"...... میلیسا نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ جب ہم اس عمارت میں پہنچ جائیں گے تو وہاں جا کر خود ساری عمارت کی چیکنگ کر لیں گے"...... ٹرانکو نے جواب دیا تو میلیسا نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"تم اسی طرح اس عمارت کی نگرانی جاری رکھنا ولسن۔ اگر ارد گرد کی عمارت سے کوئی اور نکل کر اس عمارت کی طرف جاتا دکھائی دے تو اسے روکنا تمہارا کام ہے"...... ٹرانکو نے کہا۔

"اوکے باس۔ آپ بے فکر ہو کر جائیں۔ میں ارد گرد پر مکمل نظر رکھوں گا"...... ولسن نے کہا تو وہ دونوں مڑے اور تیز تیز قدم

اٹھاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں سوار نہایت تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی جانب اُڑے جا رہے تھے۔ انہیں رانا ہاؤس پہنچنے میں بیس منٹ سے زیادہ وقت نہ لگا۔ رانا ہاؤس کی طرف جانے والی سڑک خالی تھی اس لئے ٹرانکو نے کار کی رفتار بڑھا دی اور پھر چند منٹ بعد وہ رانا ہاؤس کے سامنے تھا جہاں دو جیپیں پہلے سے موجود تھیں۔

''کیا یہ سپر فورس کی جیپیں ہیں''...... میلسیا نے پوچھا۔

''ہاں''...... ٹرانکو نے جواب دیا اور اس نے کار پھاٹک کے قریب روکی اور کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ میلسیا بھی اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔

''کہاں ہیں وہ سب''...... میلسیا نے کہا۔

''عمارت کے اندر ہوں گے۔ آؤ''...... ٹرانکو نے کہا اور تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھا جو کھلا ہوا تھا۔ میلسیا اس کے پیچھے عمارت میں داخل ہو گئی۔ اسی لمحے ایک آدمی سائیڈ سے نکل کر دوڑتا ہوا ان کے پاس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ میلسیا اسے دیکھ کر چونک پڑی۔

''باس''...... اس آدمی نے ٹرانکو کے نزدیک آ کر کہا تو میلسیا مطمئن ہو گئی کہ آنے والا ٹرانکو کا ساتھی ہے۔

''ہاں۔ کیا ہوا''...... ٹرانکو نے کہا۔

''ہم نے چھت پر موجود تمام افراد کو نیچے لا کر ایک کمرے میں

ڈال دیا ہے باس۔ وہ سب بے ہوش ہیں۔ ان کی تعداد آٹھ ہے جن میں ایک لڑکی بھی شامل ہے''...... آنے والے نے جواب دیا جو سپر فورس کا گیری تھا۔ یہ وہی آدمی تھا جس سے ٹرانکو نے فون پر بات کی تھی۔ اس کی آواز سنتے ہی میلسیا کو اس کا نام یاد آ گیا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ کمروں کی تلاشی لی تم نے''...... ٹرانکو نے پوچھا۔

''یس باس۔ ہم نے سارے کمرے چیک کر لئے ہیں۔ لیکن تمام کمرے خالی ہیں''...... گیری نے جواب دیا تو ٹرانکو اور میلسیا چونک پڑے۔

''اوہ۔ کیا یہاں تمہیں مزید دو عورتیں نہیں ملی ہیں''...... ٹرانکو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''نو باس۔ ان آٹھ افراد کے سوا ہمیں یہاں کوئی نہیں ملا ہے۔ نہ کوئی مرد اور نہ کوئی عورت''...... گیری نے جواب دیا۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو یہاں نہیں لایا گیا ہے''...... ٹرانکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''ہاں۔ یہ تو واقعی غلط ہو گیا ہے۔ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مزید ممبران بھی ہوں گے۔ انہیں اس حملے کا علم ہو گا تو وہ اس لڑکی کو غائب کر دیں گے اور اب ہمارے لئے اس لڑکی کو تلاش کرنا اور زیادہ مشکل ہو جائے گا''...... میلسیا نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"کچھ سکل نہ ہو گا۔ ہمارے ہاتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران آ گئے ہیں۔ اب یہی ہمیں بتائیں گے کہ یہ لڑکی کو لے کر کہاں گئے تھے۔ میں ان کے حلق میں ہاتھ ڈال کر ان سے لڑکی کے بارے میں ہر بات اگلوا لوں گا"...... ٹرانکو نے غراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں ان سب کو لے کر جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مزید کمک یہاں آ جائے اور ہمارے لئے یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے"...... میلیسا نے کہا۔

"ہاں۔ ہم یہاں زیادہ دیر رک کر رسک نہیں لے سکتے ہیں اور جب تک سیکرٹ سروس کے ممبران ہمیں لڑکی کے بارے میں نہیں بتا دیتے اس وقت تک ان کا بھی زندہ رہنا ضروری ہے"...... ٹرانکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"گیری ان سب کو اٹھا کر گاڑیوں میں ڈالو"...... میلیسا نے گیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... گیری نے کہا اور پھر اس نے چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو آوازیں دینا شروع کر دیں جو عمارت کے احاطے میں مختلف جگہوں پر چھپے ہوئے تھے۔ وہ سب خفیہ جگہوں سے نکلے تو گیری انہیں ہدایات دینا شروع ہو گیا۔

"کیا اب بھی تمہارا اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا پروگرام

ہے"...... میلیسا نے ٹرانکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں اپنے ساتھ ایل ایس بلاسٹرز لایا ہوں۔ ہم انہیں عمارت کے مختلف حصوں میں آن کر کے چھپا دیتے ہیں اور پھر یہاں سے دور جانے کے بعد ہم ان بموں کو ڈی چارجر کے ذریعے بلاسٹ کر دیں گے اس طرح کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تو تباہ ہو جائے گا"...... ٹرانکو نے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں ایک بار خود بھی اس عمارت کی سرچنگ کر لینی چاہئے۔ ممکن ہے کہ اس قلعے نما عمارت میں کوئی سیکرٹ روم یا تہہ خانہ ہو جہاں ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو رکھا گیا ہو"...... میلیسا نے کہا۔

"لیکن خفیہ کمرے یا پھر تہہ خانوں کو ڈھونڈنے میں تو ہمیں کافی وقت لگ جائے گا"...... ٹرانکو نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ سپر فورس ہمارے ساتھ ہے۔ ہم انہیں باہر بھیج دیتے ہیں۔ یہ باہر جا کر عمارت کی نگرانی کریں گے اور اگر کسی نے اس طرف آنے کی کوشش کی تو یہ ان کا مقابلہ کر کے انہیں باہر ہی روک سکتے ہیں۔ تب تک ہم پوری عمارت کو چیک کر لیں گے"۔ میلیسا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ سپر فورس یہاں مکمل تیاری سے آئی ہے لیکن تہہ خانے اور سیکرٹ روم ڈھونڈنے کے لئے ہمیں خصوصی سائنسی آلات چاہئیں۔

"تو کیا گیری سرچنگ کا سامان نہیں لایا اپنے ساتھ"۔ میلسیا نے چونک کر کہا۔

"لایا ہو گا اور اس نے ڈیپ سرچنگ بھی کی ہو گی اور......" ٹرانکو نے کہا اور کہتے کہتے رک گیا۔

"اور کیا"...... میلسیا نے چونک کر کہا۔

"اس نے مکمل چیکنگ کرنے کے بعد ہی مجھے بتایا ہے کہ وہ لڑکی یہاں موجود نہیں ہے"...... ٹرانکو نے جواب دیا۔

"کیا اس نے ڈبل وائیگر کو ٹیرو میٹر کے ساتھ لگا کر ڈیپ سرچنگ کی تھی"...... میلسیا نے کہا۔

"معلوم نہیں۔ رکو وہ آتا ہے تو میں اس سے پوچھتا ہوں"۔ ٹرانکو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے گیری ایک کمرے سے نکلتا نظر آیا۔

"گیری۔ یہاں آؤ"...... ٹرانکو نے کہا تو گیری سر ہلاتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

"یس باس"...... گیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گیری تم نے یہاں ڈیپ سرچنگ کی ہے۔ کیا یہاں کسی خفیہ کمرے یا تہہ خانے کا پتہ نہیں چلا"...... ٹرانکو کی بجائے میلسیا نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس مادام۔ میں نے ٹیرو میٹر سے مکمل چیکنگ کی ہے۔ یہاں نہ تو کوئی خفیہ روم ہے اور نہ ہی کوئی تہہ خانہ"...... گیری نے جواب

دیا تو میلسیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ اتنی بڑی قلعے نما عمارت ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ یہاں کوئی تہہ خانہ نہیں ہے۔ میں اس عمارت کی ہیئت دیکھ کر یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ یہاں ایک سے زائد تہہ خانے موجود ہیں"۔ میلسیا نے کہا۔

"لیکن ہمیں ٹیرو میٹر سے کسی تہہ خانے کا کوئی کاشن نہیں ملا ہے مادام"...... گیری نے جواب دیا۔

"پھر تم نے ڈھنگ سے یہاں چیکنگ نہیں کی۔ کیا ٹیرو میٹر کے ساتھ تمہارے پاس ڈبل وائیگر مشین ہے"...... میلسیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یس مادام۔ لیکن ہم نے اس کا استعمال نہیں کیا ہے"...... گیری نے جواب دیا تو میلسیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو ان لوگوں کو ابھی یہیں چھوڑو اور جا کر ٹیرو میٹر کے ساتھ وائیگر مشین لگا کر لاؤ۔ یہاں تہہ خانے موجود ہیں۔ ان تہہ خانوں کو چھپانے کے لئے یقیناً انہوں نے اسے فائبرک کوٹڈ کیا ہو گا۔ فائبرک کوٹڈ ہونے کی وجہ سے ٹیرو میٹر سے کسی بھی طور پر کسی تہہ خانے کو چیک نہیں کیا جا سکتا ہے لیکن اگر اس کے ساتھ وائیگر مشین منسلک کر دی جائے تو وہ فائبرک کوٹڈ وال کو بھی کراس کر کے کاشن دینا شروع کر دیتی ہے۔ جاؤ جلدی لاؤ مشین"...... میلسیا نے کہا تو گیری نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے بیرونی گیٹ

کی طرف مڑا۔

"رکو اور میری بات سنو"...... میلسیا نے کہا تو گیری رک گیا اور مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"اپنے آدمیوں کو باہر ساتھ لے جاؤ اور اس عمارت کے گرد پھیل جاؤ۔ میں اور ٹرانکو اپنے طور پر ایک بار اس عمارت کی مکمل چیکنگ کریں گے۔ یہاں کوئی خطرہ ہوا تو ہم اسے سنبھال لیں گے اور باہر کوئی خطرہ ہوا تو تم اسے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر سنبھال لینا"...... میلسیا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ابھی ہم ان بے ہوش افراد کو یہیں پڑا رہنے دیں"۔ گیری نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہی بہتر ہوگا"...... ٹرانکو نے کہا اور گیری آگے بڑھ کر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا جو سیکرٹ سروس کے بے ہوش ممبران کو اٹھا کر باہر لا رہے تھے۔

"تم ایک بات بھول رہے ہو ٹرانکو"...... میلسیا نے کہا۔

"تمہارے ہوتے ہوئے میں سب کچھ بھول جاتا ہوں۔ تم ایک بات کہہ رہی ہو"...... ٹرانکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہی"...... میلسیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اوہ۔ تم سنجیدہ ہو۔ تو لو میں بھی ہو جاتا ہوں سنجیدہ۔ اب بولو میں کون سی بات بھول رہا ہوں"...... ٹرانکو نے کہا۔

"جب ہم ولسن کے پاس کنٹرول روم میں پہنچے تھے تو تمہیں یاد

ہے ولسن نے کیا کہا تھا کہ اس عمارت میں اسے نو افراد دکھائی دیئے تھے"...... میلسیا نے کہا۔

"نو افراد۔ ہاں۔ یاد ہے مجھے"...... ٹرانکو نے کہا۔

"لیکن ہم جب سے اس عمارت میں دوڑتے بھاگتے افراد کو دیکھ رہے تھے تو ہمیں آٹھ افراد ہی دکھائی دیئے تھے جبکہ ولسن کو ایک دیو قامت سیاہ فام آدمی بھی دکھائی دیا تھا جس کے بارے میں اس نے بتایا تھا کہ وہ ایک کمرے میں گیا تھا اور اس کے بعد وہ باہر نہیں آیا تھا۔ اگر وہ کمرے میں گیا تھا تو گیری اور اس کے ساتھیوں کو وہ سیاہ فام ملا کیوں نہیں"...... میلسیا نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ میں واقعی اس سیاہ فام آدمی کو تو بھول ہی گیا تھا۔ گیری کے مطابق وہ آدمی کمرے میں موجود تھا تو اس پر بھی گیس کا اثر ہونا چاہئے تھا اور اگر اس پر گیس کا اثر ہوا تھا تو پھر وہ کسی کمرے میں کیوں موجود نہیں ہے"...... ٹرانکو نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ وہ کسی کمرے میں نہیں بلکہ عمارت کے نیچے موجود کسی تہہ خانے میں ہے"...... میلسیا نے کہا تو ٹرانکو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ تمہاری بات درست ہے یقیناً یہاں تہہ خانے کسی موجود ہیں جنہیں گیری اور اس کے ساتھی ٹریس نہیں کر سکے"...... ٹرانکو نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ جہاں وہ سیاہ

فام موجود ہے وہیں وہ دونوں لڑکیاں بھی موجود ہے"۔ میلسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی حسین ہونے کے ساتھ بلا کی ذہین بھی ہو"۔ ٹرانکو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے تم نے مجھے ہی بلا نہیں کہہ دیا"...... میلسیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹرانکو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسا کہہ کر تمہیں بیوہ بنانے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے"۔ ٹرانکو نے مسکرا کر کہا تو اس کی بات سن کر میلسیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ابھی تم میرے شوہر نہیں بنے ہو جو تمہارے مرنے سے میں بیوہ ہو جاؤں گی"...... میلسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہاتھوں مر کر شوہر نہ ہوتے ہوئے بھی تم میری بیوہ ہی کہلاؤ گی"...... ٹرانکو نے مسکراتے ہوئے کہا تو میلسیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اسی لمحے باہر جانے والا گیری ایک جدید ساخت کی گائیگر نما مشین لے آیا اور اس نے مشین لا کر میلسیا کو دے دی۔

"اگر سیاہ فام کسی کمرے میں جا کر غائب ہوا تھا تو اس کا مطلب ہے کہ تہہ خانوں کا راستہ باہر سے نہیں کسی کمرے سے جاتا ہے۔ اس لئے اس مشین سے ہم کمروں کی زمین چیک کریں گے"...... میلسیا نے کہا۔

"سر تسلیم خم ہے جناب"...... ٹرانکو نے سینے پر ہاتھ رکھ کر شاہی

انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا تو یہ دیکھ کر میلسیا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"لڑکی مل گئی تو پھر ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو یہاں سے لے جانے اور ان کا منہ کھلوانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ ہم انہیں یا تو یہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں گے یا پھر انہیں بے ہوشی کی حالت میں باندھ جائیں گے اور جانے سے پہلے یہاں طاقتور بم نصب کر دیں گے۔ جب بموں کو بلاسٹ کیا جائے گا تو اس عمارت کے ساتھ ان سب کے بھی یہیں اجتماعی قبر بن جائے گی اس طرح ان کا ہیڈ کوارٹر ہی ان کی آخری آرام گاہ ثابت ہو گا"...... میلسیا نے کہا۔

"نہیں۔ ہم انہیں زندہ چھوڑ کر جانے کا رسک نہیں لیں گے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ مرنے کے بعد بھی زندہ ہونے کا فن جانتے ہیں۔ یہ یقینی موت مرنے کے بعد پھر سے زندہ ہو کر ہلاک کرنے والوں کو ہی ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ اس لئے جانے سے پہلے ہم انہیں گولیاں ماریں گے اور ان کی موت کی تصدیق کرنے کے بعد ہی یہاں سے جائیں گے"...... ٹرانکو نے کہا۔

"چلو ایسا ہی سہی لیکن اس کے لئے لڑکی کا ملنا ضروری ہے"۔ میلسیا نے کہا تو ٹرانکو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ایک کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"رکو"...... کمرے میں داخل ہونے سے ایک لمحہ پہلے اچانک

ٹرانکو نے کہا تو میلسیا رک گئی اور مڑ کر حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا ہوا''...... میلسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں حفاظتی سسٹم آن ہے میں اسے پہلے آف کرنا چاہتا ہوں تاکہ انجانے میں ہم کسی مصیبت میں نہ پڑ جائیں''...... ٹرانکو نے کہا۔

''کیسے کرو گے حفاظت سسٹم آف۔ کیا اس کا کوئی انتظام کر کے آئے ہو تم''...... میلسیا نے کہا۔

''ہاں۔ میں مارکٹو مشین ساتھ لایا ہوں''...... ٹرانکو نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک پلاسٹک بیگ نکالا اور اسے کھولنے لگا۔

''یہ سارے کیپسول ہمیں عمارت میں ہر طرف پھیلانے ہوں گے۔ آؤ میرے ساتھ''...... ٹرانکو نے پلاسٹک بیگ کھول کر ان میں سے کئی کیپسول جو کسی ٹھوس میٹریل کے بنے ہوئے تھے نکال کر میلسیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے ان کیپسولوں کو مختلف اطراف میں پھینکنا شروع ہو گئے۔ ایک ایک کیپسول انہوں نے کمروں میں بھی اچھال دیئے تھے۔ تمام کیپسول پھینک کر دونوں اکٹھے ہوئے تو ٹرانکو نے جیب سے ایک چھوٹی سی مشین نکال لی۔ مشین پر بے شمار بٹن اور چھوٹے چھوٹے بلب لگے ہوئے تھے۔ ٹرانکو نے بٹن پریس کئے تو مشین پر لگے ہوئے بلب

سپارک کرنا شروع ہو گئے۔ ٹرانکو نے ایک اور بٹن پریس کیا تو اچانک مشین سے تیز روشنی سی نکلی اور تیزی سے ہر طرف پھیلتی چلی گئی۔

''یہ کیا ہے''...... میلسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس مشین سے نکلنے والی ریز کا لنک ان تمام کیپسولوں سے ہو گیا ہے جو ہم نے عمارت میں پھینکے ہیں۔ اب کچھ ہی دیر میں یہاں موجود سارے حفاظتی سسٹم آف ہو جائیں گے''...... ٹرانکو نے کہا۔ اسی لمحے تیز جھماکہ سا ہوا اور مشین سے نکلنے والی روشنی یکلخت بجھ گئی۔

''گڈ شو۔ اب راستہ کلیئر ہے اس ریز سے یہاں موجود تمام حفاظتی سسٹم آف ہو گیا ہے۔ اگر یہاں کوئی ایٹمی بیٹری بھی ہو گی تو وہ بھی آف ہو گئی ہو گی اور اس کے ساتھ ہی وہ ساری مشینیں بھی خود بخود بند ہو جائیں گی جو ان بیٹریوں یا کسی بھی پاور سسٹم سے لنکڈ ہوں گی''...... ٹرانکو نے کہا۔

''میرے ذہن میں ایک اور بات آ رہی ہے''...... میلسیا نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''کیا''...... ٹرانکو نے پوچھا۔

''اگر یہاں تہہ خانے ہیں تو یقیناً وہاں اور بھی افراد موجود ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم تہہ خانوں میں جائیں تو وہ اچانک ہم پر حملہ کر دیں''...... میلسیا نے کہا تو ٹرانکو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ولسن نے یہاں جو ایس ایس ون گیس پھیلائی تھی۔ اس گیس کے اثرات ہوا میں تحلیل نہیں ہوتے ہیں بلکہ زمین میں جذب ہوتے ہیں اور یہ اثرات زمین کی تقریباً سو فٹ کی گہرائی میں جا کر ختم ہوتے ہیں۔ اس لئے جیسے جیسے یہ اثرات زمین میں اترتے چلے جاتے ہیں نیچے موجود ہر چیز اس کے اثر سے بے ہوش ہو جاتی ہے چاہے وہ انسان ہو یا زمین کے نیچے رینگنے والی معمولی سی چیونٹی۔

اگر تہہ خانوں میں مسلح افراد ہوئے تو وہ بھی اس گیس کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکیں گے اور جیسا کہ ولسن نے بتایا تھا کہ اس گیس سے کسی کے خود بخود ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا جب تک انہیں ایس ایس ون کے اینٹی نہ لگا دیئے جائیں"۔ ٹرانکو نے کہا اور اس نے جیب سے ایک ٹارچ نما آلہ نکال لیا۔ اس نے ٹارچ روشن کی تو ٹارچ سے نیلے رنگ کی روشنی نکلنے لگی۔

"یہ تو کلوٹو ٹارچ ہے جس سے کسی بھی قسم کے لاکڈ دروازوں کو کھولا جا سکتا ہے"...... میلسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کلوٹو ٹارچ کی بلیو لائٹ سے ہر قسم کے لاک سسٹم بے کار ہو جاتے ہیں اور بند لاک خود بخود کھلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ تمہیں اب سرچنگ آلے سے تہہ خانوں اور خفیہ کمروں کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہم یہ لائٹ یہاں ہر کمرے زمین اور دیوار پر ڈالیں گے۔ جہاں بھی کوئی خفیہ راستہ ہوا اور لاکڈ

ہوا تو وہ اس ٹارچ کی روشنی سے خود بخود کھل جائے گا چاہے وہ تہہ خانے کا ہی لاکڈ شدہ دروازہ کیوں نہ ہو"...... ٹرانکو نے مسکراتے ہوئے کہا تو میلسیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

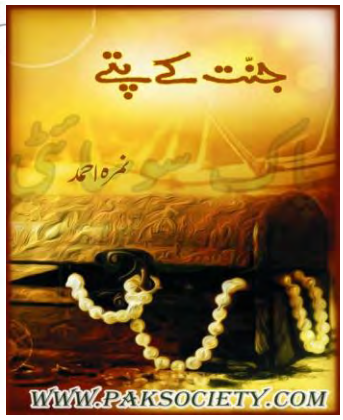
"اگر تم یہ سب کچھ اپنے ساتھ لائے تھے تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا"...... میلسیا نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے پوچھا کب تھا"...... ٹرانکو نے مسکراتے کہا تو میلسیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

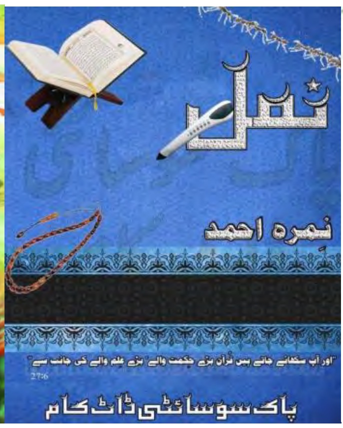
"اب یہ غصہ بعد میں دکھانا اور آؤ میرے ساتھ"۔ ٹرانکو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ چلتے ہوئے فرش پر ٹارچ سے نیلی روشنی مسلسل ڈال رہا تھا۔ ایک کمرے کے پاس جا کر وہ رکا۔

اس نے اردگرد کی دیواروں پر نیلی روشنی ڈالی اور پھر وہ میلسیا کے ساتھ کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ ہر قسم کے سامان سے عاری تھا۔ ٹرانکو اس کمرے کی دیواروں پر روشنی ڈالنے لگا اور جیسے ہی اس نے ایک دیوار پر روشنی ڈالی تو ٹارچ نما آلے سے نہ صرف ہلکی ہلکی بیپ کی آواز سنائی دی بلکہ جس حصے پر ٹارچ کی نیلی روشنی پڑی تھی وہاں روشنی کا رنگ بدل کر یکلخت سرخ ہو گیا۔ سرخ روشنی میں ایک دروازہ سا بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ بظاہر وہاں سپاٹ دیوار کے سوا کچھ نہ نظر آتا تھا۔

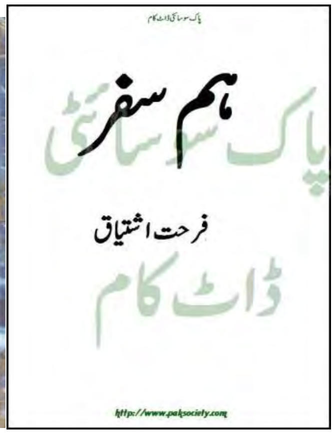
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

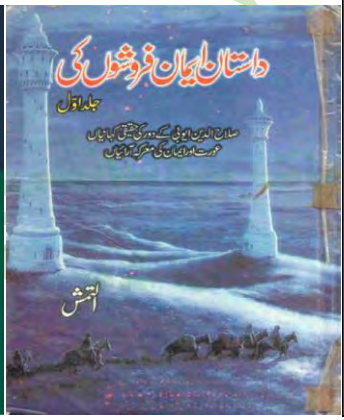




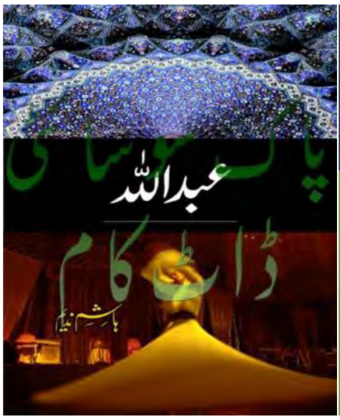


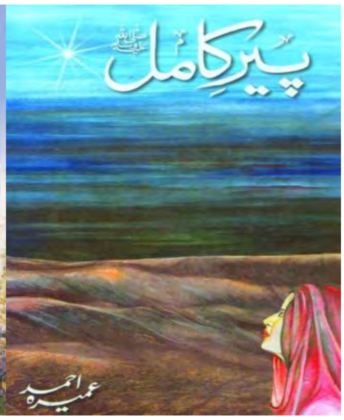




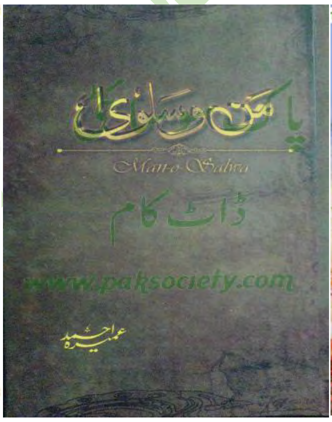




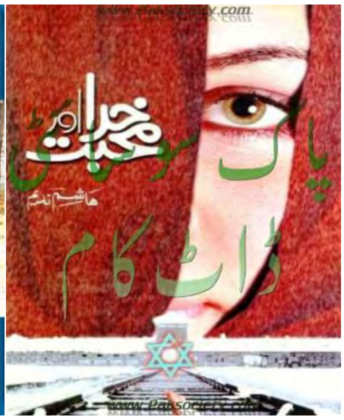


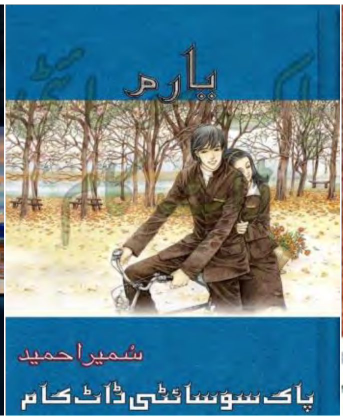




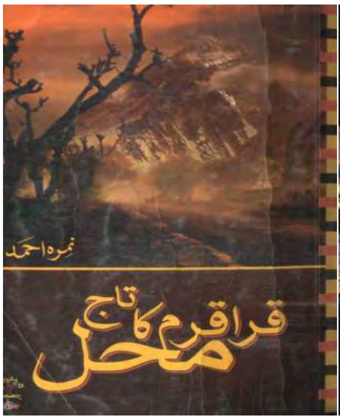












"یہ ہے خفیہ راستہ"...... ٹرانکو نے کہا اور اس نے آلے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو سرخ روشنی میں جو دروازہ دکھائی دے رہا تھا وہ یکلخت سبز رنگ میں تبدیل ہوا اور پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دیوار کا وہ حصہ سائیڈ دیوار میں گھستا چلا گیا۔ انہیں دوسری طرف ایک خلا دکھائی دیا۔ وہ آگے بڑھے تو انہیں نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئیں دکھائی دیں۔

"آؤ"...... ٹرانکو نے کہا اور تیزی سے خلا میں داخل ہوا اور سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ میلسیا نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگی۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ایک چھوٹی سی راہداری میں آئے اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ ٹرانکو نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک بڑا ہال کمرہ تھا۔ جہاں ہر طرف ستون ہی ستون دکھائی دے رہے تھے اور سائیڈ کی تمام دیواروں میں بے شمار کمروں کے دروازے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ تہہ خانے کے کمرے تھے۔ ہال مکمل طور پر خالی دکھائی دے رہا تھا۔

"یہاں تو بے شمار کمرے ہیں"...... میلسیا نے حیرت سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے تو یہاں تہہ خانے میں بھی بھرپور سیٹ اپ بنایا گیا ہوگا"...... ٹرانکو نے کہا۔

"لیکن یہاں تو کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ نہ بے ہوش اور نہ ہی ہوش میں"...... میلسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس عمارت میں ہر طرف جدید ترین حفاظتی انتظامات ہیں۔ اگر ہم نے یہاں ایس ایس ون گیس نہ پھیلائی ہوتی تو شاید ہم اس عمارت کے اندر بھی نہ پہنچ پاتے۔ چونکہ اس عمارت کی حفاظت کا سارا انتظام سائنسی آلات سے کیا گیا ہے اس لئے شاید یہاں کسی آدمی کو رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی"...... ٹرانکو نے کہا۔

"ہوسکتا ہے آدمی ان کمروں میں ہوں"...... میلسیا نے کہا۔

"ہاں۔ ہوسکتا ہے"...... ٹرانکو نے کہا۔

"تو کیا ہمیں اب یہ سارے کمرے چیک کرنے ہوں گے"۔ میلسیا نے کہا۔

"ہاں۔ لڑکی ضرور یہیں کہیں کسی کمرے میں موجود ہے۔ میرے خیال میں ہمیں ان کمروں کو چیک کرنا چاہئے اور جیسے ہی لڑکی مل جائے ہم اسے لے کر یہاں سے نکل جائیں گے۔ جانے سے پہلے ہم یہاں میگا پاور بم نصب کر جائیں گے اور باہر جاتے ہوئے سیکرٹ سروس کے ممبران کو بھی گولیاں مار دیں گے۔ اس طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا اور پھر ہمیں اس لڑکی کو لے کر جلد سے جلد پاکیشیا چھوڑنا ہے"...... ٹرانکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دائیں طرف کے کمروں کو چیک کرو۔ میں بائیں طرف چیک کرتی ہوں"...... میلسیا نے کہا۔

"نہیں۔ سارے کمرے لاکڈ معلوم ہو رہے ہیں۔ ان کے لاک بغیر کلوٹو لائٹ کے نہیں کھلیں گے"...... ٹرانکو نے کہا اور پھر وہ سامنے والی ایک کمرے کے دروازے کے پاس آیا۔ اس نے دروازے پر ٹارچ نما آلے سے نیلی لائٹ ڈالی تو دروازے پر پڑنے والی نیلی روشنی کا رنگ سرخ ہوگیا۔ ٹرانکو نے ایک بٹن پریس کیا تو سرخ روشنی سبز رنگ میں تبدیل ہوئی اور کٹاک کی آواز کے ساتھ کمرے کے دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔ وہ اندر داخل ہوئے تو انہیں ایک اور ہال نما بڑا کمرہ دکھائی دیا جس میں ہر طرف فولادی الماریاں رکھی ہوئی تھیں۔

"یہ تو کوئی سٹور روم معلوم ہو رہا ہے"...... میلیسیا نے کمرے میں پڑی ہوئی الماریاں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آؤ دوسرا کمرہ چیک کرتے ہیں"...... ٹرانکو نے کہا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے تو انہیں کمرے کی دیواروں میں بڑے بڑے ریکس بنے ہوئے دکھائی دیئے جن میں ہر قسم کا اسلحہ موجود تھا۔

"نکلو یہاں سے"...... میلیسیا نے کہا تو ٹرانکو نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے سے نکل آیا۔ وہ کلوٹو لائٹ کے ٹارچ نما آلے سے کسی کمرے کا لاک کھولتے اسے اندر سے چیک کرتے اور پھر

کمرے سے نکل کر دوسرے کمروں کی طرف بڑھ جاتے۔ تہہ خانے میں موجود کمرے دیکھ دیکھ کر انہیں اپنے ہوش اُڑتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔ رانا ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے ان کمروں میں اسلحے کے ساتھ ساتھ سائنسی آلات، سائنسی لیبارٹری اور نجانے کیا کچھ دکھائی دیا تھا۔ ایک کمرے کا دروازہ کھولنے پر وہ دونوں یکلخت ٹھٹھک گئے۔ اس کمرے میں دو اسٹریچر رکھے ہوئے تھے۔ جن پر دو لڑکیاں بے ہوش پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کو دیکھتے ہی ٹرانکو کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"یہ ہے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن"...... ٹرانکو نے ایک لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور یہ دوسری لڑکی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے شاید"...... میلیسیا نے کہا۔

"ہاں۔ دونوں ایس ایس ون گیس کے اثر سے بے ہوش ہیں۔ یہ دونوں لڑکیاں پہلے اس چھت کے اوپر والے کمرے میں موجود تھیں۔ دیکھو چھت کی طرف وہاں ایک بڑا سا چوکور کٹاؤ ہے اور ان اسٹریچروں کے نیچے زمین پر ہائیڈرولک سسٹم ہے۔ شاید اس چھت کو کھول کر اس ہائیڈرولک سسٹم کے تحت انہیں نیچے لایا گیا ہے"...... ٹرانکو نے کمرے کی چھت اور زمین کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ شاید انہیں خطرے کے پیش نظر کسی کنٹرولنگ سسٹم کے

تحت اوپر والے کمرے سے نیچے لایا گیا ہے۔ اسی لئے ہمارے آدمیوں کو یہ لڑکیاں نہیں ملی تھیں''...... میلسیا نے کہا۔

''ملتی بھی کیسے ہم سائنس کی جادوئی دنیا میں جو پہنچے ہوئے ہیں۔ یہاں ایسے زبردست انتظامات ہیں جنہیں دیکھ کر واقعی عقل دنگ رہ گئی ہے''...... ٹرانکو نے کہا۔

''اب تو میرا یقین اور بھی زیادہ پختہ ہو گیا ہے کہ یہ جگہ ضرور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پراسرار چیف جس کا نام ایکسٹو ہے وہ بھی انہی میں سے کسی ایک کمرے میں بے ہوش پڑا ہو گا۔ ایکسٹو کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ یہاں تک کہ اس ملک کے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کو بھی اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے اور ہم اتفاق سے پراسرار ایکسٹو کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں تو کیوں نہ ہم آج اس بات کا فائدہ اٹھائیں اور ایکسٹو کو بھی تلاش کر لیں۔ ہم شاید اس دنیا کے وہ خوش نصیب انسان ہوں گے جو آج اپنی آنکھوں سے ایکسٹو کو دیکھیں گے''۔ میلسیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس میں بہت وقت لگ جائے گا میلسیا۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی ہے کہ ابھی تک کوئی اس طرف نہیں آیا ہے۔ ان ممبران میں علی عمران مجھے کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔ وہ یقیناً باہر ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں ایکسٹو کو تلاش کرتے رہ جائیں اور ادھر عمران یہاں

پہنچ جائے''...... ٹرانکو نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ باہر ہماری سپر فورس موجود ہے۔ آسمان پر ولسن کی آپریٹس مشین موجود ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئے تو وہ ان کی نظروں میں آئے بغیر عمارت میں داخل نہ ہو سکیں گے اور تب تک ہم اپنا کام کر کے یہاں سے اس لڑکی کو لے کر نکل جائیں گے''...... میلسیا نے کہا۔

''میرا خیال ہے ہمیں اب مزید کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ لڑکی ہمیں مل گئی ہے۔ باہر سیکرٹ سروس کے ممبران موجود ہیں۔ ان سب کو ہم آسانی سے بے ہوشی کی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کر سکتے ہیں اور یہاں اسلحے کا سٹور ہے۔ یہاں ہم ایک بھی ریموٹ کنٹرول بم رکھ کر نکل جائیں تو باہر جا کر ہم آسانی سے اس پوری عمارت کو اُڑا سکتے ہیں۔ اگر یہاں ایکسٹو موجود ہے تو وہ اس عمارت میں ہی ہمیشہ کے لئے دفن ہو کر رہ جائے گا''...... ٹرانکو نے کہا۔

''نہیں۔ میں ابھی نہیں جاؤں گی۔ تم نے جانا ہے تو اس لڑکی کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ۔ یہ ڈور اوپنر مجھے دو میں یہاں موجود ایک ایک کمرہ چیک کروں گی اور جب تک میں اپنی آنکھوں سے ایکسٹو کو نہ دیکھ لوں گی میں یہاں سے نہیں جاؤں گی۔ میں ایکسٹو کو گولی مار کر یہاں سے اس کی لاش نکال کر باہر لے جاؤں گی تاکہ دنیا کے سامنے ثبوت کے طور پر پیش کر سکوں کہ میں نے دنیا کے

پراسرار ترین انسان ایکسٹو کو نہ صرف تلاش کر لیا ہے بلکہ اسے گولی مار کر ہلاک بھی کر دیا ہے''...... میلسیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''یہ تمہاری خواہ مخواہ کی ضد ہے میلسیا''...... ٹرانکو نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

''ضد ہے تو ضد سہی۔ میں نہیں جاؤں گی یہاں سے''...... میلسیا نے اس بار واقعی ضد بھرے لہجے میں کہا تو ٹرانکو نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ٹھیک ہے۔ میں اس لڑکی کو لے کر جا رہا ہوں۔ تم ڈور اوپنر لو اور ایک ایک کمرے کو کھول کر چیک کرتی رہو۔ جب تم ایکسٹو کو دیکھ کر مطمئن ہو جاؤ تو خود ہی مخصوص ٹھکانے پر پہنچ جانا۔ میں اب مزید یہاں نہیں رک سکتا''...... ٹرانکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جاؤ تم میں اپنا کام پورا کر کے خود ہی تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی''...... میلسیا نے اسی طرح ڈھیٹ انداز میں کہا تو ٹرانکو نے ٹارچ نما آلہ اسے تھمایا اور پھر اس نے اسٹریچر پر پڑی ہوئی نسرین حسن کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

''ایک بار پھر سوچ لو میلسیا۔ تم خواہ مخواہ موت کو آواز دے رہی ہو۔ میری بات مان لو اور نکل چلو میرے ساتھ یہاں سے''۔ ٹرانکو نے رک کر میلسیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں بزدل نہیں ہوں اور ابھی میں نہیں جاؤں گی۔ تم جاؤ''...... میلسیا نے اسی انداز میں کہا تو ٹرانکو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ٹھیک ہے مرو پھر یہاں مجھے کیا''...... ٹرانکو نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے لڑکی کو اٹھائے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ وہ جن راستوں سے گزر کر آیا تھا انہی راستوں سے ہوتا ہوا تہہ خانے سے باہر آ گیا اور پھر کمرے سے نکل کر وہ لڑکی کو لئے بیرونی گیٹ کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ عمارت میں بدستور خاموشی اور ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ ٹرانکو لڑکی کو لے کر باہر آیا تو سامنے موجود جیپ کے پاس کھڑا گیری اسے دیکھتے ہی تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

''اوہ۔ آپ کو یہ کہاں سے مل گئی۔ ہم نے تو پوری عمارت چھان ماری تھی''...... گیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ خفیہ تہہ خانے میں تھی۔ اسے لے جا کر میری کار میں ڈالو''...... ٹرانکو نے کہا تو گیری نے اثبات میں سر ہلا کر اس سے لڑکی کو لے کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور ٹرانکو کی کار کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ ٹرانکو پریشانی کے عالم میں گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ میلسیا جلد ہی واپس آ جائے گی۔ کچھ دیر اس نے انتظار کیا اور پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے میلسیا کی آواز

سنائی دی۔

''میں عمارت سے باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے وہاں سے نکل آؤ۔ باہر آنے سے پہلے ایک میگا پاور بم جو تمہارے پاس موجود ہے کو چارج کر کے اسلحے کے سٹور میں پھینک دینا تاکہ یہاں سے جاتے ہی ہم اس عمارت کو تباہ کر سکیں۔ میں اب دوبارہ عمارت میں نہیں آؤں گا''...... ٹرانکو نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... میلیسیا نے کہا۔

''میں یہاں اب صرف تمہارا دس منٹ اور انتظار کروں گا۔ اگر تم دس منٹ میں عمارت سے باہر نہ آئی تو میں لڑکی اور سپر فورس کو لے کر یہاں سے نکل جاؤں گا۔ عمارت کے اندر کئی کاریں اور پانچ ویگنیں موجود ہیں۔ تم ان میں سے کوئی کار یا ویگن لے کر پھر خود ہی ٹھکانے پر آ جانا''...... ٹرانکو نے کہا۔

''اوکے۔ مجھے دس منٹ سے زیادہ لگ جائیں گے اس لئے تم جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ اور اپنی سپر فورس کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ تم مجھے اکیلی چھوڑ کر گئے ہو اس لئے اب مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ گڈ بائی''...... میلیسیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ ٹرانکو اس سے مزید کوئی بات کرتا میلیسیا نے رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ لڑکی پاگل ہے۔ یہ ضرور مرے گی۔ مجھے اب واقعی یہاں نہیں رکنا چاہئے''...... ٹرانکو نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گیری تیزی سے واپس اس کی طرف آیا۔

''میں نے لڑکی کو آپ کی کار کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا ہے باس''...... گیری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اس لڑکی کو لے کر یہاں سے جا رہا ہوں۔ تم بھی اپنے ساتھیوں کو ساتھ لو اور نکلو یہاں سے''...... ٹرانکو نے کہا۔

''کیا ان افراد کو ساتھ لے جانا ہے جنہیں ہم اندر چھوڑ آئے ہیں''...... گیری نے کہا۔

''نہیں۔ پڑا رہنے دو انہیں اندر۔ ابھی تھوڑی دیر میں یہ ساری عمارت تباہ ہو جائے گی تو وہ سب اسی عمارت میں ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائیں گے''...... ٹرانکو نے منہ بنا کر کہا۔

''اور مادام۔ وہ کہاں ہیں''...... گیری نے کہا۔

''وہ ابھی اندر ہی ہے۔ تم اسے چھوڑو وہ خود واپس آ جائے گی۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر جلد سے جلد نکل جاؤ۔ میں بھی جا رہا ہوں''...... ٹرانکو نے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے پچھلی سیٹ پر بے ہوش پڑی ہوئی نسرین حسن کو دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''مجھے ایک بار پھر میلیسیا سے بات کر لینی چاہئے۔ وہ احمق ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میرے جانے کے بعد وہ سچ مچ بے موت ماری جائے''...... ٹرانکو نے کہا۔ اس نے سیل فون آن کیا اور ایک بار پھر میلیسیا کے نمبر پریس کرنے لگا۔ دوسری طرف بیل بجنے کی آواز

سنائی دے رہی تھی لیکن میلسیا اس کا فون اٹنڈ نہ کر رہی تھی۔

''فون رسیو کرو۔ نانسنس''...... اسے فون اٹنڈ نہ کرتے دیکھ کر ٹرانکو نے غراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ دوسری طرف سے میلسیا نے اس کا فون اٹنڈ کرنے کی بجائے ڈسکنکٹ کر دیا تھا۔

''یہ تم کیا کر رہی ہو نانسنس''...... ٹرانکو نے کہا اور اس نے ایک بار پھر میلسیا کو کال کیا لیکن میلسیا نے اس کا فون کاٹ دیا تو ٹرانکو کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیل گئے۔

''ٹھیک ہے مت اٹھاؤ میرا فون۔ تم نے مرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو پھر مرو۔ اب واقعی مجھے بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ نانسنس''...... ٹرانکو نے غصیلے لہجے میں کہا اور سیل فون کار کے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔ اسی لمحے گیری اور اس کے ساتھی جن دو جیپوں میں آئے تھے ان جیپوں میں سوار ہو کر تیزی سے اس کی کار کے قریب سے گزرتے چلے گئے۔ ٹرانکو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کار سٹارٹ کی اور پھر وہ اسے تیزی سے آگے بڑھاتا ہوا عمارت کے گیٹ کے سامنے لایا۔ اس نے سامنے عمارت کی طرف دیکھا لیکن وہاں مکمل خاموشی تھی۔

''اب میں تمہارا صرف ایک منٹ انتظار کروں گا میلسیا۔ تم ایک منٹ کے اندر اندر باہر نہ آئی تو میں تمہیں یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا''...... ٹرانکو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی ریسٹ واچ

کی طرف دیکھا اور پھر وہ انتظار کرنے لگا۔ ایک منٹ گزر گیا۔ ٹرانکو نے عمارت کے گیٹ کی طرف دیکھا لیکن اسے وہاں سے میلسیا نکلتی دکھائی نہ دی تو اس کا غصہ اور بڑھ گیا۔

''مرو اب۔ میں جا رہا ہوں''...... ٹرانکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے تیزی سے کار بیک کی اور پھر اسے موڑ کر سڑک کی طرف کیا اور پھر وہ رکے بغیر اسے تیزی سے آگے بڑھاتا لے گیا۔ اس کے چہرے پر میلسیا کے لئے غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران، ٹائیگر کے بتائے ہوئے راستوں سے ہوتا ہوا ایک نواحی رہائشی کالونی میں آ گیا اور پھر اس نے کار ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دی۔

''یہی ہے اولڈ سہراب کی رہائش گاہ''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کار سے باہر نکل آیا۔ ٹائیگر بھی کار سے باہر آ گیا۔ عمران کے اشارے پر ٹائیگر گیٹ کی طرف بڑھا اور اس نے سائیڈ پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد آٹھ نو سال کا لڑکا باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر سادہ سا لباس تھا اور بچے کی حالت بھی کچھ اچھی دکھائی نہ دے رہی تھی۔ وہ حیرت سے ٹائیگر اور گیٹ کے سامنے کھڑی سپورٹس کار کو دیکھ رہا تھا۔

''جی فرمائیں''...... بچے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سہراب صاحب یہاں رہتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''جی ہاں۔ وہ میرے ڈیڈی ہیں''...... بچے نے جواب دیا۔

''ہم ان سے ملنے آئے ہیں۔ کیا تم ہمیں ان کے پاس لے جا سکتے ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن ڈیڈی تو بیمار ہیں''...... بچے نے جواب دیا۔

''ہم جانتے ہیں۔ یہ بتاؤ کہ کیا وہ کسی ہسپتال میں ہیں یا گھر میں ہی ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ گھر پر ہی ہیں جناب۔ آپ کون ہیں''...... بچے نے کہا۔

''میرا نام عبدالحئی ہے اور یہ عمران صاحب ہیں۔ ہم ان کے دوست ہیں اور ان کی تیمار داری کے لئے آئے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔ عمران ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ رکیں میں ڈیڈی سے بات کر کے آتا ہوں۔ اگر انہوں نے اجازت دی تو میں آپ کو اندر لے جاؤں گا''...... بچے نے جواب دیا اور جانے کے لئے مڑا۔

''اپنا نام تو بتا دو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''جی میرا نام عبدالسلام ہے''...... لڑکے نے جواب دیا اور مڑ کر تیزی سے اندر چلا گیا۔

''کیا کہتے ہو اولڈ سہراب ملنے پر آمادہ ہو جائے گا''...... عمران نے لڑکے کو اندر جاتے دیکھ کر ٹائیگر کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں۔ بیمار آدمی ہے۔ اس کی تیمار داری کے لئے اس کے دوست آتے رہتے ہیں اور وہ سب سے مل لیتا ہے کہ شاید ان میں

سے کوئی اس کا مسیحا بن جائے اور اس کی امداد کر سکے''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ بچہ واپس آ گیا۔

''آئیں انکل''...... بچے نے کہا اور اس نے ساتھ ہی دروازہ کھول دیا۔ عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہوئے اور پھر اس بچے کے ساتھ ایک کمرے میں پہنچ گئے جہاں ایک پرانے سے بیڈ پر ایک ادھیڑ آدمی پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر چادر تھی اور وہ سوکھ کر کانٹا بنا ہوا تھا۔ اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد تھا اور اس کی آنکھیں بھی اندر دھنسی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے سر کے نیچے اونچا سرہانہ تھا اس لئے وہ انہیں آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔

''اوہ۔ اس کی حالت تو بہت خراب ہے''...... عمران نے اولڈ سہراب کو دیکھتے ہوئے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''جی ہاں۔ کینسر کا پرانا عارضہ ہے جو اسے بری طرح سے اندر ہی اندر کھا رہا ہے''...... ٹائیگر نے آہستگی سے کہا۔

''معاف کریں۔ میں نے آپ کو پہچانا نہیں''...... اولڈ سہراب نے سلام و دعا کے بعد بلغم زدہ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں ان کے لئے واقعی ناشناسائی تھی۔

''ہمیں دوست سمجھیں۔ یہ سمجھ لیں کہ ہم آپ کی مدد کرنے کے لئے آئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مدد کا سن کر اولڈ سہراب کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''اوہ اوہ۔ تشریف رکھیں''...... اولڈ سہراب نے کہا تو عمران اور ٹائیگر بیڈ کے قریب پڑی دو پرانی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اولڈ سہراب نے ہاتھوں کا زور لگا کر اٹھنے کی کوشش کی۔

''ارے ارے نہیں۔ آپ لیٹے رہیں۔ ہمارے لئے اٹھنے کی تکلیف نہ کریں''...... عمران نے کہا تو اولڈ سہراب وہیں رک گیا۔

''شکریہ۔ بیمار آدمی ہوں اس لئے اٹھ کر آپ کا استقبال بھی نہ کر سکا۔ اس کے لئے میں شرمندہ ہوں''...... اولڈ سہراب نے جبراً مسکراتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد آپ کو شفا دیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''عبدالسلام جاؤ بیٹا اپنی ماں سے کہو مہمان آئے ہیں ان کے لئے چائے پانی کا انتظام کرو''...... اولڈ سہراب نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اس تکلف کی ضرورت نہیں ہے۔ بیٹے سے کہیں یہ بس ہمیں سادہ پانی پلا دے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جاؤ بیٹا ان کے لئے پانی لے آؤ''...... اولڈ سہراب نے کہا تو عبدالسلام سر ہلا کر مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

''میرا بیٹا بتا رہا تھا کہ آپ میں سے ایک کا نام عبدالحئی ہے اور ایک عمران صاحب ہیں۔ آپ میں کون عمران ہے اور کون

عبدالحیٔ“...... اولڈ سہراب نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں عمران ہوں اور یہ عبدالحیٔ ہے“...... عمران نے کہا۔

”میرے بارے میں آپ کو کیسے معلوم ہوا اور آپ کسی امداد کی بھی بات کر رہے تھے“...... اولڈ سہراب نے ان کی جانب امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”چھوڑیں اس بات کو کہ ہمیں آپ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کب سے بیمار ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”دو سال سے بستر پر پڑا ہوں۔ میری جو جمع پونجی تھی سب میرے علاج پر لگ گئی ہے۔ لے دے کر بس یہ مکان بچا ہے اور یہ بھی گروی پڑا ہوا ہے۔ ہمارے پاس دو ماہ کا وقت ہے اگر دو ماہ تک ہم نے رقم ادا نہ کی تو ہمیں مجبوراً یہ مکان بھی خالی کرنا پڑے گا۔ میں اس قدر لاچار ہوں کہ نہ اپنے بیوی بچوں کے لئے کچھ کر سکتا ہوں اور نہ اپنی بیماری کا علاج کرا سکتا ہوں۔ میری بیماری نے سب کو زندہ درگور کر رکھا ہے۔ اب انہیں شاید میری وجہ سے اس گھر سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں“...... اولڈ سہراب نے تھکے تھکے اور انتہائی درد بھرے لہجے میں کہا۔

”ہوا کیا ہے آپ کو“...... عمران نے کہا۔

”میں بلڈ کینسر کے عارضے میں مبتلا ہوں جناب اور یہی کینسر

ہی میری اور میرے خاندان کی زندگی کا روگ بنا ہوا ہے“...... اولڈ سہراب نے اسی انداز میں کہا۔

”تو آپ نے اب تک جو علاج کرایا ہے اس سے کوئی افاقہ کیوں نہیں ہوا ہے“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”جب تک علاج کرانے کے قابل تھا کراتا رہا۔ افاقہ بھی ہوا تھا لیکن بلڈ کینسر کے علاج کے لئے پیسہ چاہئے۔ پیسہ ختم ہو جائے تو علاج ادھورا رہ جاتا ہے اور پھر یہ عارضہ دوبارہ لاحق ہونا شروع ہو جاتا ہے اور میرے ساتھ یہی ہوا ہے۔ جب تک علاج چلتا رہا میں ٹھیک رہا لیکن جیسے ہی علاج کرانے میں تساہل سے کام لیا اس روگ نے پھر سے مجھ پر حملہ کر دیا اور پھر میرا سب کچھ ختم ہو گیا لیکن یہ عارضہ ختم نہ ہو سکا“...... اولڈ سہراب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا آپ کے عزیز رشتہ داروں اور دوستوں نے آپ کی کوئی مدد نہیں کی علاج کرانے کے لئے“...... عمران نے کہا۔

”سب نے ہی مدد کی تھی لیکن کب تک۔ اب میرے لئے کوئی اپنی زندگی بھر کی کمائی تو نہیں لٹا سکتا“...... اولڈ سہراب نے جواب دیا۔

”لیکن جس کے ساتھ آپ کی پارٹنرشپ تھی۔ اسے تو آپ کی مدد کرنی چاہئے تھی۔ اس نے آپ کو اس حال میں کیسے چھوڑ دیا“...... عمران نے کہا۔

"کون پارٹنر۔ آپ شاید ماسٹر گراہم کی بات کر رہے ہیں"۔ اولڈ سہراب نے کہا۔ اسی لمحے بچہ ٹرے میں دو گلاسوں میں پانی لے آیا۔ اس نے بڑے ادب سے انہیں پانی پیش کیا اور پھر وہ واپس چلا گیا۔

"جی ہاں۔ میں ماسٹر گراہم کی ہی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس سے تو میں نے پارٹنر شپ کب کی ختم کر دی تھی۔ میں نے اس کے ساتھ ہوٹلوں اور ریسٹورنٹ بنانے کے لئے پارٹنر شپ کی تھی لیکن اس نے ہوٹلوں اور ریسٹورنٹ بنانے کے ساتھ ساتھ جوئے اور شراب خانے بھی بنانے شروع کر دیئے تھے۔ وہ غیر ملکی تھا اور غیر مسلم بھی اس لئے ظاہر ہے اس کی سوچ جوئے خانوں اور شراب خانوں تک ہی محدود ہو سکتی تھی۔ مجھے اس کا یہ کام پسند نہیں تھا اس لئے میں نے اس سے پارٹنر شپ ختم کر دی۔ اس سے پارٹنر شپ ختم کرنے کا مجھے بہت نقصان ہوا تھا۔ اس نے میرے کروڑوں روپے ہڑپ لئے تھے لیکن میں چاہ کر بھی اس کے خلاف کچھ بھی نہ کر سکا تھا کیونکہ غیر ملکی ہونے کی وجہ سے اسے بہت سی مراعات حاصل تھیں اور اس نے ایک خطرناک گروپ بھی بنایا ہوا تھا جو قتل و غارت گری کرنے میں لگا رہتا تھا اس لئے میں نے اپنا نقصان برداشت کرتے ہوئے اس سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا تھا"...... اولڈ سہراب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کو اس سے آپ کے حق کی کمائی مل جاتی تو شاید آپ آج اس طرح نہ پڑے ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ اس نے میرے تقریباً پچاس کروڑ دبا لئے ہیں۔ اگر وہ مجھ سے فریب نہ کرتا تو میں بیرون ملک جا کر اپنا علاج کراتا اور میرے خاندان کی ایسی حالت نہ ہوتی جو اب ہے"...... اولڈ سہراب نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

"اگر آپ چاہیں تو آپ کے یہ پچاس کروڑ روپے ہم آپ کو اس سے واپس دلا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر اولڈ سہراب بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ اس سے میری دولت کیسے واپس دلا سکتے ہیں۔ وہ اس دور کا بہت بڑا اور طاقتور آدمی بن چکا ہے اور انڈر گراؤنڈ کا بے تاج بادشاہ ہے جس کے سامنے پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا ہے پھر آپ۔ آپ اس سے میرے پچاس کروڑ دلانے کا کیسے کہہ سکتے ہیں"...... اولڈ سہراب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ سے جو کہا ہے اس میں سے ایک بات بھی جھوٹ نہیں ہے۔ ہم آپ کو آپ کی زندگی بھر کی کمائی واپس دلا سکتے ہیں اور یہ میرا وعدہ ہے کہ بہت جلد آپ کے حصے کی کمائی پچاس کروڑ روپے آپ کے پاس پہنچ جائیں گے"...... عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا تو اولڈ سہراب حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''مم مم۔ میرے پچاس کروڑ مجھے مل جائیں گے۔ آپ۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں''...... اولڈ سہراب نے کہا۔ اس کا لہجہ یکلخت تھر تھر کانپنا شروع ہو گیا تھا۔

''جی ہاں۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے۔ جلد ہی آپ کے پچاس کروڑ روپے آپ کے پاس پہنچ جائیں گے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کیسے اور کب''...... اولڈ سہراب نے اور زیادہ بے چین اور انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بہت جلد۔ ہو سکتا ہے۔ آج ہی''...... عمران نے کہا تو اولڈ سہراب کی آنکھوں میں معدوم ہوتی ہوئی چمک پھر سے چمک اٹھی اور اس کے چہرے کا رنگ قدرے سرخ ہو گیا اور اس بار وہ یوں اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے اسے نئی زندگی مل گئی ہو یا اس کے جسم میں نئی توانائی بھر گئی ہو۔

''اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو میرے سارے دلدر ہو جائیں گے۔ میرا علاج بھی ممکن ہو جائے گا اور میرے بیوی بچوں کے دن بھی پھر جائیں گے۔ اگر آپ وعدہ کر رہے ہیں تو نجانے مجھے کیوں آپ پر یقین ہے کہ آپ جو کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے اور اگر ایسا ہوا۔ آپ نے مجھے ماسٹر گراہم سے میرے پچاس کروڑ واپس لا دیئے تو میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ ان میں سے پانچ پانچ کروڑ آپ دونوں کو دے دوں گا۔ میرے لئے چالیس کروڑ بھی بہت ہیں''......

اولڈ سہراب نے مسرت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ پچاس کروڑ آپ کی عمر بھر کی محنت کی کمائی ہے۔ یہ سب آپ کو ہی مبارک۔ ہم آپ سے پانچ پانچ کروڑ تو کیا ایک پیسہ بھی نہیں لیں گے''...... عمران نے کہا تو اولڈ سہراب کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ تو پھر آپ یہاں میرے پاس کس لئے آئے ہیں''۔ اولڈ سہراب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ماسٹر گراہم، گراہم کلب میں موجود ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں ہم نے پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں وہ خود نہیں بلکہ اس کا نمبر ٹو جس کا نام جیکسن تھا اس کی جگہ ماسٹر گراہم بن کر کام کرتا تھا۔ ماسٹر گراہم اسی شہر میں کہیں موجود ہے لیکن کوئی اس کے بارے میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ یہ بات اس نے اپنے نمبر ٹو جیکسن کو بھی نہیں بتائی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ نہ صرف ماسٹر گراہم کو پہچانتے ہیں بلکہ اس کے کئی ٹھکانوں کے بارے میں بھی جانتے ہیں جہاں پر اس کی موجودگی کا امکان ہو سکتا ہے۔ آپ ہمیں اس کا حلیہ اور اس کے ٹھکانوں کے بارے میں بتا دیں۔ ہم اسے پکڑ کر جلد ہی اس سے آپ کے پچاس کروڑ لے کر آپ کو پہنچا دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے یا کسی خفیہ ایجنسی سے''...... اولڈ سہراب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو آپ چھوڑ دیں"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں مجھ سے"...... اولڈ سہراب نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"ماسٹر گراہم کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہوٹل برائٹ لائٹ کا نام سنا ہے آپ نے"...... اولڈ سہراب نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ہوٹل ثاقب روڈ پر ہے۔ تھری سٹار ہوٹل ہے"۔ عمران کی بجائے ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اس ہوٹل کا مالک اور منیجر گریس ہی اصل میں ماسٹر گراہم ہے"...... اولڈ سہراب نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"ہوٹل برائٹ لائٹ کا مالک گریس ہی ماسٹر گراہم ہے۔ لیکن میں نے تو سنا ہے کہ وہ صرف شکل وصورت سے غنڈہ اور بدمعاش دکھائی دیتا ہے جبکہ حقیقت میں وہ بے حد شریف اور انتہائی نیک انسان ہے۔ اس نے لوگوں کی فلاح کے لئے ایک ٹرسٹ بھی کھولا ہوا ہے جس سے وہ غریب اور مستحق لوگوں کی بھرپور امداد کرتا ہے"...... اس کی بات سن کر ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اولڈ سہراب مسکرا دیا۔

"یہ اس کے چہرے کا نقاب ہے جس کے پیچھے اس کا شیطانی چہرہ چھپا ہوا ہے۔ وہ بظاہر نیک اور شریف ہے لیکن ماسٹر گراہم کے روپ میں وہ شیطان ہے۔ بہت بڑا شیطان جس نے نجانے اپنا

مقصد پورا کرنے کے لئے کتنے معصوم انسانوں کو درندگی کا نشانہ بنا کر ہلاک کیا ہے"...... اولڈ سہراب نے نفرت بھرے لہجے میں جواب دیا تو ٹائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ گریس ہی ماسٹر گراہم ہے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں اس کے ساتھ کام کر چکا ہوں۔ اس روپ میں ایک بار نہیں میں اس سے متعدد بار مل چکا ہوں۔ اسے معلوم ہے کہ میں اس کا اصل روپ جانتا ہوں لیکن اس نے کبھی میری پرواہ نہیں کی۔ اسے پتہ ہے میں بیمار پڑا ہوا ہوں اس لئے اس کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا"۔ اولڈ سہراب نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ یہ تھوڑی سی رقم رکھ لیں۔ اس سے گھر کے حالات کچھ بہتر ہو جائیں گے اور آپ کو چند روز میں میرا یہ ساتھی آپ کے پچاس کروڑ روپے دے جائے گا"...... عمران نے کہا اور جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔ اولڈ سہراب نے اس سے گڈی یوں جھپٹ لی جیسے یہ رقم اس کے لئے کسی نعمت سے کم نہ ہو۔ گڈی دیکھ کر اس کی آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھ گئی تھی۔ عمران اٹھا تو ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ اولڈ سہراب انہیں آوازیں دے رہا تھا لیکن عمران اور ٹائیگر نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور کمرے سے باہر آ گئے۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں سوار اس علاقے سے نکلے جا رہے تھے۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ سائرل کے گروپ کا ساتھ دینے والا ماسٹر گراہم ہی ہے"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے کیونکہ پاکیشیا میں اسی کے اکاؤنٹ میں گریٹ لینڈ سے بھاری رقم ٹرانسفر ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"گریٹ لینڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ سائرل کا اصل تعلق گریٹ لینڈ سے ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ رقم جان بوجھ کر گریٹ لینڈ میں موجود کسی اکاؤنٹ سے یہاں ٹرانسفر کی گئی ہو۔ بہرحال جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ سائرل ہے کون اور اس کا اصل تعلق کس ملک یا کس قومیت سے ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ثاقب روڈ کی طرف مڑی ہی تھی کہ اسی لمحے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے کار کی رفتار کم کی اور پھر اس نے جیب سے سیل فون نکال لیا۔

"جوزف کال کر رہا ہے۔ کیا مطلب۔ اسے اس وقت کال کرنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے کار فوراً سڑک کے کنارے پر لے جا کر روکی

اور پھر اس نے سیل فون کا لاؤڈر بٹن پریس کر دیا۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ بولو۔ کیوں فون کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ یہاں حملہ ہوا ہے"...... دوسری طرف سے جوزف کی دبی دبی سی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ٹائیگر بھی چونک پڑا۔

"حملہ"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور پھر اس نے رانا ہاؤس پر آپریٹس مشین کے پرواز کرنے سے لے کر ساری باتیں تفصیل سے عمران کو بتانا شروع کر دیں۔

"آپریٹس مشین باکس دیکھ کر میں نے مس جولیا اور اس زخمی لڑکی کو ہائیڈرولک سسٹم کے تحت اوپر والے کمرے سے نیچے والے کمرے میں پہنچا دیا تھا اور پھر جب آپریٹس مشین باکس نے رانا ہاؤس میں بے ہوش کرنے والی گیس پھیلائی تب تک میں تہہ خانے میں موجود کنٹرول روم میں جا چکا تھا باس لیکن وہ نجانے کیسی گیس تھی کہ اس کا اثر تہہ خانے تک بھی پہنچ گیا۔ میں نے لاکھ سانس روکنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں اسی طرح کنٹرول روم میں پڑا ہوا تھا اور باس یہاں کی تمام مشینیں آف تھیں اور تمام حفاظتی سسٹم ختم ہو چکا تھا۔ یہ سب دیکھ کر میں بوکھلا گیا۔ میں نے فوراً ریزرو سسٹم آن کیا اور یہاں موجود کنٹرول مشین آن کی اور پھر جب میں نے اس مشین کے ذریعے

عمارت کا منظر دیکھا تو مجھے باہر کچھ دکھائی نہ دیا۔ ہمارے سارے ساتھی ایک کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور باس مشین نے مجھے تہہ خانے میں کسی کی موجودگی کا کاشن دیا تو میں نے تہہ خانے کو چیک کیا تو مجھے وہاں ایک لڑکی دکھائی دی۔ وہ غیر ملکی لڑکی تھی جس کے ہاتھ میں ایک ٹارچ نما آلہ تھا اور وہ اس آلے کی مدد سے تہہ خانے کے کمروں کے لاکڈ دروازوں کو کھول کھول کر دیکھ رہی تھی۔ اس لڑکی کو تہہ خانے میں دیکھ کر میں چونک پڑا اور میں نے تہہ خانے میں اس پر ٹرانک فائر کیا جس کے نتیجے میں وہ اچھل کر گری اور بے ہوش ہو گئی۔ میں فوراً باہر نکلا اور میں نے اس لڑکی کو اٹھایا اور اسے تہہ خانے میں موجود بلیک روم میں لے جا کر راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا۔ اسی آپریٹس مشین باکس سے نکلنے والے دھویں نے رانا ہاؤس کا حفاظتی سسٹم کو آف ہوا تھا۔ میں نے ریزرو سسٹم کو آن کیا اور رانا ہاؤس میں دوسرا سیکورٹی سسٹم بحال کر دیا۔ اس کے بعد میں ممبران کو بھی نیچے تہہ خانے میں لے آیا اور میں اب تک انہیں ہوش میں لانے کے سارے جتن کر چکا ہوں لیکن ان میں سے کوئی بھی ہوش میں نہیں رہا ہے''...... جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اور وہ زخمی لڑکی کہاں ہے جسے ہسپتال سے شفٹ کیا گیا تھا''...... عمران نے ساری تفصیل سن کر ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''وہ لڑکی غائب ہے باس۔ شاید وہ لوگ تہہ خانے میں داخل

ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اور وہ اس لڑکی کو لے گئے ہیں۔ میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ آخر وہ تہہ خانے تک پہنچے کیسے میں نے تو تہہ خانوں کو مکمل سیلڈ کر دیا تھا''...... جوزف نے کہا اور لڑکی کے غائب ہونے کا سن کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''یہ تو بیڈ نیوز ہے کہ وہ لوگ لڑکی کو نکال کر لے گئے ہیں''۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ اس گیس کے اثر سے میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ اگر میں ہوش میں ہوتا تو میں انہیں کسی بھی صورت میں تہہ خانے میں آنے نہ دیتا لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا تھا''۔ جوزف نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا انہوں نے رانا ہاؤس اور اس کے حفاظتی سسٹم کو نقصان پہنچایا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نو باس۔ انہوں نے عمارت اور حفاظتی سسٹم کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے۔ حفاظتی سسٹم کو آف کرنے کے لئے انہوں نے ڈائمر سے کام لیا تھا جبکہ لاکڈ ڈور کھولنے کے لئے مجھے اس لڑکی سے وہ ٹارچ نما آلہ ملا ہے جس سے وہ تہہ خانوں کے کمروں کے دروازے کھول کر چیک کر رہی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اسی آلے کی مدد سے انہوں نے تہہ خانے کا راستہ کھولا اور اندر گھس آئے ہوں لیکن میں چونکہ بے ہوش تھا اس لئے مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہ

کون لوگ تھے۔ ان کی تعداد کتنی تھی۔ مجھے ہوش میں آنے کے بعد عمارت خالی ملی تھی اور وہ لڑکی بھی تہہ خانے میں موجود تھی اور بس"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیک کرو کہ آپریٹس مشین اب بھی رانا ہاؤس پر پرواز کر رہی ہے یا واپس چلی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس آپریٹس مشین کو ریز سرکل کے ذریعے جام کر کے اتار لیا ہے باس اور اسے آف بھی کر دیا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

"ادھر ہم ٹرانکو اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں اور ادھر دشمنوں نے رانا ہاؤس پر حملہ کر کے لڑکی کو نکال لیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تب تو ہمیں فوری طور پر ٹرانکو اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم تحقیقات کے چکروں میں پڑے رہیں اور وہ لڑکی کو لے کر یہاں سے نکل جائیں"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تم کرو۔ تم فوری طور پر ان تمام علاقوں کی چیکنگ کراؤ جہاں سے لڑکی کو لے کر شہر سے نکال کر باہر لے جایا جا سکتا ہے۔ یہ اچھا ہوا ہے کہ جوزف نے اس لڑکی کو پکڑ لیا ہے جو رانا ہاؤس

کے تہہ خانے میں موجود تھی۔ وہ شاید عمارت کی لوکیشن دیکھ کر یہی سمجھ رہی ہو گی کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کو دیکھ کر اس کے دل میں یقیناً یہی خواہش جاگی ہو گی کہ اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے تو چیف ایکسٹو بھی یہیں کہیں ہو گا۔ جوزف کے کہنے کے مطابق وہ جس سائنسی آلے سے تہہ خانے کے کمروں کو کھول کر دیکھ رہی تھی اس سے تو یہی انداز ہو رہا ہے کہ اس کے ایسے ہی ارادے تھے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ لڑکی اکیلی کیوں رک گئی تھی۔ میرا مطلب ہے کہ اس کے ساتھی اسے وہاں چھوڑ کر کیوں چلے گئے تھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ لڑکی میلیسا ہے جو اس ٹرانکو کی منگیتر ہے۔ اس کے بارے میں سنا ہے کہ وہ ایک بار جو فیصلہ کر لے اس پر اڑ جاتی ہے۔ ٹرانکو نے اسے ساتھ چلنے کا کہا ہو گا اور وہ اڑ گئی ہو گی کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو ڈھونڈ کر ہی جائے گی اس لئے ٹرانکو اسے وہیں چھوڑ گیا ہو گا تاکہ وہ نسرین حسن کو کسی محفوظ مقام پر پہنچا سکے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس ماسٹر گراہم کا کیا کرنا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اب صورتحال مختلف ہو گئی ہے۔ اسے بعد میں دیکھ لیں گے۔ سب سے پہلے ہمیں اس لڑکی کو ڈھونڈنا ہے اور بس"...... عمران نے

ٹھوس لہجے میں کہا۔

"اب تم جاؤ اور ٹیکسی پکڑ کر روانہ ہو جاؤ۔ جیسا میں نے کہا ہے اس پر عمل کرو۔ میں میلسیا سے بات کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے کام کی کوئی بات معلوم ہو جائے اور وہ اس ٹھکانے کے بارے میں ہی بتا دے جہاں ٹرانکو لڑکی کو اغوا کر کے لے گیا ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور کار سے اتر گیا۔ اس کے اترتے ہی عمران نے کار آگے بڑھائی اور فل سپیڈ سے اسے رانا ہاؤس کی طرف دوڑاتا لے گیا۔ اس وقت اس کے چہرے پر ٹھوس سنجیدگی طاری تھی۔

ٹرانکو کے چہرے پر شدید بے چینی تھی وہ لڑکی کو لے کر ولسن کے مخصوص ٹھکانے پر پہنچ گیا تھا۔ اس نے کال کر کے سپر فورس کو بھی ماسٹر گراہم کی دی ہوئی رہائش گاہ فوری طور پر خالی کر کے یہاں پہنچنے کی ہدایات دے دی تھیں۔ ٹرانکو نے لڑکی کو ایک کمرے میں رکھا ہوا تھا۔ ولسن نے اسے بتایا تھا کہ عمارت میں موجود سیاہ فام کو ہوش آ گیا تھا اور اس نے باہر نکل کر نہ صرف پوری عمارت کا جائزہ لیا تھا بلکہ اس نے عمارت کے سارے حفاظتی سسٹم کو دوبارہ آن کر دیا تھا اور ایک مشینی سسٹم کے ذریعے اس کی آپریٹس مشین پر بھی قبضہ کر کے اسے آف کر دیا تھا۔

ٹرانکو کے لئے یہ خبر کسی دھماکے سے کم نہ تھی کہ عمارت میں موجود سیاہ فام کو ہوش آ گیا تھا اور وہ عمارت سے باہر بھی آیا تھا۔ اس کے ہوش میں آنے کا مطلب تھا کہ تہہ خانے میں موجود میلسیا پر ضرور اس نے اٹیک کیا ہوگا اور اب وہ وہاں نجانے کس حالت

میں ہو گئی۔

سیاہ فام نے جس طرح سے آپریٹس مشین پر قبضہ کیا تھا اس سے معلوم ہو رہا تھا کہ اسے ساری صورتحال کا علم ہے ایسی صورت میں بھلا میلسیا وہاں کیسے محفوظ ہو سکتی تھی۔ یا تو اس سیاہ فام نے اسے کسی طرح بے ہوش کر دیا ہو گا یا پھر ہلاک اور یہی بات ٹرانکو کی پریشانی کا باعث بنی ہوئی تھی کہ اب وہ میلسیا کے لئے کیا کرے۔ اسے خود پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے میلسیا کو وہاں اکیلی کیوں چھوڑ دیا تھا۔ جو بھی ہوتا وہ اسے ہر حال میں ساتھ لاتا۔ اس میلسیا کی وجہ سے اس نے بے ہوش پڑے ہوئے سیکرٹ سروس کے افراد کو بھی گولیاں نہیں ماری تھیں ورنہ وہ ایک تیر سے دو شکار آسانی سے کر سکتا تھا۔ اس لڑکی کو وہاں سے نکال لانے کے ساتھ ساتھ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو گولیاں مار کر ہلاک کر کے اپنا مشن مکمل کر سکتا تھا۔ اب وہ کمرے میں غصے اور پریشان کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلتا ہوا یہی سوچ رہا تھا کہ وہ میلسیا کے لئے کیا کرے۔ آیا وہ اسے وہاں سے چھڑا لانے کے لئے پھر ایکشن کرے اور سپر فورس کے ساتھ وہاں جاتے ہی دھاوا بول دے یا پھر وہ سب سے پہلے اس نسرین حسن کو اس شہر سے نکالنے کی کوشش کرے۔ وہ ادھر ادھر ٹہل رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ولسن اندر داخل ہوا۔

''باس''...... ولسن نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹرانکو چونک

کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم۔ معلوم کیا ہے کہ آخر اس سیاہ فام کو ہوش کیسے آ گیا جبکہ ایس ایس ون گیس کے اثر سے بے ہوش ہونے والے کسی بھی انسان کو اینٹی انجکشن لگائے بغیر ہوش نہیں آتا''...... ٹرانکو نے ولسن کی طرف دیکھتے ہوئے بے چینی سے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے مشینی ڈیٹا سے ساری بات کا پتہ چلا لیا ہے۔ گیس کے اثرات سے وہ بے ہوش تو ہو گیا تھا لیکن وہ تہہ خانے میں ایک مشین روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ جہاں ایک مشین لائیکو بیٹری سے چلتی ہے جو سولر سسٹم کے تحت کام کرتی ہے۔ اس بیٹری کے چارج ہونے سے کرامکا نامی گیس خارج ہوتی رہتی ہے جو بے رنگ بے بو ہوتی ہے اور اس سے کسی نقصان کا بھی اندیشہ نہیں ہوتا بلکہ اس گیس کے اثر سے کسی بھی بند کمرے میں موجود ہر قسم کے زہریلے مواد اور ہر قسم کی زہریلی گیس کے اثرات تقریباً ختم ہو جاتے ہیں اور اگر اس کمرے میں زہریلی گیس پھیل بھی جائے اور اس کا کسی انسان پر اثر ہو جائے تو اس زہریلی گیس کے اثرات کے ختم ہوتے ہی متاثرہ انسان کے خون میں کرامکا گیس شامل ہو کر ہر قسم کے زہریلے اثرات ختم کر دیتی ہے اور یہی اس سیاہ فام کے ساتھ ہوا ہے۔ اس پر ایس ایس ون گیس نے اثر کیا تھا لیکن کمرے سے گیس کا اثر ختم ہوتے ہی اس نے سانس لیتے ہوئے کرامکا گیس بھی اپنے پھیپھڑوں میں بھر لی جس کا اثر اس کے خون

میں شامل ہوا اور وہ ہوش میں آ گیا''۔ ولسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کرامکا گیس کی وجہ سے اس سیاہ فام کو خود ہی ہوش آ گیا اور اس نے ہوش میں آتے ہی میلسیا کے ساتھ نجانے کیا سلوک کیا ہے کہ اس سے اب کسی طرح بھی رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ میں اس سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس کا سیل فون مسلسل آف جا رہا ہے اور اس کے پاس جو واچ ٹرانسمیٹر ہے وہ بھی آف ہے۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی جو میں اسے وہاں اکیلا چھوڑ آیا۔ مجھے اسے زبردستی اپنے ساتھ واپس لانا چاہئے تھا''...... ٹرانکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تو اب وہ ان کے قبضے میں ہے''...... ولسن نے کہا۔

''ہاں۔ اب میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں کیا کروں۔ کیا اسے چھڑانے کے لئے میں دوبارہ اس عمارت پر حملہ کروں یا اسے چھوڑ کر یہاں سے واپس چلا جاؤں''...... ٹرانکو نے کہا۔

''کیا دوبارہ اس عمارت پر حملہ کرنا صحیح ہو گا۔ انہوں نے تو ہماری آپریٹس مشین پر بھی قبضہ کر لیا ہے''...... ولسن نے کہا۔

''اسی بات سے تو میں پریشان ہوں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ میں کیا کروں''...... ٹرانکو نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کو ایک مشورہ دوں اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو''۔ ولسن نے کہا۔

''ہاں۔ بولو''...... ٹرانکو نے کہا۔

''ہمارے لئے اب دوبارہ اس عمارت پر حملہ کرنا ممکن نہیں ہو گا باس۔ میرے پاس اس عمارت کے حفاظتی سسٹم کا جو ڈیٹا آیا ہے اس کے مطابق اس عمارت کی حفاظت کا اگر ایک بار حفاظتی سسٹم ختم کر دیا جائے اور پھر جب اسے دوبارہ آن کیا جائے تو اس کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ میرے پاس اور بھی آپریٹس مشینیں ہیں لیکن اگر میں نے انہیں وہاں بھیجا تو ان آپریٹس مشینوں سے بھی اب میں اس عمارت کا کوئی منظر نہ دیکھ سکوں گا۔ وہاں ڈبل پروٹیکشن پاور پیدا ہو گئی ہے جو لہروں کی شکل میں زمین اور سو فٹ کی بلندی تک پھیل گئی ہے۔ لہروں کے اس جال میں اگر آپریٹس مشین گئی تو وہ فوراً تباہ ہو جائے گی''...... ولسن نے جواب دیا تو ٹرانکو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اس کا مطلب ہے اب اس عمارت میں جانا کسی بھی طرح خطرے سے خالی نہیں ہے''...... ٹرانکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے تو اس آپریٹس مشین کی فکر ہے جسے اس سیاہ فام نے اپنے قبضے میں لے کر آف کیا ہے۔ اس آپریٹس مشین میں جدید ٹیکنالوجی سسٹم ہے جسے ٹریکنگ سسٹم بھی کہا جاتا ہے۔ اگر ان کے پاس ٹریکنگ سسٹم موجود ہوا تو وہ آپریٹس مشین کے سسٹم کے ڈیٹا سے اس لوکیشن تک پہنچ سکتے ہیں جہاں سے آپریٹس مشین بھیجی گئی تھی''۔ ولسن نے کہا تو اس کی بات سن کر ٹرانکو بری طرح سے

اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تو کیا ہمارا یہ پوائنٹ خطرے میں ہے"...... ٹرانکو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے چیکنگ سسٹم آن کر رکھا ہے۔ اگر آپریٹس مشین کا ٹریکنگ سسٹم آن کیا گیا تو مجھے اس کے بارے میں فوراً علم ہو جائے گا لیکن بہرحال ہمارے لئے یہ جگہ اب کلیئر نہیں ہے۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے سب کچھ لے کر نکلنا ہوگا ورنہ ہم سب گھیرے میں آ جائیں گے"...... ولسن نے کہا تو ٹرانکو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا اتنی جلدی تم یہاں سے سارا سامان سمیٹ سکو گے"۔ ٹرانکو نے کہا۔

"یس باس۔ یہ پورٹیبل ہیں مجھے صرف بیس منٹ چاہئیں۔ میں ساری مشینوں کو پیک کر لوں گا۔ انہیں یہاں سے ٹرانسفر کرنے کے لئے ایک لوڈر کی ضرورت ہو گی اور کچھ نہیں"...... ولسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ماسٹر گراہم سے بات کرتا ہوں"...... ٹرانکو نے کہا تو ولسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ٹرانکو نے جیب سے سیل فون نکالا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس"...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹرانکو بول رہا ہوں"...... ٹرانکو نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... ماسٹر گراہم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے فوری طور پر ایک رہائش گاہ چاہئے ماسٹر گراہم۔ ایسی رہائش گاہ جہاں میرے ساتھ دس بارہ افراد رہ سکیں۔ یہ کام تم نے فوری طور پر کرنا ہے۔ بولو۔ کتنی دیر میں یہ کام ہو سکتا ہے"...... ٹرانکو نے کہا۔

"تو کیا آپ نے پہلے والی رہائش گاہ چھوڑ دی ہے"۔ ماسٹر گراہم نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے آدھا مشن پورا کر لیا ہے اب باقی آدھا مشن باقی ہے۔ وہ رہائش گاہ ٹریس کی جا سکتی ہے اس لئے میں نے اسے خالی کر دیا ہے"...... ٹرانکو نے کہا وہ اس رہائش گاہ کی بات کر رہا تھا جس میں سپر فورس کے افراد ٹھہرے ہوئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ میں پتہ بتاتا ہوں آپ وہاں پہنچ جائیں۔ آپ کو وہاں بھی پہلی رہائش گاہ جیسی ہر سہولت میسر ہو گی"...... ماسٹر گراہم نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے اسے ایک نئی اور جدید کالونی کا پتہ اور کوٹھی کا نمبر بتا دیا۔

"او کے۔ میں وہاں پہنچ کر تمہیں پھر کال کروں گا"...... ٹرانکو نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے ابھی سیل فون آف کیا ہی تھا کہ ایک بار پھر سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھا تو بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسکرین پر ہیڈ کوارٹر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ اس

نے بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''پاکیشیا سے ٹرانکو بول رہا ہوں''...... چند کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد ٹرانکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''چیف میگراتھ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ڈی سیکشن کے چیف میگراتھ کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف''...... ٹرانکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں پاکیشیا گئے کئی روز ہو چکے ہیں ٹرانکو لیکن ابھی تک تم نے مشن کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی ہے۔ کیوں''۔ دوسری طرف سے میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ مصروفیت کے باعث میں کال نہ کر سکا تھا لیکن بہرحال آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن میرے قبضے میں ہے''...... ٹرانکو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اگر وہ تمہارے قبضے میں ہے تو پھر تم وہاں کیا کر رہے ہو۔ اسے لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچو''...... میگراتھ نے کہا۔

''یس باس۔ میں جلد سے جلد لڑکی کو لے کر پہنچ جاؤں گا۔ بس ایک مسئلہ ہے جس کی وجہ سے مجھے پریشانی لاحق ہو رہی ہے''۔ ٹرانکو نے کہا۔

''کیا پریشانی ہے۔ مجھے بتاؤ''...... میگراتھ نے کہا تو ٹرانکو نے رانا ہاؤس ٹریس کرنے وہاں جانے اور وہاں ہونے والے ایک

ایک واقعے کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔ اس نے میگراتھ کو یہ بھی بتا دیا کہ اس کے ساتھ جانے والی میلسیا کس وجہ سے وہاں رک گئی تھی اور اب اس کا میلسیا سے کوشش کے باوجود کوئی رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔

''اس عمارت کا حفاظتی سسٹم انتہائی طاقتور بنا دیا گیا ہے چیف۔ ہم اپنے ساتھ جو انتظام کر کے آئے تھے ان میں ایسا کوئی سائنسی آلہ موجود نہیں ہے جو اس عمارت کے اس نئے حفاظتی سسٹم کا توڑ کر سکے۔ میلسیا وہاں خطرے میں ہے اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں اسے وہاں سے کیسے نکال کر لاؤں''۔ ٹرانکو نے آخر میں کہا۔

''یہ میلسیا کی حماقت تھی جو وہ وہاں مرنے کے لئے رک گئی تھی۔ اسے تمہارے ساتھ آنا چاہئے تھا۔ اب اگر وہ وہاں پھنس چکی ہے تو اسے چھوڑ کر تمہیں جلد سے جلد پاکیشیا سے لڑکی لے کر نکل جانا چاہئے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو بھی تم نے زندہ چھوڑ کر بہت غلط کیا ہے۔ اب انہیں ہوش آیا تو وہ لڑکی اور خاص طور پر تمہاری تلاش میں لگ جائیں گے اور پاکیشیا سے تمہارا نکلنا مشکل بنا دیں گے۔ ابھی اگر وہ بے ہوش ہیں تو اس موقع کا فائدہ اٹھاؤ اور جیسے بھی ممکن ہو لڑکی اور اپنے باقی ساتھیوں کو لے کر نکل جاؤ۔ فوراً''...... میگراتھ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... ٹرانکو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اس سے پہلے کہ سائرل کو میلسیا کی وجہ سے کوئی خطرہ پیش آئے یا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے سائرل کے خفیہ ٹھکانوں کے بارے میں زبان کھول دے میں فوری طور پر اس کا ڈیتھ آرڈر جاری کر رہا ہوں۔ میلسیا کا زندہ رہنا تمہارے لئے بھی خطرہ بن سکتا ہے اور سائرل کے لئے بھی''...... میگراتھ نے کہا تو ٹرانکو کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

''لیکن چیف......'' ٹرانکو نے کہنا چاہا۔

''نو آرگومنٹس۔ میلسیا کو اب بھول جاؤ۔ میں آپریشن روم میں کال کر کے ابھی اس کے ڈیتھ آرڈر جاری کر رہا ہوں۔ جس طرح سائرل کے میں ممبران کے جسموں میں ڈیتھ وانگر لگے ہوئے ہیں اسی طرح ایک ڈیتھ وانگر میلسیا کے جسم میں بھی لگا ہوا ہے۔ اس ڈیتھ وانگر کو چارج کرتے ہی وانگر آن ہو جائے گا اور وانگر میں موجود طاقتور زہر ایک لمحے میں میلسیا کے جسم میں پھیل جائے گا جس سے وہ فوراً ہلاک ہو جائے گی۔ اگر وہ زندہ رہی تو عمران اور اس کے ساتھی یقیناً اس سے سائرل اور اس کے تنظیمی ڈھانچے کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لیں گے جو سائرل کے لئے کسی بھی طرح سود مند نہیں ہو گا''...... میگراتھ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... ٹرانکو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ میگراتھ کے سامنے منہ بھی کھول سکے یا اس کی

کسی بات پر اختلاف کر سکے۔

''سارے انتظام آج ہی کرو اور آج ہی اس لڑکی کو لے کر وہاں سے نکلو۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے میگراتھ نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی ٹرانکو نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی اور افسردگی تھی۔ اگر میگراتھ نے میلسیا کے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے تھے تو اس کا مطلب تھا کہ اب میلسیا کی موت طے ہے۔ سائرل کے تمام سرکردہ افراد جن میں چیف میگراتھ بھی شامل تھا کے جسموں میں سائرل نے ایسی ڈیوائسز لگائی ہوئی تھیں جنہیں خطرے کی صورت میں ڈی چارج کر کے آن کر دیا جاتا تھا۔ اس کے آن ہوتے ہی ٹیوب لیک ہو جاتی تھی اور ٹیوب میں موجود ہلاکت خیز سائنائیڈ ایک لمحے میں انسان کو ہلاک کر دیتا تھا۔

''مجھے افسوس ہے میلسیا۔ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکا۔ تمہاری ضد ہی تمہاری موت کا باعث بن گئی ہے۔ کاش تم میری بات مان جاتی اور میرے ساتھ واپس آ جاتی''...... ٹرانکو نے تاسف بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ اسی طرح غم زدہ انداز میں سر جھکائے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں ایک خوبصورت اور انتہائی منفرد انداز کا ناول

مصنف
ظہیر احمد

سنیک پوائنٹ

مکمل ناول

سنیک پوائنٹ ﴿ ایک ایسا پوائنٹ جہاں سینکڑوں زہریلے سانپ موجود تھے۔

سنیک پوائنٹ ﴿ جہاں سانپ زندہ انسانوں اور جانوروں کو ہلاک کر کے ایک ایسے تہہ خانے میں کھینچ کرلے جاتے تھے جس کا راستہ تلاش کرنا ناممکن تھا۔

ایس ایجنسی ﴿ کافرستان کی ایک نئی اور طاقتور ایجنسی جس کے کئی ایجنٹ پاکیشیا میں موجود تھے۔

ڈاکٹر حسن ﴿ جس کے گھر چوری کرنے کے لئے ایک روح گھس آئی۔ ایک انوکھی واردات۔

عمران ﴿ جس نے سنیک پوائنٹ پر اپنی مدد کے لئے سیکرٹ سروس کے ممبران کو بلایا۔

وہ لمحہ ﴿ جب عمران سنیک پوائنٹ پر اکیلا رہ گیا جبکہ اس کے سارے ساتھی پراسرار انداز میں غائب ہوتے چلے گئے۔

کیا ﴿ عمران اپنے ساتھیوں کو تلاش کرسکا۔ یا —— ؟

نئے موضوع کا حامل، انفرادیت سے بھرپور ناول جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سائرل (حصہ دوم)

کیا عمران اور اس کے ساتھی لانچ پر ہونے والے خوفناک حملے میں بچ نکلے تھے۔ یا —— ؟

عمران اور اس کے ساتھی جو جزیرہ شلانگ میں بھٹک رہے تھے۔ کیوں ؟

سائرل جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی فورس کی کمان خود سنبھال لی تھی اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سمندر تک ہی محدود کر دیا۔

کیا عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر پہنچ سکے یا سائرل کے ہاتھوں ہلاک ہو کر سمندر میں ہی غرق ہو گئے —— ؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی ڈاکٹر حسن کی بیٹی کو تلاش کر سکے۔ یا ؟

عمران اور اس کے ساتھیوں کی شدید جدوجہد کا کیا نتیجہ نکلا —— ؟

ایکشن سے بھرپور یادگار اور انوکھی کہانی جو اس سے پہلے آپ نے نہ پڑھی ہوگی۔

شائع ہوگئی ہے

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایتُ اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماء راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی،

جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

گئی۔ اور پھر ــــــ ؟

عمران جو اپنی ٹیم کے ہمراہ پالینڈ پہنچا لیکن وہاں پہنچتے ہی اسے معلوم ہوا کہ ایس ایچ فارمولا کرانس پہنچا دیا گیا ہے۔ پھر ــــــ ؟

عمران جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایس ایچ فارمولے کی تلاش میں بھاگتا پھر رہا تھا۔ ــــــ ؟

ریڈ روزا ایجنسی جس کا سربراہ کرنل رچرڈ تھا۔ ڈاوس کلاٹ نے ایس ایچ فارمولا اس کی تحویل میں دے دیا۔ کیوں ــــــ ؟

عمران اور اس کے ساتھی سٹامبر جزیرے پر پہنچنا چاہتے تھے

لیکن ان پر پے در پے حملے ہو رہے تھے۔ اور پھر ــــــ ؟

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی ہٹ ہو گئے ــــــ ؟

راسکل گرل جو ایس ایچ فارمولے کے حصول کے لئے ڈاوس کلاٹ کے پیچھے سٹامبر جزیرے پر پہنچ گئی۔ لیکن ــــــ ؟

بے پناہ سسپنس، لمحہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات اور تیز ایکشن سے بھرپور

ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں سنگ میل ثابت ہو گی۔
